نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث عصر مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
طبع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث لطیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی دامت کاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب بیچ بیان جنازون کے **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتہ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے کہ تخت پر ہو اور ساتہ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتہ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کی زبر سے تخت کو کہتے ہین ع ح

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہی بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑا دو قیدی کو یعنی دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ سب امر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجا لاوے ساقط ہوتا ہے گناہ اورون کے ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکے کو کہلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پونہچی اور فرض ہی اگر اضطرار کو پونہچی اور فرض کفایہ ہے اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلا ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسے بھی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اوس کا نہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک لینے والے کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہے چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض سے ہی اس لیے کہ اس مین تواضع ہی اور سبب ہی ادائے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتہ جانا جنازے کے اور اہل بدعت مستثنی ہین انسے یعنی روافض وغیرہ کے نہ خبر پوچھے نہ اونکے جنازے کے ساتہ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا

یعنی اگر کوئی بلاوے مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کرلیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اوسکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنة مین کہ یہہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھہ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا ✦ ح ✦ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ما هن یا رسول اللہ قال اذا لقیته فسلم علیه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد اللہ فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم اور روایت ہے اونہین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کیلیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجھہ سے پس خیر خواہی کر واسطے اوسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اوسکو اور جسوقت مرجاوے ساتہ جا اوسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہے اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہے اور اس مین حقوق مسلمان کو مسلمان پر چھہ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہے حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ اون مین سے بیان فرماتے ہین اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھہ ✦ ع ✦ ح **وعن** البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعیادة المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابة الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمیثرة الحمراء والقسی وانیة الفضة وفی روایة وعن الشرب فی الفضة فانه من شرب فیها فی الدنیا لم یشرب فیها فی الاخرة متفق علیه اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتہ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کھانیوالے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونیکی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباج کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہے پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوس مین دنیا مین نہ پیویگا اوس مین بیچ آخرت کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچا کرنے قسم کھانیوالے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہووے اوسپر پوری کرنے قسم اوسکی کے اور اوس مین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجہ سے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہووے اوسکو کرنے پر پس کر تاکہ اوسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنے مظلوم کی واجب ہے داخل ہے اس مین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہے مدد ساتہ قول کے اور کبھی ساتہ فعل کے اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اوس مین اور

ہیں اوسکو ہندی میں کہتے ہیں عادات عجم سے ہے کہ وہ از راہ تکبر کے حریر دیبا وغیرہ سے بناتے ہیں پس وہ اگر حریر کا ہو

ہر رنگ کا حرام ہے اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہے اور نہیں تو نہیں آور قسی نام ایک کپڑے کا ہے کہ ریشم اور کتان سے

بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہے مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونیکے باسن کا ہے

بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اوسکا استعمال کرنا اور یہہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مردوں کو منع ہیں سوای باسن چاندی کے کہ مردوں اور

عورتوں کو دونوں کو استعمال اونکا درست نہیں آور نہ پہنیگا اوسے بیچ آخرۃ میں ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ پہنیگا نہیں آخرت میں مدت

عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت میں ایک مدت تک نہیں پہنے کا پھر پہنیگا اور

ایسی ہی مراد نہ پہننے ریشم سے ہے اس حدیث میں من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے

اس حدیث میں من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ÷ ع ÷ ح **وعن** ثوبان قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم

اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہے بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے

بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری

اوسکے ہوتا ہے ÷ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن

ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ

اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب

العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک

عندی یا ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی

فلان فلم تسقہ اما علمت انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا میں پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح

پوچھتا میں تجھکو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا یعنی اور پاک ہے بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس

نہ پوچھا تو نے اوسکو کیا نجانا تو نے یہہ کہ اگر پوچھتا تو اوسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اوسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا میں نے تجھ سے

پس نہ کھلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا میں تجھکو اور تو ہے پالنے والا عالموں کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہیں فرماویگا اللہ تعالی کیا

نجانا تو نے یہہ کہ کھانا مانگا تھا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اوسکو کیا نہ جانا تو نے یہہ کہ اگر کھلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب

اوسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا میں نے تجھ سے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا میں تجھکو اور تو پالنے والا عالموں کا ہے

یعنی تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہیں نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اوسکو کیا نہ جانا تو نے یہہ

کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** عیادت مریض کے کرنے میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا

مجھکو نزدیک اوسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق میں فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے

اور پلانے سے ÷ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض

يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ
الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں حال اوسکو فرماتے
نہین کچھ ڈر یعنی غم مت کھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی
کے نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر پہنچاویگی
یہہ تپ اوسکو قبرون سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسطرح سے ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نے **ف**
اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنی کی خبر بھی لیا کرین
اور ہان اسطرح سے ہوگا یعنی غصے ہوے حضرت اوسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکے
تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہین ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس
نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اوجٹ گنوار تھا بسبب
شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى
مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے
کوئی آدمی پھیرتے اوسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا نہین
شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ
الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ
بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی
چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسیکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر
ساتھ اونگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہماری کے
کہتے ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے
جاتے اوسکو اوس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس کو
حضرت ہی جانتے ہونگے ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان
کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکما نے کہ
مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس
اس لیے حضرت یہہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی
اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے

اور منتر کس زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکے معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کے نہوں مگر
ایک منتر بچھو کا حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اوسکا درست ہے اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہیں ۱۲ع ۱۲ح **وعنہا**
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی
وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اہل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہے اونہیں عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنی جہانتک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر
پس جب بیمار ہوئے اوس بیماری میں کہ وفات کیے گئے اوس میں تھے میں دم کرتے حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے
اور پھیرتے میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ میں پڑہتی معوذات اور حضرت کے ہاتھوں پر دم کرتی اور دونو ہاتھ اونکے بدن
مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون میں
سے دم کرتے اوسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں لفظ جمع کا باعتبار
آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہیں یا دو سورتین یہہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہے
اور بعضون نے کہا قل یا ایہا بھی اس میں داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پھیرنیکا نہیں ہے پس احتمال ہے کہ پھیرتے ہونگے
حضرت لیکن ذکر اس لیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپھی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بھی ہے کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو
کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث میں دلالت
ہے اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑھ کر دم کرنا سنت ہے ۱۲ع **وعن** عثمان ابن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذہب اللہ
ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک درد کی کہ پاتے تھے اوسکو اپنے بدن میں پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھ اپنا اوس جگہ پر کہ
دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون میں ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اوسکی کے
برائی اوس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہون میں اب اور ڈرتا ہون میں یعنی زیادتی اوسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا میں نے
پس [illegible] نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک
بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبریل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار
ہے تو پس فرمایا حضرت نے ہان کہا جبریل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی سے
یا نظر حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تجھپر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و

هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہین برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مارڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانیوالی کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیمؑ پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کو روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے **ف** مراد کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا معلومات اوسکے ہین یا نام پاک اوسکے یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانیوالے کی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اوسکو سامّہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلمون کے کہ جسمین داخل ہوا ہے لیکن یہہ تکلف ہے اسلیے کہا ہے طیبی نے کہ یہہ بسبب سہو لکہنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہے ؏ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے بھلائیکا ہوجاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہین اوس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اوپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے ؏ ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پونچایا جاتا ہے اوسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے گناہ اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس مین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش ہوتا ہو اور بقصد کرنے اوسکے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسیطرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے ؏ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا مین نے اونکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہہ اسواسطے کہ ہووے واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اوسکے ہے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ

سے درخت ہوا اپنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة قالت ما رأيت
أحدا الوجع عليه أشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے + **وعنها** قالت
مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلى الله
عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان حلقوم میرے کے
اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف**
یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجہہ پر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی سے پس نہین مکروہ جانتی ہون
الخ یعنی مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی وفات کی جانا
مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری سوء خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہو واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے
بزرگی واسطے حضرت کو بطریق اولی ہوتی ع **وعن** كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن
كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها أخرى حتى يأتيه أجله ومثل المنافق كمثل الأرزة المجذية
التي لا يصيبها شيء حتى يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پہٹی تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اوسکو باوین گرا دیتی ہین اوسکو
کبھی اور سیدھا کر دیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہو حادثہ ضعف یا بیماری کا اور کبھی سیدھا
اور درست کر دیتی ہو تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہو کہ محکم اور ثابت ہوتا ہو کہ نہین پہونچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب
باونکے نہ جھکتا ہو نہ گرتا ہو یہانتک کہ ہوتا ہو اکھڑنا اوسکا ایکدفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہو بغیر ضعف اور بیماری کے
ایکبارگی ہی گر پڑتا ہو اور مرتا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہو کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال کر
یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریاں اور مصیبتین
تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ۵ ع ۵ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن
كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتى
تستحصد متفق عليه اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہو ہمیشہ
رہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہو مومن پہونچتی ہو اوسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہو کہ نہین ہلتا
یہانتک کہ اوکھاڑا جاتا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہو دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ۵ ع
وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله
فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم اور روایت ہو
جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہو واسطے تیرے کانپتی ہو کہا اوس نے تپ ہو نہ برکت
دے اللہ اوس مین فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اس لیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہو بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہہ مسلم نے ف ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب ایک شب کی اور ابو داؤد کا
آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ع ۵ وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور فوت ہوتی ہین اوس سے بسبب اوسکے نوافل و
اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نے وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ لکل مسلم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بھاگتا
نہین اور اوس مین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور
مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ زخم پڑجاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے
اور گرد اونکے سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ۵ ع ۵ ح ۵ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھداء
خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مری یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سے اور
تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا
ظاہر یہہ ہے کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور
حکمی ہین یعنی اونکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین
جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور سوا اوسکے ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے
ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جنّی تک یا دودھ چھٹائی تک اور سل والا یعنی دق والا اور
اور مسافر کہ گرپڑے سواری پرسے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گرپڑنے والا گڑہے مین اور
جسکو کہا جاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنی کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے
اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مرجاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت
علی سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ ازراہ ظلم کے پھر مرجاوے قیدخانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سی پھر مرجاوے
اوسے مارنے مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت
ہی اور عبیدہ بن الجراح سی روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا
وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سی پس مار ڈالے وہ امیر اوسکو اور ابی موسیٰ
سی ہی کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار
رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے
آوے اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالیٰ نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

جسنے صبر کیا اون حوتون مین سے یعنی جو کسی سے ہو ذریعہ ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع
کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچہونے اپنے پر دیتا ہے اوسکو اللہ ثواب شہید کا
اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کہ جسنے نماز پڑہی ضحیٰ کی اور روزہ رکہی تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑی وتر سفر مین اور
نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور راوشہید ہے مین جنگل بانپنیوالا اسسانہ سنت کو نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مرے طلب علم مین
اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو
کوئی جیتا ہو اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون سے پس وہ شہید ہی اور جو لاوی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوی واسطے اپنی
بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام انکے کے سیلے پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکو فائدہ اوٹھاوی شہید ہی اور ایسی ہی
جنبی اگر مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنی جسکے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ
جو مسلمان اپنے مرض مین پڑہے دعا یونس ع کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا
ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوتا ہے اچہا ہوتا ہی اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتہ ہوگا دن قیامت
کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن للہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہو اپنی خون مین اور
جب مرتا ہی تو نہین کیڑے پڑتے اوسکی قبر مین اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ
اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر سو بار لکہتا ہی اللہ
درمیان دونون آنکہون اوسکی کے برأة یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے ساتہ شہیدون کے
اور آیا ہے کہ جو کوئی سکے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین
کرتا ہی اللہ تعالی ساتہ اوسکی ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہے اس دن مین شہید مرتا ہے
اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ
حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی
مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسی ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس مین یا مکے یا مدینہ مین شہید ہی یا مرے دبلاہٹ کی بیماری
اور جسکو پہنچی آفت اور مر گیا وہ صبر کرنیوالا ضرر اور بری بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین
بہت آئی ہی جو کوئی پڑہے صبح شام شہید ہی یا مرے نوی برس کا ہو کر یا آسیب دہ یا مرے اور ماں باپ اوسکے اوس سے راضی ہون اور بیوی
نیکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتہ
ایک کلمہ کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کو شہید ہے ع ہ وطوالع الانوار حاشیہ در مختار **وعن** عائشۃ قالت سألت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ
للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید
رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی ہی پس خبر دی مجکو یہ کہ عذاب
ہی بہیجتا ہی اوسکو اللہ اوپر بندون کے جسپر چاہتا ہی اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اوسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اوسپر نہین کوئی کہ

طاعون

طاعون یعنی اوسکی شہر مین پھر ٹھہرا رہے یعنی شہر اپنی سے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کو لیو شہر اپنا اور غیر طرف نہ جاتا ہی یہہ کہ نہین پونہچے گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اوسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اوسکے مانند ثواب شہید کو روایت کی یہہ بخاری نے **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بہیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تمسے تہے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوس مین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اوس مین پس نکلو بہاگ کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نے فرمایا اللہ تعالی نے فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن ملک نے پس بہیجا اللہ نے اونپر طاعون پس مر گئی ایک ساعت مین اون مین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑہے اونکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اس لیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بہاگو نہین اس لیے کہ تقدیر سے بہاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہو وے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تہا اور وہان وبا آگئی بہاگو نہین جو کوئی بہاگ کر گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہووے اور سواے وبا کی اور بعضی جگہون مین بہاگنا آیا ہی ہے جیسے کوئی ایک گہر مین ہوا اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑہی کے نیچے بیٹھا ہوا اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بہاگنا وہان ہی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ بتلا کرتا ہون مین بندہ اپنی کو ساتہ دو پیاریون اوسکی کے پہر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتے تہے حضرت دو پیاریون سے آنکہین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرونگا بہشت مین ساتہ نجات پانی ہووے کے یا منازل مخصوصہ دونگا اوس مین پس جو بتلا ہووے اسمین اوسکو چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اوسکو اور جانے کہ اندہا ہونا از راہ غضب الہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنی گناہون کے اور بلند ہونی درجات کے اور بچانی کے بد نظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہے ہو گئے تو فرماتے تہے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تہا اب حاصل ہوئی ہی ۵ ع ۵ ح ۵

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی وابوداود روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کو پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اوسکی لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کو مگر کہ دعا کرتے فرشتے اوسکی لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہوا اور ہوتا ہی واسطے اوسکے باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** زید بن ارقم قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد آنکھ کے روایت نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دکھنے میں اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ تین بیماریاں ہیں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب اونکا درد والا یعنی جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑہ کا درد والا اور دنبل والا سی یہہ حدیث جامع صغیر میں بھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تطبیق انمیں یہہ ہو کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اوسکے بیمار اور گران ہو اوس پر آنا اوسکا پس محتاج ہو گا طرف کھولنے آنکھ کے درد میں اور محتاج ہو گا طرف کلام کرنے کے ڈاڑہ کے درد میں اور اس سے بہت ضرر ہو گا اوسکو اور محتاج ہو گا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہو اوسکو پس نہیں مضائقہ عیادت کا حاصل یہہ کہ روایت متن کی محمول ہے صورت اخیر پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر یہہ مولانا عبد العزیز رح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جہنم مسیرۃ ستین خریفا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اس لیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل افضل ہوتی ہے اور اس حال میں دعا کریگا تو خوب قبول ہو گی ۱۲ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر اجلہ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے سے یہہ کہ شفا دے تجھکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہے روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الحمی ومن الاوجاع کلہا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث ابرہیم بن اسمعیل وہو یضعف فی الحدیث اور روایت ہے اونہیں سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردوں کے یہہ کہ کہیں یعنی بیمار ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث میں **ف** رگ جوش مارنے والی کی برائی سے پناہ چاہی اس سے اس لیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے ہیں ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی ... ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا ... فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع فیبرأ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی

اوسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان مین ہے یعنی رحمت اوسکی یا امر اوس کا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہے یا وہ ایسا ہے
کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین مین پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان مین
اور زمین مین جیسے کہ رحمت تیری آسمان مین ہے پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار
پاکیزون کا یعنی محب اونکا کارساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا
مین سے اس بیماری پر پس اچھا ہوجاوے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جیسے کہ رحمت تیری آسمان مین ہے یعنی سب جگہ اور سب وہان کے
رہنے والون پر ہے بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہے اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہے نہ کافرون پر اگرچہ
رحمت عام سب پر ہے بحسب قول اللہ تعالی کے رحمتی وسعت کل شیء اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے افعال
اقوال سے ۵ ع ۵ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا
فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پہنچاوے واسطے تیرے
دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہہ ابو داود نے
وعن عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
وَعَنْ قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ
مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ
لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہہ کہ
اوس نے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسے ساتھ
اوسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالی کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکے یعنی دنیا مین یا عقبے مین
پس کہا حضرت عائشہ نے نہین پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے کہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہہ محاسبہ اور
جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی
چیز مال مین سے رکھتا ہے اوسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب پانے اوسکے کے دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ
اوسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے
کے آگ مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہین
دلون کے خطرون اور بری اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر
صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کرین اس لیے کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اونھون نے
جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی آیتون کے یہہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام
گناہون اونکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور جزا سے مراد یہہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہے کہ بخار اور رنج
مین گرفتار کرتا ہے تا پاک ہوگئے ہون سے اور معنی عتاب کے یہہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے

ادس کا اور دل مین اوسکی محبت ہو ۱۲ ع ح **وعن** أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی موسی سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندیکو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ اونکو یعنی بغیر سزا دینو کے اوپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اوپر اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنی ذاتون تمہاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سی یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کے ہی یہہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اونکی کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کہ جانتے ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کہ تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اوسکی یہہ پائی مین نے ۱۲ ع ح

وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سی پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اوس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتہ اوسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھہ واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملالون اوسکو اپنی طرف یعنی مری **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھہ واسطے اوسکے اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دے اوسکو اللہ نے دہوتا ہی اوسکو اور پاک کرتا ہے اوسکو یعنی گناہون سے اور اگر مارتا ہے اوسکو بخشتا ہی واسطے اوسکے اور رحم کرتا ہے اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بغوی نی شرح السنۃ مین

وعن جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سواے مارے جانیکے راہ خدا مین جو وبا مین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مرے شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی رہتی ہی ۱۲ ع ہ **وعن** سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہے از روی بلا کے یعنی محنت و مصیبت کو فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کی پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اوسکے دین مین سخت سخت ہوتی ہے بلا اوسکی اور اگر پتلی ہو اوسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہے اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہے یعنی سخت دین مع الا استطیع سے یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہے اوسکی بسبب اوسکی یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اوسکے کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** انبیا بہت مبتلاے بلا ہوتے ہین اس لیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسیکہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اونکی یعنی اولیا اور صلحا بلامین گرفتار ہوتے ہین لیکن اون سے کم تا کہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اون سے درجے مین بلامین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہے پس صبر کرتا ہے اوسپر اور جانتا ہے کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہے ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہے محبت اوسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اوسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اوسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہے تا وہ سبب بے صبری نکرنے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب قوی ہونے ایمان کے ہ ع ۵ ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتھ آسانی موت کی بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اول آرزو کرتے تھی مین آسانی موت کی جبسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہین ہے اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی مین ع ۵ **وعنها** قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اونکے پیالہ تھا کہ اوس مین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مونہہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۵ ح ۵ **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہے واسطے اوسکے سزا گناہون کی دنیا مین

[illegible] اسے اللہ ساتھ بندے اپنے کے اسکا ارادہ رکھتا ہے اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے یہانتک کہ پوری سزا
دیگا اوسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہے اس لیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور
مدت دنیا کی کم ہے ہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دین پر موقوف رکھتا ہے اس لیے کہ عذاب وہانکا اشد ہے ۵ ح ۵
وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا
اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اونہین
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا
کرتا ہے اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا اپنی ساتھ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے
غصہ ہے اللہ کیطرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہے
ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو پس تشخیص نہین ہو سکتی اسکی کہ مجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا
اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے
خدا بھی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اوس سے ناراض ہے ۵ ح ۵ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکے کے اور اولاد
اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین
بسبب بلاؤن کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ۵ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ
السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ
يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنے عمل سے
مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ بدن اوسکے مین یا مال اوسکے مین یا اولاد اوسکی مین پھر عطا کرتا ہے اوسکو صبر اوسپر یہانتک کہ پونہچاتا ہے اوسکو اوس
مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنیکے
بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ۵ ح ۵ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى
يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکے کے یعنی قریب اوسکے ننانوے بلائین مہلکہ مین اگر چوک
گئین اوس سے یعنی نہ پونہچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہے بڑہاپے مین یہانتک کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون سے بے اندازہ مین ہے کہ خلاصی نہین اون سے اگر نادر گا خلاصی پا گیا اون سے
پڑتا ہے بڑہاپے مین کہ دردی دوا اور بلای بی انتہا ہے اور آخر کو اوسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قیدخانہ
مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے
اوس کے لیے حدیث قدسی مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی
ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور راضی نہونے پر
بقضا نہو اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضا۔ ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
کرین گے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرین گے دن قیامت کے اوسوقت
کہ دیے جاوین گے مبتلا ببلا ثواب بہت کاش کہ تحقیق چمڑے اون کے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی
تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی
مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ
فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا
فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا
تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہے اوسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اوسکو اللہ عز و جل اوس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ
واسطے گذری ہوی گناہون اوسکی کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اوسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی
زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے مانند اونٹ کے کہ باندھا اوسکو
مالک اوس کے نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے نہین بیمار رہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اوٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے
نقل کی یہہ ابوداود نے ف تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون
کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا
وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق کو تنبیہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو
بیماری نہ گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور نہین
تو ہم مین سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اس لیے کہ نہین مبتلا ہوا بیماری سے بلاؤن مین ہ ع ح **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کے یعنی کہو کہ غم نکھا کچھ ڈر نہیں شفا
پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوجاتا ہے دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہو **ف** کہا ہو بعضون نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنے جبکہ قریب ہو وقت نزع کا
چنانچہ حضرت سے منقول ہو صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہو نکلنا
روح کا اور اسیطرح مستحب ہو لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہو پہننا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسیطرح
نہانا مستحب ہے ع ○ **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ
فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہو سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوسکے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہا کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے
روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہو **ف** اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہہ
شہید مرتا ہے جیسیکہ اوپر گذر چکا ہو اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی گناہ
سوای دَین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالی اعلم ع ○ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ
غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ
فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے پھر کہا واسطے اوسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے
طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے
تعریف ہو واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** بیٹھنا
نزدیک سر اوسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہو عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہو خدمت کروانی کافر ذمی سے
اور جائز ہو عیادت اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہو کہ نہین مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہو علما نے بیچ عیادت مجوسی کے
اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہو کہ کچھ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے
مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہو اور لکھا ہو علما نے کہ نام اوس لڑکے کا عبد القدوس تھا ○ ع ح ○
وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہو پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوش رہو تم
تجکو دنیا میں اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑ تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس مین اشارہ ہو اسکی طرف کہ
عیادت کو پیادہ پا جانا افضل ہو ح ○ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ
النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا تحقیق
حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوس مین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کیفیت حضرت علی کی ہو کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونیوالی بیماری سے یعنی شکر ہے کہ آج اچھے ہین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** معنی یہہ ہین کہ قریب بصحت
ہین یہہ اونھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسطرح جواب نیک دے
۵ ع دح ۵ **وعن** عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ من اہل الجنۃ قلت بلی قال ہذہ
المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی فقال
ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف
فدعا لہا متفق علیہ اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میرے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت سے
کہا مین ہان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین
ڈرتی ہون ستر کہل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت
اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانے
سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہہ کہ نہ کہلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اوس عورت کا سعیرہ
تہا یا سُعَیرہ یا سُکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ
جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا
ساتہہ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی اوسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت
کرتا ہے اسپر کہ چہوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتہہ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیے
کہ اللہ تعالی نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکہی ہے اوسکی دوا سوا بڑہاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اس لیے کہ اسمین کرنا
اسباب کا ہے اور حضرت نے بہی دوا کی ہے حالانکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسا کہ کیا
حضرت ابوبکر نے فضیلت ہے ع ۵ **وعن** یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال رجل ہنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ
ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت
یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک دوسرے شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتہہ کسی مرض کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتہہ
بیماری کے پس دور کرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شداد بن اوس والصنابحی انہما دخلا علی رجل
مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک
کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون
لہ وہو صحیح رواہ احمد اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہہ کہ داخل ہوے دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تہے اوسکی پس کہا
دونو نے اوسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مینے ساتہہ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضاء کے اور حال خوش رکہتا ہون کہا شداد نے خوش وقت ہو ساتہہ

جھڑ جاتے ہیں گناہ ہون کے اور دور ہوتے خطائین۔ کہ اس لیے کہ تحقیق سنے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل
فرماتا ہے جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون مین سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میری کو اوسکو پس تحقیق
وہ کھڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اوس دن کے کہ جنا تھا اوسکو ماں اوسکی نے پاک گناہون سے
اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند بیشنے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اوسکے وہ عمل کہ تھے تم
جاری کرتے اور لکھتے واسطے اوسکے اوسی حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہہ احمد نے **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندہ کے اور نہین ہوتی واسطے اوسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھ غم کے تاکہ جھاڑے گناہونکو
اوسکے سبب غم کے نقل کی احمد نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نے ع ہ
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة حتى يجلس فاذا جلس
اغتمس فيها رواه مالك واحمد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ
بیٹھا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہے دریای رحمت مین نقل کی یہہ مالک و احمد نے
وعن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفئها
عنه بالماء فليستنقع في نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلوة
الصبح قبل طلوع الشمس ولينغمس فيه ثلث غمسات ثلثة ايام فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع
فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ثوبان سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہنچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیے
کہ بجھاوے اوسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاو پانی کے پس کہے شفا طلب
کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کر اونکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجکو کرے یہہ
فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اوسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر
نہ اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس نہ تجاوز کرے گی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہیگی نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز مین ہون
اور یہہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین تین ہون اور یہہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیے کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت
ہوتا ہے پس نہین لائق ہے مریض کو اوسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ
مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اوسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا
بری ایک بات منہہ سے نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہہ نہ سمجھا کہ اس عمل مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے بڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ
یہہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہے ع ہ ح ہ **وعن** ابي هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسبها رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفي الذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد رواه ابن ماجة اور روایت ہی

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اوسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مت برا کہہ اسکو اس لیے کہ یہہ تپ دور کرتی ہے گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**
پس شکرگزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا میں بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت میں اسلیے کہ بلا نازل کرنے میں بھی
مہربانی خفیہ ہے ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ
هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہوں اوسکو اپنے بندے مومن پر دنیا میں تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہیں کوئی
تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ چڑہتی ہے دنیا میں بدلے اوس داخل ہونیکے یہہ حصہ اوسکا ہے اوس سے
یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سے امن میں رہیگا اوسکے بدلے یہاں تپ چڑہتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے
کہ پلصراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کے لیے
ہوتی ہے یہہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھہ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ۱۲ ع ومولانا
وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا
مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ كُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِیْنٌ
اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں
نکالونگا میں کسیکو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اوسکو یہانتک کہ پورا دوں میں بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہے
بسبب بیماری کے بیچ بدن اوسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اوسکے کے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی گناہ جو اوسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا
اوسکا دنیا میں دیدیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری اور
بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو ۱۲ ح **وعن** شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ یَبْكِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْكِیْ
لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِیْ اَنَّهٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ
فَتْرَةٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ یُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ یُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْرَضَ فَمَنَعَهٗ
مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا
پس غصہ کیا لوگوں نے اونپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے
اس لیے کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سواے اسکے نہیں کہ روتا ہوں
میں اس لیے کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپے کے اور نہیں پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی میں اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے
واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اوسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اوس بندے کو اوس
عمل سے بیماری نے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھے جاتے ہیں

باپ کی حالت صحت مین عمل کرتا رہتا بیماری مین بھی لکھتے ہین کاتب جو اوسکی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھو ۵ **وعن**
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان
اور روایت ہو انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی
نے شعب الایمان مین **ف** جمہور علما پر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی مانے کی نہین جب چاہو کرو خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہہ حدیث
ضعیف ہو اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہے ۵ ح ۵ **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخلت علی مریض فمرہ یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتون کے
ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کے سبب اسکے ہے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب چھٹنے کے گناہ کے
یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ۵ ع ۵ **وعن** ابن عباس قال من السنۃ تخفیف
الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطھم واختلافھم
قوموا عنی رواہ رزین اور روایت ہو ابن عباس سے کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا
ابن عباس نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی
یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہو اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہو ابن عباس سے کہ جب
حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر مین بہت سے تھے چنانچہ اونمین حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی
دوات وغیرہ لکھو مین تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری
غالب ہوا اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے
پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اون مین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت
ہوتی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری و مسلم مین ہے رافضی اس سے
یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہو کہ گویا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دل مین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا
حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے
اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھی حضرت پاس عمر اور نہ صحابہؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ
اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے
اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اوس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگون کے لیے اپنی بیماری
مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھیجا کسیکو حضرت ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹھا ہوا تھا اونکے پاس دیکھتے تھے سفید مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام کیا

اور ابو بکر اون مین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین الایحاقون لومۃ لائم اور کہا ابو سفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بہر دون میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گہوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اور حضرت علی اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ ادرا اور لوگ یہہ کہ ابو بکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اون کی کی ع ہ

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانے کے ہے کہ درمیان دو دوہ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوسمین جلدی اوٹھ کھڑا ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دوبار یا تین بار کر کر دوہتے ہین ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودہ خوب اوترے پھر دوہا پس بیچ دوبار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہہ ہے کہ عیادت کر لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اونکے مرض الموت مین پس بہت بیٹھے ہم اونکے پاس اور اونکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہمارے لیے اونھون نے کہا یا الہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اونھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اوسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنی ہے یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹھنا افضل نہین ع ہ

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکے کس چیز کو کہانیکو دل چاہتا ہے تیرا کہا اوسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کہانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بہیج دے طرف بہائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کہلاوے اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہہ بہی ہے کہ کبہی نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہے اگر تہوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہے کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنی سبکے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہہ مبنی ہے توکل پر یا ناامیدی پر حیات سے یعنی جسکے جینے کی توقع نہووے اوسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کہلا دو اوسکو ح ہ

وعن عبد اللہ بن عمرو قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذلک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین اون شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدائش اپنی کے

پر کہ اوسکا پیدا ہونا اور کسواسطے پیدا ہی رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے مین ناپا جاتا ہے واسطے اوسکے وطن
اوسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اوسکے کے جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہے
تو جتنی مسافت اوسکے وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہے اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہے اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنی جہاد وغیرہ ع ہ و مولانا ہ **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
موت غربۃٍ شہادۃٌ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ
مین شہادت ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من مات مریضًا
مات شہیدًا او وُقِیَ فتنۃ القبر وغُدِیَ ورِیحَ علیہ برزقہ من الجنّۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقیّ فی شعب
الایمان اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتا ہے شہید اور بچایا
جاتا ہو فتنہ قبر کی سے اور دیا جاتا ہو وقت صبح کی اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضی نسخون مین متغیر کرکر غریبًا لکھدیا ہے بدلے مریضًا کی
لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطًا اسی لیے لکھا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صوابہ مرابطًا یعنی صواب لفظ
مرابطًا کا ہے پھر اوسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ما جاء من مات مرابطًا مات شہیدًا پھر بعضون نے مرض سے
مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین
یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہے راوی نے ساتھہ اتفاق حفاظ
کے کہ حدیث من مات مرابطًا ہو نہ من مات مریضًا ع ہ **وعن** العرباض بن ساریۃ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
قال یختصم الشہداء والمتوفّون علی فرشہم الی ربّنا عزّ وجلّ فی الّذین یتوفّون من الطّاعون فیقول الشّہداء اخواننا
قُتلوا کما قُتلنا ویقول المتوفّون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربّنا انظروا الی جراحتہم
فان اشبہت جراحہم جراح المقتولین فانّہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم
رواہ احمد والنّسائیّ اور روایت ہو عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے
شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوئے طرف اپنے پروردگار عز وجل
کے بیچ حق اون لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہین گے شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے
ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہوون وین ساتھہ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل
کیے گئے ہم اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم
پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اون کے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ اونہین
سے ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکے ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گے تو ناگہان زخم اونکے مشابہ
ہون گے زخمون اونکی کے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھہ سے مرے ویسے یہہ
بھی جنات کے ہاتھہ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہے علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اون کو نیزے سے

بارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہید ہے اون میں سے ہے اور ساتھ ہے اون کے ۵ح ۵ع ۵ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کی ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنیوالا اوس میں یعنی اوس جگہ واسطے اوسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مرجاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ۵ع ۵ح

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کی اور فضیلت یاد کرنے اوسکے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بیصبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھہ تقدیر الٰہی کی ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونے کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سے اور پہنچنے کی ملک آخرت اور نعمتوں اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اوسیطرح مکروہ نہیں ہے آرزو خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کثرت یہہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اوسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھہ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھہ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ۵ح ۵

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالیٰ سے یعنی ساتھہ توبہ کرنیکے اور ادای حقوق لوگوں کی نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھہ موت کی یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی مگر بھلائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونے کی تقدیر پر اور فرمانبرداری کرنے امر مولیٰ کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہی ۵ع ۵ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پہونچا اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مجھ سے اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جلدی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتوی دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے

اور نقل کی ہے اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں
اس لیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمرؓ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوئی ہے معاذؓ سے کہ اونھون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کے ہو اور مسلم مین ہے کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے
دیا جاتا ہے شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیے کہ بخاری مین ہے
کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي ببلد رسولك اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہو کہ طاعت زیادہ ہو
گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب ہو بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت
تو موت بہتر ہے جینے سے ع ہ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ
لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ
فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرتؐ کی بیبیون مین سے
کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہے اوسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھہ راضی ہونے
خدا کے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے
کہ آگے اوسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی
اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہے اوسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھہ عذاب خدا کی یعنی قبر مین اور سزا اوسکی کے یعنی عذاب دوزخ
کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگے اوسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے
اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے اور موت
پہلی ملاقات اللہ کی ہے ف مشہور یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت
نہین ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا
ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا
طرف اوسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اوسکا ہے اور حضرت عائشہؓ
نے بھی سمجھین تہین کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرتؐ نے اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہین مراد
ملاقات خدا سے موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق
کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہے اور اثر
اوسکا آخر وقت مین بجگہ طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنی نہین

حکمی ویکھنا اللہ تعالی کا پہلے موت کے بلکہ بعد اوسکے یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو
اس لیے کہ پہونچاتا ہے بسبب اوسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں مقصود ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے
اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی م ع ح ۵ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے
راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اورونکو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب نیکی رنج دنیا کے سے
اور ایذا اوسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہیں شر اوسکے سے بندے اور شہر اور
درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اوٹھاتا ہے
مرنے سے اوسے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اس لیے کہا مسروق نے کہ نہیں
رشک لیجاتا ہوں کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر میں امن میں ہوتا ہے عذاب اللہ
کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنی کے
اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے کفارہ گناہوں کے اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنی کے اور
راحت پاتے ہیں بندے یوں کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے
اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہروں وغیرہ کا یوں ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل
ہوتا ہے فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہے ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹھاتی ہے بسبب اوسکے
زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اوسکی کے مینہ نہیں برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت
پائی سبھوں نے م ع ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ
فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر
ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر
شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لفظ منکبی ساتھ سکون حرف ی کے ہے
مفرد اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نکر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو
سفر کرنے والا ہے اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتوں اوسکی کے اور یکسو ہو
لوگوں سے اور خلط ہونے سے ساتھ اونکے اس سبب سے کہ تو جدا ہوویگا اون سے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس میں اور نہ تعلق

بلکہ ساتھ اوس چیز کے کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ اوس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا
اوسمین مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہو جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہے اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت
بھی اختیار کر لیتا ہے شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو انتظار نہ
کرے سوت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن
تک یعنی شمر اے شمع وصل پروانہ * کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند * اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اور مابعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہو موقوفا
لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر
تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوے گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکے
تا ثواب بعد موت کے پاوے **س** غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را * نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد *

۵۶ ح ۵ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ
اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے تین دن پہلے وفات اونکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدہ کریم کے پر لکھا ہے علما نے کہ نشان سعادت کا
یہہ ہے کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب کہ قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک
رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنی اچھے کرو اعمال اپنے حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت
کے اس لیئے کہ جسکے عمل برے ہون گے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اوسکا نزدیک موت کے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی
یہہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اوسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹھی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث
ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہے بلکہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان
اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح ۵ **اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ
مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ
لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماوے گا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اوس چیز کے کہ
پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست
رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے
امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری
نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہے یہہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہہ

بھی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے اَیْ بِسَبَبِ ذَنْبِہٖ یعنی کیوں گناہ کیا تمنے اور صحیح یہہ ہے کہ لم احببہم لقائی یعنی کیوں دوست رکھا تمنے ملنا میرا ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتوں کی کہ موت ہے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے بمعنی قطع کرنے والیکی اور بعضوں نے دال مہملہ سے بمعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہے صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہے اور موت کو یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کے کہ توشۂ آخرت ہے اور زیادہ کیے نسائی نے یہہ الفاظ فَاِنَّہٗ لَا یُذْکَرُ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَہٗ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَہٗ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہے اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بی رغبتی اور فانی جاننے اوسکی کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہے اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہے اوسکو ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اوس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اوسکی کے ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہے لوگون کے دکھلانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سواے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اوس چیز کے کہ سر مین ہے یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھاوے اور اوس چیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے اون کو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نکرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ نجاوے مانند ہلنے اور تماشے اور

پ ... سے بچاوے اور ہاتھوں سے کسی کو مارے نہیں اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کے لے اور نہ ہاتھ لگاوے
نامحرم کو اور دل میں عقیدہ برا اور برے خطرے اور بد وسوسے جدا کر رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ
قبر میں ہڈیاں ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے یہ کرتا ہے اوسکو اور چھوڑ دیتا ہے
لذات اور شہوات اوسکی جیسا کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنی جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتوں اوسکی کو چاہتا ہے
تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اس لیے کہ یہہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں اوپر وجہ کمال کے یہانتک کہ اقویا کے لیے
بھی یعنی اولیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ سنت ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت
ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں
ف یعنی مومن کے حق میں مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے
٥ ع ٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ
پسینہ پیشانی کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضوں نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اوسکے
سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہے
مومن طلب حلال میں اور ریاضت کرتا ہے عبادت میں تا دم مرگ اور بعضوں نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے
علامت بھلائی کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہیں ہے بسبب موت کے سوا
عرق پیشانی کے واللہ اعلم ٥ ح ٥ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ
اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ
وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہے عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب
کا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے کتاب اپنی میں کہ پکڑنا غضب کا واسطے
کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہے یعنی مرنا ناگہانی نشانیوں غضب الٰہی سے ہے بندہ پر اس لیے
کہ مہلت نہ دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علما نے کہ یہہ بات کافروں کے لیے
ہے اور بدوں کے لیے کہ اچھی طریقہ پر نہیں ہیں جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہے حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکوں کے لیے نیک ہے
اور بدوں کے لیے برا ٥ ح ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ
كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ
فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا
حالت جانکنی میں پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کس طرح اپنے دل کو پاتا ہے اسوقت آیا امیدوار رحمۃ خدا کا

یا رسول اللہ اوسکو غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اے رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اپنے کو امیدوار رحمت کا اور باوجود
اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندہ کے
دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہے اوسکو
اوس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی
اسوقت سے مراد یہہ ہے کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اسوقت کے
وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو اون مین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکے ع ٥ **اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ
الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَۃِ اَنْ یَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اس لیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے
ہے یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اوسکو اللہ عز وجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** مطلع کہتے
ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اوسکے ہین کہ اول انمین
آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی
بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا
بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بیصبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ
جو بسبب شوق دیدار الہی کے اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے
یہہ دوسری علت اوسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اس لیے کہ وہ خود آنیوالی ہے چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت
کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہان عمل کریگا تو وہان کام آوین گی ٥ ع ح ٥
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَکٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ فَقَالَ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ
فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ عُمْرُکَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ
لَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت
نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے اہوال آخرت کے پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اے
کاشکے مین مرجاتا یعنی لڑکپنے مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای
سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے
لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہہ احمد نے **ف** کیا نزدیک
میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھہ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہے کہ دیکھنا
جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین

وہان کی غرض کہ بہرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ بعد دنیا مین بہشت نقد ہے ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اوسکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہے وہ یہہ ہے وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک لاتحسن الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اوسکے ۵ع ۵ **وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ** قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ إِلٰى آخِرِهِ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین خباب کے پاس وسحال اہین کہ داغ لیے تھے اونہون نے سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میری کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اوسکو رو دیے اور کہا اگرچہ جائز ہے یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اوسکے کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی سر اونکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اونکے سر پر اور رکھی گئی اونکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا ثم اُتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول یہی ایذا دیے گئے ہین اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہے اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے پس کچھہ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہے اسپر کہ نہو اوسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھاتے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکو سبب ہے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہے چنانچہ مؤید ہے اسکا جملہ بعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا اور چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ۵ع ۵

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک اوسکے کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت تکی لکھا ہے علما نے کہ علامت موت کی یہہ ہے کہ پاؤن سست ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کنپٹیان بیٹھہ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہے اور ادھر اوسا تھہ اوس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا یس کا

اور ہاتھ انکی کے ہے جیسیکہ حدیثون مین مذکور ہین ۱۲ ح ۰

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَن** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہر ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنیکی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر پڑھے نہ حکم کرے اوسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہہ تلقین مستحب ہر ع ۰ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہے تو او شک راوی کا ہے اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرۃ کی ۱۲ ع ۰ **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَآ اِلَّآ اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہین ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اوس سے یعنی اوسچیز سے کہ میرے ہاتھہ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالی بدلا واسطے اوسکے بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مینے کہے یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کے نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اوسکو آسان ہوتی ہے اوس پر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھہ جزع وفزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہے کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتھہ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھہ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنی یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے

حضرت کے سامنے مرے تو بقصد بجالانے امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہیے کہ یہی کلمات پڑھون پھر
اپنے دل مین خیال کیا مینے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اوسکے خاوند میرا کریگا بعد ازان ابو سلمہ کی فضیلت
بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اون مین سے سب سے پہلے ابو سلمہ ہی عیال
سمیت ہجرت کر کر حضرت پاس حاضر ہوئے تھے اور یہہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پھوپی کے بیٹے
بھی تھے پھر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مینے یہی کلمات پڑہے اوسکے سبب سے حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل البشر
ہین ہ ع ہ **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَاَغْمَضَهُ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے
کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پتھرا گئین تھین آنکھین اوسکی پس بند کیا آنکھون اوکی کو پھر
فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھ اوسکے بینائی پس چلاتے لوگ اہل اوسکے سے یعنی اس لیے
کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے
ہین اوسچیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ
اوسکا بیچ اونکے کہ سیدھی راہ دکھائی گیے ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پسماندون اوسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی رہنے
لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اوسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکے لیے اوس مین
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہہ علت ہی اغماض یعنی آنکھین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینے آنکھون کو اس لیے کہ روح جب قبض کی
جاتی ہے بینائی بھی اوسکے ساتھ جاتی رہتی ہے پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ہ ع ہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا
تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا
ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے
وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے
تا کہ اغیا نہو اوسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتھا اور ظاہر یہہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی
خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل ہر دو نون سے کہنا افضل ہی ہ ع ہ
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سورہ یس اپنے مردون پر نقل کی

سے احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنے مین یہہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت اوٹھاوے
ساتھ اوسکے پڑہنے کے اسمین ہے یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوا اوسکے عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہے کہ مردون سے مراد
حقیقی مردے ہون پھر اونکے گھر مین پڑہو پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوے نزدیک سر اوسکے یٰس مگر کہ آسانی
کرتا ہے اللہ اوسپر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ
مین پھر پڑہے نزدیک اونکے سورہ یٰس مغفرت کی جاتی ہے واسطے اوسکے بقدر گنتی تمام حرفون اوسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا
ہے یا سارا ہفتہ ٥ **وعن** عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي
حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوس حالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے
تھے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے
اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اور اول بقیع مین بہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا
اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اوٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کو
بعد مرنیکے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اوسپر آنسوون سے جائز ہے ٥ ع ٥ **وعنها** قالت ان ابا بكر قبل النبي
صلى الله عليه وسلم وهو ميت رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر
صدیق نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس وقت کہ اونکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن**
حصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال اني لا ارى
طلحة الا قد حدث به الموت فاذنوني به وعجلوا فانه لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني
اهله رواه ابو داود اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عیادت کرتے تھے اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھ مرنے اونکے کے
یعنی تا آؤنگا اور نماز انپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہہ کہ
روک رکھا جاوے درمیان لوگون اوسکے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہے سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا
تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالی نے معظم و مکرم کیا ہے پس اس لیے فرمایا
کہ جلد دفن کرین ٥ ع ٥ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لقنوا موتاكم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين
قالوا يا رسول الله كيف للاحياء قال اجود واجود رواه ابن ماجة روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار
عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستونکو

تین بار الحمد للہ رب العالمین ابن بابعد اوسکے تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر ہ ع ہ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی
ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان
فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا
بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال
یقال لہا ذلک حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتہا النفس الخبیثۃ کانت
فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فما تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج
ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث
ارجعی ذمیمۃ فانہا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہین اوسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہے
مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق
کے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت کے اور رزق پاک کو بہشت مین اور ساتھہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا
ہے اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اوسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے
یہہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اوسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانیکی ہے کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے
خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت اور رزق پاک
کی اور ساتھہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہے اوس
آسمان تک کہ اوس مین ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین
نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھہ اور عذابون طرح طرح کے مانند اوسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس
ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھہ کراہت کی پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان
کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اوسکی کے پس کھلوائی جاتی ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہہ پس کہا جاتا ہے
فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے
دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اوسکو پاس
فرشتے ظاہر تر یہہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام
کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے

حقوق اللہ تعالیٰ کے اور حقوق اوسکے بندون کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب سنت کا ہو
تاکہ رہے وہ درمیان خوف ورجا کی اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور رہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ وہ
سیر کرتی ہے آسمان و زمین مین اور میوے کھاتی ہے جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور
اوسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہے اور چین کرتا ہے
اور سوتا ہے مانند سونے دولہ کی اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کے پس امر روح کا اور احوال
برزخ کا اور آخرة کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سی ہے پس مومن مشکل نجانے انکو ع ہ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ
قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى
رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ
لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہین اوسکو دو فرشتے لیچڑھتے ہین اوسکو کہا حماد نے کہ راوی
حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نی خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اوس سے
بو مشک کی اسطرح اس لیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یاد نرہی فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی
زمین کی طرف سی بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجہپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو
طرف پروردگار اوسکی کے یعنی عرش پروردگار اوسکی کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اوسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نی یا ابوہریرہ نی بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے
ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہ نے پس رکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے **ف** لیجاؤ اسکو یعنی
تاکہ ٹھہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اوس عالمکو
کہتے ہین کہ درمیان مین مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت رکھی
تھی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ہ ع ہ ح ہ **وعنه** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً
عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا
بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ
مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا
فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ

بِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اوس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین از راہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آسمین کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بحسب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اوس روح کے ایک تمہارے ایسی ساتھ غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکو گھر کے لوگ اوس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسیطرح سے آنے مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنی کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشیاء ون کا کہ دنیا مین اونکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواحین آپس مین چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ تحقیق مر گیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئے اوسکو طرف ماں اوسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہین اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہہ بو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہہ احمد نسائی نے [illegible] ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اوس مین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہین تا خوش ہوویں ہمسے اور دعا کرین اونکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہین تا کہ غمگین ہو دین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے طرف دروازے آسمان زمین والیکہ پہلا آسمان ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کی زمین پس دکیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ [illegible] اور جہنم کے ۵ ع ۵

وعن البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا

فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہی براء بن عازبؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سو پس پہنچے ہم
طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرتؐ کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند
یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائین بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرتؐ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اوسکے
زمین مین یعنی جیسے متفکر کرتے ہین پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دوبار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ
مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب نزع کے پہنچتا ہی تو اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتے
آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین منہہ اونکے گویا کہ منہہ اونکے ہین آفتاب ساتھ اونکے کفن ہوتا ہے کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کے سے
اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وغیرہ یہانتک کہ بیٹھتے ہین سامنے اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے
منتظر ہوتے ہین روح نکلنی کی پھر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اوسکی کے پس کہتے ہین اے جان پاک نکل طرف
بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی کے فرمایا حضرتؐ نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک مین سے
یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اوس جان کو ملک الموت کے
ہاتھہ مین ایک پلک مارتے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اوسکو لے لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اوسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اوسکو
اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہے اوس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر
ابتدای پیدائش دنیا سے فنا ہونے اوسکی تک ف اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن
پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق نہین یون دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی
ہی بخلاف روح کافر کے کہ اوسکی روح نکلتی بھی دشوار ہی ہے واللہ اعلم مولانا **قال** فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ
مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى
يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ
اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا
اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ
دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ
فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرتؐ نے پس لے چڑھتے
ہین فرشتے اوس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اوس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین
مگر کہ کہتے ہین کون ہے یہہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اوسکی روح ہے بیان کرتے ہین اوسکو ساتھ بہترین
نامون یعنی صفتون اور لقبون اوسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اوسکو ساتھ اونکے دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ
لے پہنچتے ہین اوسکو آسمان دنیا تلک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اوسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنی دروازہ

اوسکا اوسکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اوسکے ہر آسمان سے مقرب اسکے کہ اوس آسمان مین اور آسمان تک کہ متصل ہو اوسکی یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو ساتوین
آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالی عز وجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنی
بدن اوسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا تعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اس لیے کہ تحقیق مینے زمین ہی
سے پیدا کیا ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواحون اونکیکو اور اوسی سے نکالونگا
اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکے بدن مین پھر آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس
بٹھلاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا
اسلام ہے پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ
وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اوسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہے پڑھی مینے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ
اوسکے اور سچ جانا مینے یعنی دل سے پس اوس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ
تعالی کے یہہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اوسکے لیے
دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہے اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی بیچ بقدر
پہنچنے نگاہ اوسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین
پس تطبیق یہ ہے کہ بعضی روحین عرش تک جاتی ہووین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اوس مین نامہ اعمال
نیکونکے رہتے ہین اور کون ہے یہہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور
روایت مین آیا ہے مولانا ع ہ **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ اَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا
يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيئُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ
رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار
پس کہتا ہے خوش وقت ہو ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے
سنین یہہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہے میت اوسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال مین لاتا ہے
بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہے اوسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت ای پروردگار میرے
قائم کر قیامت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے
محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع ہ **قال**
وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ
الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيئُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَيَقُولُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اُخْرُجِي اِلٰى
سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا
فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُونَ
بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِي سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتے ہین اوسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے منہہ ساتھہ اونکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکے کے پس کہتا ہے ای جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہی ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اوسکے بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار و آثار کرم کے پس کھینچتا ہی ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھہ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اوس صوف مین سے کچھہ اوسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اور رگون سے ساتھہ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسکہ اوسکے ساتھہ نکل آیا رگون مین سے کچھہ پس لیتا ہے ملک الموتؑ اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اوسکی ہاتھہ مین قدر جھپکنے آنکھہ کے یہانتک کہ رکھتے ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لے چڑھتے ہین اوسکو پس نہین گذرتے ساتھہ اوسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہے یہہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہے ذکر کرتے ہین ساتھہ بدترین صفتون اوسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھہ اونکے دنیا مین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا واسطے اوسکے پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہہ آیت نہین کھولی جاتی واسطے کافرون کے دروازی آسمان کے یعنی کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے یہہ امر نہین ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہی اللہ عز وجل لکھو نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اوسکی پھینکنے کر پھر پڑہی حضرتؐ نے یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھہ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہہ کے بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اوسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہے اوسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بدن اوسکی مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین واسطے اوسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین واسطے اوسکے کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان کی طرف سے یہہ کہ جھوٹھا ہے پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولدو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی

اور سجین جیسا کہ اسکی بیان کہ ملک ادہر اودہر گل آتی ہین قبر مین پس بیان مین سکی ف سجین ایک جگہ ہے گہرا دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اوسمین
نامہ اعمال دوزخیونکو رکھو جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور یہہ مکان دوری کے ہمین
اشارہ ہو اسکی طرف کہ وہ الا شیطان سے نے اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا استقام قریب ہے اور یہہ آیۃ یعنی دوسری سند ہی نزدیک اس قول حضرت کی
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور راہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کا فرونکو تو سطح
بھیجتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مؤمنون کے لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بھیچنا یون ہوتا
کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچیکو گلے لگاتی ہے ۰ع ۰ح ۰ **وَيَأْتِيهِ** رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ
فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلُكَ
الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص بد شکل بُرے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوشوقت ہو
ساتھ اوس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہے برائی
پس کہتا ہے مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو **وَفِيْ رِوَايَةٍ** نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ إِذَا خَرَجَ
رُوْحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا
وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوْحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ
وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور بیچ ایک روایت کے
مانند اسکے اور زیادہ ہے اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مؤمن کی رحمت بھیجتا ہے اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کو ہے اور
ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا
مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ چڑہائی جاوے روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اوسکی یعنی کافر
کی ساتھ رگون کو پس لعنت کرتے ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے
جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازے والون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ
نہ چڑہائی جاوے روح اوسکی ہماری طرف سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ساتھ رگونکو یہہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اوسکی اور
بہت کھینچکر نکالتے ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اوسکو بدن کے ساتھ ۰ع ۰ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ
مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت
آئی اونکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنیکے فلانے سے پس کہیو اوسکو
میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تونے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوین گی میوے درختون بہشت کیسے

کہا ہاں کہا ام بشر نے پس یہی وہ ہے یعنی یہہ وہ فضل وکرامت ہے کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور میں **ف** عبدالرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہیں انصار میں سے ام بشر انکی بیٹی تھیں اونہون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اونہی براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجھکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتے ہیں کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہیں کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنی یہہ کیا کہتی ہے تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام وپیام کسیکا پہنچائین یعنی ہین اپنے ہی حالمین گرفتار ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جاے خبر اور ونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچادے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو اون مین سے نہین ہے کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنون مین سے ہے کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوین گی میوے وہانکے اور پیوین گی پانی وہان کے اور جگہہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ع ح **وعنہ** عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ تَعَلَّقُ فِیْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عبدالرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک کہ پھر لا دیگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکیکو اوس دن کہ اوٹھاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین **ف** اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھہ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اوسکی تعظیم وتکریم ہی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ بات خاص شہدا کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ گیا مین جابر بن عبداللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنیکے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

باب غسل المیت وتکفینہ

باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اوسکے کے **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلاوین گے سب کے ذمہ سے فرضیت اوتر جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہے اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہے یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے کہا یہہ شیخ ابن ہمام نے ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اونکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھہ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی میں پتے جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھہ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجھکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنے اونکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی داہنی طرف سے اور اعضاء وضو اوسکے سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندھین ہمنے بالون اونکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے پانچ بار ورنہ سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے احادیث مین کہ کافور پانی مین ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدنکو لگاوے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتون سے میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرت نے صاحبزادی کے لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے داہنی طرف سے یعنی داہنے ہاتھہ اور پہلو اور پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضو مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہیین پھر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علما نے یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے اور نتھنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئی جاوین بلکہ پہلے جب اعضاء وضو کے دھوئے پانون بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اس لئے کہ جنبی ہاتھہ پاک کرتا ہے اور اعضا دھونیکے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھہ سے اوسکے ہاتھون کے دھونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کی کھلے ہی رہنے دی گوندھی نہین ع ۰ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سفید یمن کی اور سحول کے بنی ہوئی روئی کی نہ تھا اون مین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اور نہ تھا اون مین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن مین نہ تھی اور بعضون نے یہہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھی بلکہ سوائے تین کپڑون کی تھی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھی حضرت کے کفن کی مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علما کا اسمین

کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہوون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہوون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے تین لفافہ ہوون نہ ہوون اونمین قمیص
نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نے کہ تین کپڑے ہوون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوشش کی چادر پس مراد ... حنفیہ ...
اسمین یہہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک
بستی کا ہے یمین مین ۱۲ ع ح ۔ **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن
کفنہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو
پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن مُردون اپنے کو اس لیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین
آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے
ہین از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار
کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے ضایع ہونے مال کے ۱۲ ع ح ۔ **وعن عبداللہ**
بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا متفق
علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گرادن توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نے اور وہ تھا
محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکی مین اور
نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اوسکو لباس مین بطور لباس محرم کے دیا جاوے اور خوشبوئی نہ لگاوے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد کا ہے
اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا
کہ وہ سواے اون کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکو لیے تھا نہ سبکے لیے واللہ اعلم ۱۲ ح
وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب انشاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ
سر اوسکا یہہ ہے قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن عباس**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم
الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابو داود والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اس واسطے کہ وہ بہترین کپڑون تمہارے سے ہین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مُردونکو اور بہتر
سرمون تمہاری مین اثمد ہے اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ
نے لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہے اور مضائقہ نہین برد یعنی چادر یمنی کا
اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہے کفن بھی اوسکا
بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اوسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے واسطے اتباع
حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ۱۲ ع ۔ **وعن علی** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب

سَلْبًا سَرِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے پس کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرض کہ منع ہے اسراف کرنا کفن میں اور مستحب ہے خوب ہے اوسط کے درجہ کا ۱۲ ع ٥ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا اونکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اوٹھایا جاتا ہے اون کپڑوں میں کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی ونکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اوٹھیگا لیکن یہہ ہے مشکل اس لیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اوٹھیں گے لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں پس معنی اسکو علما نے یہہ لکھے ہیں کہ مراد کپڑوں سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے اونپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی تعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تاویل آیة وثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہہ کہی ہے کہ اعمال اپنی پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اوس وقت میں اتفاقا یہہ حدیث بھی حضرت کی اونکو یاد آگئی بیان کر دی یہہ کہ نئے کپڑے پہنے کی سند لا کر بیان کی اور یا یہہ کہ قبروں سے اوٹھینگے کپڑے پہنے ہوے اور محشر میں ننگے ہو جاوینگے ۱۲ ع ٥ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی مینڈھا سینگوں والا نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنی بہترین کفن لنگی اور چادر ہے اور پر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہے یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہو اس صورت میں معنی یہہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نکرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہیں اور اگر تین ہوں سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اس لیے اسکو بہتر فرمایا ۱۲ ع ٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہدا احد کے یہہ کہ اوتارا جاوے اون سے لوہا یعنی زرہیں اور ہتھیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئیں خون کی اور یہہ کہ دفن کیے جاویں خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف امام شافعی کے نزدیک نہ غسل ہے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ عبد الرحمن صحابی کے پاس لائے کھانا یعنی بوقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھ سے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ڈھانکا جاتا تھا سر اونکا کھل جاتے تھے پاؤں اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر اونکا یعنی پھر سر ڈھانک دیا اور پاؤں پر

اذخر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہے اور کہا ابراہیم راوی نے گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن کو
شاید بھی کہا اور مارے گئے حمزہ رضی اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنی اونکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے
دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہمارا کیا جلدی
دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عبد الرحمن
عشرۂ مبشرہ سے ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئے اور حالت کفر مین بڑی
فراغت والے تھے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد وفقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر مین باندھے ہوئے
فرمایا حضرت نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مینے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے
اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مین کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کہین اپنے تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت
حمزہ بن عبد المطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرت نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سے ہین اور
ڈرتے ہین ہم یعنی ڈرتے ہین اس سے کہ داخل ہوجاوین ان لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا مین
وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر گردانتے ہین ہم اسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اوسمین برائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اونپر خوف غالب تھا یہہ
خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہوجاوین تو الا معنی آیت کے یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہے دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائے اسکے کچھ اوسپر انعام کرتے
ہین دنیا مین جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہہ کہ یہہ آیت بیچ
حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہے عبد الرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کہ ہم بھی کہین انمین نہ
ہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدۂ احتیاج کے کہ روزے سے تھے اس لیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے مائل ہونے سے طرف
لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہے ۵ ح ۵ **وعن** جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ
قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی
کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اوسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اوسکو حضرت نے اپنے
گھٹنون پر پس ڈالا منہ اوسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبد اللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نے **ف** عبد اللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے
روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسیکا اونکو ٹھیک آتا تھا بسبب درازقد ہونے اونکے عبد اللہ بن ابی نے کہ یہہ
بھی درازقد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرت نے کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتے کے بدلا اوتارنیکو لیے تا منافق کا احسان اونپر نہ رہ جاوے اور
اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ یعنی دعا نکر کسی پر منافقون مین سے
کہ مر گیا ہو اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبد اللہ کی گور پر تشریف لیگئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکے منہ مین ڈالا
جواب اسکا علما نے یہہ لکھا ہے کہ یہہ واقعہ پہلے اوترنے آیت کے تھا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف

ف ۰ نجاوالی اوسکے بیٹے کی کہ وہ مومن تھا پاک نفاق سے اور بہت سی اسکی جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھے ح
جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کرے اسطرح کہ چت لٹا دے اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے
شہادت یعنی اوسکے پاس پڑہے اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مر جاوے تو باندہ دے کلا اوسکا تا منہ بند ہو جاوے اور کوئی جانور
منہ مین نگھس جاوے اور بند کر دے آنکھین اوسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانیکا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر
اوسکو لٹا دے اور کپڑے اوتار دے اور ستر اوسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑہ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروا دے بغیر کلی اور ناک
مین پانی دینے کے اور نہلا دے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہون اوسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہنچے ورنہ خالص پانی سے اور دہو دے
سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہو دے اور لٹا دے پہلے بائین کروٹ پھر نہلا دے یہانتک کہ پہنچے
پانی اوسکی کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلا دے اسیطرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچے پھر بٹھا دے مردے کو اور ملے
پیٹ اوسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دہو ڈالے اور پھر غسل اور وضو نکروا دے اور پونچھے اوسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے حنوط
یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا کو لگا دے کہ سجدہ مین زمین کو لگتے ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکرے بالون اور ڈاڑہی
کو اور نہ کترے ناخون اور بال اوسکے اور ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہہ ہے کہ کفنی ہو مونڈہون
سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہے کہ کفنی اور اوڑہنی اور
ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی لنبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کے نیچے
سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہوے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اوسنے ظلم کیا اور
کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک ہی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دہونی دے
کفن کو خوشبو کی طاق پہلے پہنانے کی اور کفنا دے یون کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پھیلا دے پھر اوسپر ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر
ازار پر لٹا دے اور ہاتھ دونون طرف پھیلا دے سینہ پر نرکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اوسکی سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ کو یون ہین
لپیٹے اور عورت کو پہنا دے کفنی اور اوسکی بالون کو دو حصے کر کر اوسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑہنی اوڑہا دے پھر ازار لپیٹے
پھر لفافہ پھر سینہ بند سکے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندہ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقی الابحر اور مجمع شرح ملتقی
اور چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا** یہ باب ہے بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑہنے
اوسکی کے **ف** جنازے کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازہ کے
پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑہ لین گے
سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اوسکی اور رکھنا جنازے
کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہین ہے غائب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کے پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹھ
کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی
اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑہین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑہی
اور بعد قبر کھودنے نکالکر غسل دیا پھر کر پڑہین نماز ح ۰ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَھَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ
عَنْ رِقَابِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہووے جنازہ
یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اوسکے لیے پہنچاؤ اوسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بدی ہی رکھو اوسکو اپنی گردنوں سے
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** جلدی کرو ساتھ جنازے کی یعنی جنازہ دفن کو لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال سے
کہ جلد جلد قدم اوٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان
فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہے حال وس میت کا اچھا پس جلدی لیچلو اوسکو تاکہ پہنچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہے تو بھی
جلدی لیچلو تاکہ پھینکو بری کو اپنی گردنوں سے ع ٥ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ
الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَھْلِھَا یَا وَیْلَہَا
اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے
کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اوٹھاتے ہیں اوسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیکبخت
کہتا ہے جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگون کو اے مصیبت کہاں لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہے آواز اوسکی
ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مرجاوے یا بیہوش ہو جاوے **ف** مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اس لیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے
اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقیہ کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالی قادر ہے اسپر یہہ ایسا ہی ہے جیسے
قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ع ٥ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا
فَمَنْ تَبِعَھَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس
کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اوسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنی لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے
یا قبر میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکے کے یا سبب
ہول موت کے یہہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بے پروا نہ ہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹھ کھڑا رہے اور جب تک رکھا نہ جاوے زمین پر نہ بیٹھے
بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جب ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانیکا تو اوٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے
اکثروں کے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضوں نے کہا دونوں مستحب ہیں اور کہا جمہور نے
کہ یہہ حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے ع ٥ **وعن** جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا یَھُوْدِیَّۃٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھ کھڑے ہوئے اوسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ اونکے
پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اوٹھیں پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق موت جائے
گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اوٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** عَلِیٍّؓ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَامَ فِی
الْجَنَازَۃِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے پس کھڑے ہوتے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنی بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت مالک کے اور ابی داود کے یہہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے
ف اس روایت کے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا
اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوئے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے
پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہوجانا ساتھ فعل اخیر کے یعنی یہہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کو بھی یہی دونوں معنی ہیں اور دوسرے
معنی ظاہر ہیں ع ح ۵ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا
وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا
ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اوسکے یہانتک کہ نماز پڑھی
اوسپر اور فراغت ہووے دفن اوسکی سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر
پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** قیراط کہتے ہین دینار کے بارھوین
حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی ڈھیر بڑا ع ۵ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم
الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر اربع تکبیرات متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہنچائی خبر نجاشی کو مرنے کی لوگوں کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ اونکے اور
تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول
دین نصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر
بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اوسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اس لیے
کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اوسکے اور کہا ابن ہمام
نے کہ خلاصہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد
مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضون نے
کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے
کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون حضرت
کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کے
کہ کہا ابن عباس نے کہ کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہانتک کہ دیکھا اوسکو اور نماز پڑھی اوسپر ع ۵ ح **وعن** عبد الرحمن
بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألناہ فقال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکبرہا رواہ مسلم اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے
جنازون پر چار اور اونھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اونسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ
کیون کہین پس کہا اونھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانچ تکبیرین کہتے یعنی

کبھی کبھی چار ابتدا میں اجماع ہے سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ میں اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہے علماء نے کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوای چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل ہون تو کچھ ضرر اجماع میں نہیں آتا ۱۲ ح م **وعن** طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة رواه البخاري اور روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۃ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑھی ہینے سورۃ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا امام ابوحنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کی تو قائم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۃ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہیں ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا میں ہے کہ ابن عمر رضہ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازہ میں انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے اونکے نزدیک یہہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین میں سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ۱۲ ح **وعن** عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مینے دعا پڑھی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتیں اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسکو یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت میں اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانیکے اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتونکی اور پاکیزہ کر اسکو گناہوں سے جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنی اوس عالم میں بہتر گھر اسکے سے یعنی اس عالم میں اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بیبی بہتر بیبی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت میں یعنی ابتداءً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب میں اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب پڑھی یہہ دعا حضرت نے اوس میت کے لیے سنی تو رشک لیگیا میں یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا میں یہہ میت یعنی تاکہ حضرت میرے لیے یہہ دعا کرتے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ابدلہ دارا خیرا من دارہ الخ یعنی حور عین اور عورتوں دنیا میں سے بھی بہتر اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت میں افضل حور عین سے بسبب نماز روزہ اپنی کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہہ حدیث میں اور فقہ میں لکھا ہے کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین سب سے صحیح تر یہہ ہے ۱۲ ع ۵ **وعن** ابي سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة لما توفي سعد بن ابي وقاص قالت ادخلوا به المسجد حتى اصلي عليه فانكر ذلك عليها فقالت والله لقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد سهيل واخيه رواه مسلم اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد میں تاکہ نماز پڑھوں میں انپر پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنی سہیل اور بھائی اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نام سہیل کی بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی مانکا نام ہے اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کو اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہی بموجب اس حدیث کو کہ اس مین ذکر ہی انکار کا حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑہتے تھے اور ابو داؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہے نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اوسکے اور حضرت عائشہ نے جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہے کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد مین پڑہی ٥ ع ح ٥ **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازہ ایک عورت کے کہ مرگئی تھی بیچ نفاس اپنی کے پس کھڑے ہوئے بیچ مین اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** شافعی کہتے ہین کہ عورت کے کولون کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑہنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہہ حدیث سند اونکی ہے بیچ حق نماز عورتون کی اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑی ہونیکی نہین اس لیے کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہے اعضا کے اس لیے کہ اوپر اوسکے سر اور ہاتھہ ہین اور نیچے اوسکے پیٹ اور پاؤن اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہی ان دونو چیزون کے آپس مین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکے سامنے کولون کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولون کے سامنے ٥ ع ح ٥ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِي قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوئے حضرت پس صف باندہی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑہی اوسپر نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ٥ ع ٥ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِي قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنی جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اوس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نے کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابو ہریرہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی اسلیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پھر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکی سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اونپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے **ف** یا تھا ایک جوان یہہ شک راوی کا ہی کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہہ قبرین بھی اونسے وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہے یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ
مشروع ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہون تو درست ہی اور اگر پڑھ چکے ہون تو نہین درست لیکن
ابو حنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہہ بھی ہے کہ اگر پھٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا
کیا ہی کہ تین دن تک گمان کا ہو تو جانی کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑھنا حضرت کا
قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کی سی ہے کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہین درست ہ ع ہ ح ہ **وعن**
كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین
کہ نام ہین گانوون کا ہی قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان
لوگ بہت جمع ہو گئے تھے اوسکے لیے پس خبر دی مینے اونکو پھر کہا کیا کہتا ہے تو یعنی گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نے
کہ نکالو جنازے کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس کھڑے ہین جنازے پر اوسکے پر چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عائشة عن
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا
فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اوسپر ایک جماعت مسلمانون سے
کہ پہنچین سو کو شفاعت کرین واسطے اوسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہے شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین
چالیس آدمی فرمائے اور اسمین ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہووے پھر ازراہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے
جمع ہونیکی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ہ ع ہ **وعن** أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ
فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ
عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي
الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازے پر پس
تعریف کی اوسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذری ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اوسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اوسکے لیے
بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اوسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور
ایک روایت مین ہے کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونی اوس چیز کی
کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مرا اوس حالت پر اور کہا مظہر نے
کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے سب پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہو دوزخ کا دوسرے کو سبب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہوئی جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہوا اونکو اللہ تعالی
نے اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہیں کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہہ علامت ہے اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختوں اور متقیوں کا ہے کہ وہ بغیر اغراض نفسانیہ کے کہتے ہیں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہے والا اگر کوئی
فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالی لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا اونکا علامت واقع میں ہونیکی ہے اور یہہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ اور
مومن بیچ حق ایک شخص کے کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یوں ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکی کے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے اونکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی
کہنا اگرچہ گواہی دیں اوسکی لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن** عمر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ
اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسألہ عن الواحد رواہ البخاری ٭ اور
روایت ہے حضرت عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اوسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اوسکو
اللہ بہشت میں کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا
اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے اون سے حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت میں یعنی بسبب فضل الہی کے اور بھلائی اوسکی کے
اور کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالی گناہ اوسکے اور داخل کرتا ہے اوسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے بیچ ہونے اوسکے
صالح چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے السنۃ الخلق اقلام الحق یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ٭ ع ٭ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانہم قد افضوا الی ما قدموا رواہ البخاری ٭ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اس لیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اوس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنی لعن و طعن
اور گالیاں وغیرہ ندو مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں مانند فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے اس لیے
کہ جیسا اونہوں نے کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا اونکو برا کہنا سچا ہے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں اونکو برا کہنے
کیا فائدہ ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول
ایہم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدہما قدمہ فی اللحد وقال انا شہید علی ہؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنہم
بدمائہم ولم یصل علیہم ولم یغسلوا رواہ البخاری ٭ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے
دو شخصوں کو شہداء احد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون ہے کو انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے
حضرت کی طرف ایک کے اون میں سے آگے کرتے اوسکو قبر میں یعنی جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے تھے میں گواہی
دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہہ راہ خدا میں مارے گیے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے اونکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اونپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا شہدا کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام شافعی

کہتے ہین کہ نہ ٹہیرو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ٹہیرے سند اونکی بہت حدیثین ہین ع ح ٥ وعن جابر بن سمرة قال اتي النبي صلى
الله عليه وسلم بفرس معرورٍ فركبه حين انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم اور روایت ہے
جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اوسپر جسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم
چلتے تھے گرد حضرت کے نقل کی یہہ مسلم نے ف یہہ وقت سوار ہونے کی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھر تو ہو کر سوار ہوئے پس اتفاق
ہے علما کا اسپر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہین ع ح ٥ الفصل الثانی فصل دوسری عن المغيرة بن شعبة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي خلفها وامامها وعن يمينها وعن يسارها قريبًا منها
والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة رواه ابو داود وفي رواية احمد والترمذي والنسائي وابن
ماجة قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه وفي المصابيح عن المغيرة بن زياد روا
ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے کے اور آگے اوسکے اور دائین اوسکے اور بائین اوسکے
پاس پاس اوسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اوسکی کے ساتھہ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوویں دونون مسلمان
نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یون ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف
چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑہی جاوے اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے ف سوار چلے
پیچھے جنازے کے یہہ تو محمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی کے نزدیک
اور دائین بائین چلنا جائز ہے اور چارون طرف چلنے مین افضل یہہ ہے کہ پاس سے تا مددگار رہے اوٹھانے مین جنازے کے اور کچا بچا
جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جب اوسپر پڑہی جاتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز
کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر جاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑہی جاوے اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا اگرچہ
وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہہ ہے کہ اکثر اوسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدہی سے زیادہ نکلا اور
حرکت کرتا ہو تو نماز پڑہی جاوے اور کم مین نہین اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کے پڑہے سبحانک اللہم و
بحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑہے جو کہ التحیات مین پڑہتے ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑہے اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے
جنازے پر پڑہے اللہم اجعلہ لنا فرطًا واجعلہ لنا ذخرًا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجای سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے
ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہے والا لڑکے پر نماز پڑہنے مین کیا کلام ہے اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکھا ہے علمانے کہ یہہ تحریف ہے
معلوم نہین کہ کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین گیا ہے مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی
گئی ہے مغیرہ بن شعبہ سے ع ح ٥ وعن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر
وعمر يمشون امام الجنازة رواه احمد وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي واهل الحديث
كانهم يرونه مرسلاً اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور اسنے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا عبد اللہ نے
کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہہ احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث گویا جانتے ہین اس حدیث کو مرسل ف یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہے کہ اونکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہے اور امام ابو حنیفہ نے حدیث بعد پر عمل کر کر کہا ہے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے میں فائدہ یہہ ہے کہ عبرت پکڑتے ہیں لوگ جنازہ کو
دیکھکر اور مستعد رہتے ہیں کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنیوالوں کے ہیں اور مکروہ ہے جنازہ کے ساتھ چلنے والیکو
کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل میں اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں کہ راوی اسکا زہری ہے
یا سالم کہ تابعین سے ہیں اور واقع میں یہہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمر سے ہے اور وہ صحابی ہیں ۵ ع ح ۵ **وعن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معہا من تقدمہا رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ قال الترمذی وابو ماجد
الراوی رجل مجہول اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اوسکے
چلیں اور نہیں تابع کہ وہ پیچھے لوگوں کے رہے نہیں ہوتا ساتھ اوسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اوس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہیں پاتا روایت نقل کی یہہ
ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہے **ف** حدیث موید ہے ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازہ کے
افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہوں اور ابو ماجد کا بھی مجہول ہے مجہول ہونا راوی متاخر کا
نہیں ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہیں اس لیے کہ اون تک راوی اچھے ہیں ۵ ع ۵ **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ وحملہا ثلث مرار فقد قضی ما علیہ من حقہا رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وقد روی فی شرح السنۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمل جنازۃ سعد بن
معاذ بین العمودین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازہ کے اور اوٹھاوے
اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اوسپر تھا روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیوں جنازہ کے **ف** تین بار یعنی مدد کرے اوٹھانے والوں جنازہ کی راہ
میں پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اوٹھاوے تھوڑی دور راہ میں اسطرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہے کہ ساتھ
جنازہ کے جاوے اور مددگار رہے اوٹھانے میں وہ حق اسطرح اوٹھانے میں ادا ہو جاتا ہے نہ یہہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا
ہو جاتے ہیں اور درمیان دو لکڑیوں جنازہ کے یہہ مذہب شافعی ہے کہ اوٹھاویں جنازہ کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک آگے جنازہ کے درمیان دونوں
لکڑیوں کے یعنی دونوں ڈنڈوں کے اور دو آدمی پیچھے اوسکے ہر ایک اون دونوں میں سے رکھے لکڑی کندھے پر یہہ بات وقت اوٹھانے جنازہ کے
کی ہے پھر مضائقہ نہیں اسکا کہ مدد کرے اوسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہ کے تربیع ہے یعنی اوٹھاویں اوسکو چار آدمی
اور رکھیں لکڑیاں اوسکی کندھوں پر روایت کیا گیا ہے یہہ ابن مسعود سے اور احتمال ہے کہ اوٹھانا تین آدمیوں کا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت
خاص میں کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اوٹھانیوالوں کے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملئکۃ اللہ علی اقدامہم وانتم علی ظہور الدواب رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا روایت ہے ثوبان سے کہ کہا
نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازہ کے پس دیکھا لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدموں پر ہیں
اور تم اوپر پیٹھ جانوروں کے ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہے یہہ ثوبان سے موقوف **ف** اوپر ایک حدیث میں گذرا ہے کہ چلے سوار پیچھے جنازہ کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم

ہوتا ہو پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ وہ معذور کے حق مین ہو کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا بچہ اور عذر رکہتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازے کے
سوار ہوکر چلنا جائز ہے اور یہہ غیر معذور کے حق مین ہو اس لیے روایات فقہیہ مین آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف
یعنی یہہ قول ثوبان کا ہو حضرت کی حدیث نہین لیکن یہہ ہو بیچ معنی مرفوع کے ہے اس لیے کہ بغیر سننے کے حضرت سے وہ نہین یہی خبر دے سکتے ۱۲ ح ه
وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہو ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی وابو داؤد وابن ماجہ نے **ف**
یعنی سورۂ فاتحہ نماز جنازے مین پڑہتے جیسیکہ حدیث ابن عباس کی مین گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑہی ہو
واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہو منکر الحدیث ہو جو کچھ کہ اس مین ثابت ہوا قول ابن عباس ہی
کا ہو کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہو یعنی نماز جنازے مین اور لکہا ہے علمانے کہ یہہ قول صریح نہین ہے بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہہ نہین ثابت
ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑہی ۱۲ ح ه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم على الميت
فاخلصوا له الدعاء رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو واسکے لیے دعا یعنی کسیکے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے
دعا کرو نقل کی یہہ ابو داؤد وابن ماجہ نے **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة قال
اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على
الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه احمد وابو داود
والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن ابراهيم الاشهلي عن ابيه وانتهت روايته عند قوله وانثانا
وفي رواية ابي داود فاحيه على الايمان وتوفه على الاسلام وفي اخره ولا تضلنا بعده اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتے نماز جنازے پر فرماتے یا آلہی بخشش کر واسطے زندون ہماری کے اور مردون ہمارے کے
اور حاضر ہمارے کو اور غائب ہمارے کو اور چہوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہماری کے یا آلہی جسکو کہ زندہ رکہے
تو ہمارے مین سے پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اوسکو ایمان پر یا آلہی نہ محروم رکہہ ہمکو ثواب اوسکے سے یعنی ثواب
بسبب مصیبت اوسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اوس سے محروم نکر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ اون نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ انثانا تک
اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکہہ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکے یہہ ہو اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے **وعن**
واثلة ابن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان
فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له
وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑہی ساتھ ہمارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا آلہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری کے ہو
یعنی اس لیے کہ ایمان رکھتا تھا تجپر اور چنگل بار نیوالا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینیوالا ہے پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے یعنی عذاب

اوسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب حق کا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہی حق ہے یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہہ ابو داؤد وابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور اخیر کو لکھا ہے کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہے جیسیکہ اس آیت مین واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہے اور اضافہ اس مین بیانیہ ہے یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اوسکے باعث ہوتا ہے امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیر ذلک کا ع ح ۵ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیان اپنے مردون کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اونکی سے روایت کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیان اپنے موتی کی اس لیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اوترتی ہے رحمت اور یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اونکی سے یہہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہے حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہے غیبت زندہ سے اس لیے کہ زندہ سے بخشوالینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کے کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ جب دیکھو نہلانے والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اوسکے کے اور خوشبو آنیکی اوس مین ہو تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکھے اوس مین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوس مین سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت اوسکی تو حرام ہے بیان کرنا اوسکا ع ح ۵ **وعن** نافع ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال رأسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیہا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منہا ومن الرجل مقامک منہ قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد نحوہ مع زیادۃ وفیہ فقام عند عجیزۃ المرأۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑہی مینے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اوسکے کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے اباحمزہ کہ کنیت ہے انس کی نماز پڑہ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اوسکے علا بن زیاد نے کہ اسطرح سے دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہہ کھڑے ہونے تیری کے اوس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازہ مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ زیادتی کے اور اوس مین ہے کہ پس کھڑے ہوتے نزدیک کولے عورت کے **ف** اس مین جو اختلاف کیا ہے اماموں نے مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان سہل بن حنیف وقیس ابن سعد قاعدین بالقادسیۃ فمروا علیہما بجنازۃ فقاما فقیل لہما انہا من اہل الارض ای من اہل الذمۃ فقالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ انہا جنازۃ یہودی فقال الیست نفسا متفق علیہ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ مین پس گذارا گیا اونپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہوگئے دونوں پھر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنی ذمیوں سے ہے پس کہا دونوں صحابیوں نے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہودیکا ہے فرمایا کیا نہیں ہے یہہ جاندار نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیوں سے یعنی زمینداروں سے مراد ذمی ہیں انکو زمیندار
کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونے اونکی کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانوں نے مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہہ جاندار کہ ساتھہ موت
اسکی کے ڈریں اور عبرت پکڑیں حاصل یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اس لیے اوٹھہ کھڑا ہوا ہوں اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ منسوخ ہوا اوٹھہ
کھڑا ہونا ساتھہ روایت حضرت علی رض کی پس شاید کہ ان دو صحابیوں کو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ۵ ع ۵ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ إِنَّا هٰكَذَا
نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جاتے ساتھہ جنازے کے بیٹھتے یہاں تک کہ رکہا جاتا قبر میں پس در پیش آیا حضرت کو ایک عالم یہودیوں میں سے پس کہا
اوسنے حضرت کو کہ تحقیق ہم اسطرح سے کرتے ہیں اے محمد یعنی کھڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر میں کہا راوی نے پس بیٹھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داؤد
و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہیں قوی **وعن** عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے علی رض
سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھہ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھہ
بیٹھنے کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہوجانا بعد اسکے ۵ ع ۵ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمد بن سیرین سے
کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس پھر کہا حسن نے
کیا نہیں کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کے کہا ابن عباس نے ہاں کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہہ نسائی نے **ف**
یعنی پہلے اصطلاح تہا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اوٹھہ کھڑے رہتے بعد ازاں بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن رض
کو یہہ نسخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اس لیے انکار کیا ۵ ع ۵ **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ
بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى طَرِيقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جعفر بن محمد سے یعنی جعفر صادق
سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی محمد باقر سے یہہ کہ حسن بن علی تہے بیٹھے ہوئے پس گذارا گیا اوپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہنچا
تہا یہاں تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نے سوا اسکے نہیں کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے
بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند ہو سر اونکے سے جنازہ یہودیکا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی حضرت کہ بسبب دیکھنے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوتے تھے سبب یہہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسنؓ نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کو
دیکھ کر برعکس پہلے انکار کی کہ ابن عباس پر کیا تھا سبب کھڑے ہونیکے پس شاید کہ یہہ پیچھے ہوا اوس قضیہ کے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہہ ثابت
ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب ڈرنیکے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ
کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت حسنؓ کے
زمانہ میں ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** اَبِي مُوسٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ
اَوْ مُسْلِمٍ فَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ اِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی موسیٰ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گذرے تجھ پر جنازہ یہود یا نصاریٰ کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اوسکے لیے پس نہیں تم اوسکے لیے
کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اونکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنی فرشتے نقل کی یہہ احمد نے **ف** سبب کھڑے ہونیکے
مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا ٥ **وعن** مَالِكِ
بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوفٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ اَوْجَبَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز اوسپر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اوسکو پس تھے مالک
جس وقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے اونکو تین صفیں بموجب اس حدیث کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے
تھے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگوں کو اوسپر کرتے لوگوں کو تین حصے یعنی تین صفیں
پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھیں تین صفیں واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے
ف واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں ہے واجب اللہ پر کچھ اور یہاں فرمایا کہ واجب کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں منافاۃ ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب ہونا از راہ فضل اور وعدہ اوسکی کے ہے پس یہہ واجب لغیرہ ہے اور منع جو ہے
واجب لذاتہ ہے نہ یہہ اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے میں سب صفوں سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کی اور سوا نماز جنازے کی اور نمازوں میں اول کی
صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازے کے اس لیے کہ یہہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ میں ٥ ح ٥ ع ٥ **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ
وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے میں یہہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کی اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح
اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن اسکی کے اور ظاہر اسکی کے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے ٥ **وعن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے
سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اوس نے کوئی گناہ ہرگز پس سنا میں نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے تھے یعنی نماز میں

یا الٰہی پناہ دیو اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہہ مالک نے **ف** کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط اعتقادا کا شفقۃ پر اللہ تعالیٰ کی ہے یہہ کہ نہیں مقصود ہے غیر اسکا مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دیو عذاب قبر سے کہا بعضے علمانے کہ نہین مراد ہوا ساتھ عذاب قبر کے یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہو بلا ہیچ سبب غم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہہ سب کو ہوینگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکرہ السیوطی اور علماء نے اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہی ہے کہ نہین ہوتا اس لیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ع ح ٥ **وعن** البخاري تعليقا قال يقرء الحسن على الطفل فاتحة الكتاب يقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بلا سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازہ لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے جگہہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہے کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جاکر سرانجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہہ ہے کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کے کام آوے ع ح ٥ **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل رواه الترمذي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوے اوپر اوسکے اور نہ وارث ہوسکیگا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنی جبتک کہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا ولا یورث **وعن** ابي مسعود الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقوم الامام فوق شيء والناس خلفه يعني اسفل منه رواه الدارقطني في المجتبى في كتاب الجنائز اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کھڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اوسکے ہون یعنی نیچے اوس سے ہون روایت کی یہہ دارقطنی نے مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہوا اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون میں ہے خصوصیت نماز جنازے کی نہین اور لفظ حدیث بھی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کرکے اس باب مین لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تھا شاید لوگونکو عادت ہو کہ نماز جنازے مین اسطرح تو ہون پس منع کیے گئے اوس سے واللہ اعلم ح ع ٥

باب دفن المیت

باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردون کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عامر بن سعد بن ابي وقاص ان سعد بن ابي وقاص قال في مرضه الذي هلك فيه الحدوا لي لحدا وانصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم روایت ہے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اوس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اوسمین بنائو میرے دفن کو لیے لحد اور کھڑی کرو مجپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لحد کہتے ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتے ہین یسکو یہان بغلی قبر کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورت یعنی زمین نرم ہو اور خوف ڈھہ جانیکا ہو تو شق کرے یعنی بیچے یہان قبر بنتی ہین اور کھڑی کرو مجپر کچی اینٹین یعنی اینٹون سے اوس کاواک کو بند کر دینا اور لکھا ہے علمانے کہ حضرت کی قبر کا داک تو اینٹون سے بند ہوا تھا ع ٥ **وعن** ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کملی سرخ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** شقران جو آنحضرت کے غلام تھے اونہون نے یہہ کملی کہ نیچے بچھاتے تھے حضرت کے قبر مین رکھدیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا

نیچے کچھ استعمال کرے اوسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالمون نے کہ یہہ رکھنا اونکا خصائص آنحضرت علیہ السلام سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے
کہ جھگڑے حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے بسبب رکھنے اوسکی کے قبر مین اور کہا ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالے گئے قبر مین سے
پہلے ڈالنے مٹی کے اور علمار نے مکروہ کہا ہے کپڑا بچھانا مردے کے نیچے اس لیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** سفیان
التمار انه رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہہ کہ دیکھی اونھون نے
قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ
اس حدیث کے اور اور حدیثون صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہے مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہے ح
وعن ابی الهیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سویته رواہ مسلم اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی نے
کیا نہ بھیجون مین تجھکو اوپر اوس کام کے کہ بھیجا مجھکو اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اوسکو اور نہ
کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے علماء نے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہے بیٹھنا
روبرو اوسکے اور برابر کرے یعنی پست کرے ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہے کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کی ہے جو کہ سنت ہے اور ازہار مین
لکھا ہے کہ کہا علماء نے کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کی اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا ع ۵ ح ۵ **وعن** جابر
قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور وان یبنی علیه وان یقعد علیه رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنی قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے **ف**
لکھا ہے ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہہ بھی دونون صورتون کو شامل ہے خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے
اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہے ڈھا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نے کہ بنانا محتمل ہے دونو چیزون کو خواہ قبر پر مکان
پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون ہین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا تورپشتی نے کہ اسکی منع ہونیکا یہہ بھی سبب ہے کہ یہہ
فعل جاہلیت کا ہے یعنی سچھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برسون تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہہ منافی ہے اکرام مومن کے
اسمین حقیر جانتا اوسکا لازم آتا ہے اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہہ مراد ہے کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر
ہو بیٹھتے ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ع ۵ **وعن** ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی
القبور ولا تصلوا الیها رواہ مسلم اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑھو
طرف قبرون کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا
مین سے ایک جانی دفن کیا جاتا ہے اور اوسکے گرد اور مردے مدفون ہوتی ہین تو اونکو روندتے ہوئے اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتے ہین یہہ مکروہ ہے اور نہین مکروہ
روندنا قبر کا حاجت کے سبب یعنی قبر کھودنیکے لیے یا دفن کرنیکے سبب قبرون پر پاون رکھکر جانا جائز ہے اور مستحب ہے کہ ننگے پاون قبرون مین جاوے
کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین
ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکے کھڑے ہوکر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کی طرف بقیع
اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم [illegible] لاحقون اسال اللہ لنا ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھے طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کی

پڑھتا ہو تو صریح کفر ہو ورنہ مکروہ تحریمی ہو اور یہی حکم ہو جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہو اور اسیمین اہل علم بھی گرفتار ہیں
باندہ کر جنازہ کو کعبہ کی پاس رکھدیتے ہین اور پھر اوسکی طرف نماز پڑھتے ہین ۱۲ ح ۰ اگر کوئی سکہے کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ نہیں
اور دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قراءت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہو باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہو چنانچہ
اونکو ذکر کیا ہو حاشیہ میں تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کے نقل کی ہین جواب یہہ کہ قراءت قرآن کی داخل ہو دعا مین اسلیئے کہ وہ بھی دعا ہو تو ثنا
پس وہ مکروہ نہیں ۰ مولانا ۰ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ
ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ
یہہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اوسکے پس پہنچے انگارا طرف بدن اوسکی کو بہتر ہو واسطے اوسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی یہ
مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہنچ جاوے تو سہل ہو قبر پر بیٹھنے سے یعنی ضرر اسکا زیادہ ہو اوسکے ضرر
سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ
لَا یَلْحَدُ فَقَالُوْا اَیُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت
ہو عروہ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ
بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہو پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جونسا اونمین سے
آوے پہلے کرے کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس
لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد
افضل ہے لیکن شق بھی مشروع ہو اس لیے کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کھودا کرتے ۱۲ ح ۰ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی
و ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ احمد نے جریر بن عبد اللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہین لیکن ظاہر یہہ ہین کہ لحد واسطے ہمارے ہو یعنی جماعت
انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کو ۱۲ ح ۰ **وعن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا
وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا اور روایت ہو ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دن احد کو کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو
ایک قبر مین اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اوسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اون مین قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود و نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا [illegible] جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبرین
یہہ امر وجوب کے لیے ہو اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہو اس لیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہو میت درندوں
سے اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سرا اونگلیوں کی کنارہ قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر مین کئی کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہو اور بے ضرورت نہیں درست اور یہہ جو فرمایا [illegible] ہو اوسکو آگے کرو تو اس مین اشارہ ہے

بجہت تعظیم کے نزد عالم اعلیٰ کی زندگی مین بھی اور مری پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہو ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے پس جب جمع ہون کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے تو چاہے سبکو ملا کر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول مین کھڑا قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑا ہووے ع ح **وعن** جابرٍ قال لمّا كان يومُ أحدٍ جاءت عمّتي بأبي لتدفنه في مقابرنا فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ردّوا القتلى إلى مضاجعهم رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي والدارمي ولفظه للترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے نے پھیر و تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اونکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئے ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا یہہ بعض علما ہمارے نے اور ازہار مین لکھا ہے کہ یہہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم نقل کرنے مردون کی اور یہہ صحیح ہے نقلہ السید اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اونکی کے بعد دفن اونکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اس لیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہے اوس مین حضرت عائشہؓ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مر گئے پھر جنازہ اونکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نہ کرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہے کھودنا قبر کا نہ بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر بعذر اور عذر یہہ ہے کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوے اوسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہنچتا ہے اوسکو اور یہہ بھی عذر ہے کہ لحد مین مال کسیکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوے یعنی اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہے اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہوا اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب سواے ہدایہ کے کہ جب مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہے نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اس لیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہے دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اوس مین اس لیے کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ع ح **وعن** ابن عباسٍ قال سُلَّ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم من قِبَلِ رأسِه رواه الشافعي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اٹھا نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم یعنی وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہہ شافعی نے **ف** صورت اسکی یون تھی کہ رکھا لیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہہ ہے کہ رکھا جاوے [illegible] قبر کے قبلہ کی طرف اور اوٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرت اسیطرح مرد یکو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین

آیا ہو اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب تھا کہ حجرۂ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اس لیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہے اور ایک جواب حنفیون کی طرف سے یہہ ہے کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہے چنانچہ ابو داود نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالے گئے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس بسبب تعارض روا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ٥ ع ٥ ح ٥ **وعنه** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر مین اتریعنی ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزون کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا شرح سنہ مین اسناد اوسکی ضعیف ہے **ف** کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نے لکھا ہے اور یہہ حدیث سند ہے حنفیہ کی کہ اونکے ہان قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہے ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے رکھتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہے بجای ملت کے **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کے کہ یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالین میت پر تین لپین ساتھ دونون ہاتھون اپنی کے اکھٹا کرکر اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھی قبر پر سنگریزے یعنی نشان کے لیے نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منہا خلقنا کم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسرے کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر مین بعد پٹاؤ کے اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گرے ایک تھیلی نیکیون کی پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مینے تھیلی کو پس ناگاہ اوس مین مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی مینے ایک مسلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب ٥ ع ٥ **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکھا جاوے اونپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** گچ کرنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس مین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہے اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہے اور مکروہ ہے

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار اور پامال نہوں اور پیشاب نکریں اوپر جو اوں آدمی کہا ہے بعض عالموں ہمارے نے کہ اسطرح مکروہ ہے لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہ پر اور اسیطرح مکروہ ہے پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام میت کا خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہے تا کہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ع ح **وعنه** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ **الْبَيْهَقِيُّ** فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤں تک روایت کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **وعن** الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اوٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پس کھڑے ہوئے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کے کہا مطلب راوی نے کہ کہا اوس شخص نے کہ خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی دونوں ہاتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسوقت کہ کھولا اون دونوں کو پھر اوٹھایا اوسکو پس رکھا اوسکو سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کے قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس اوسکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرے سے روایت کی یہہ ابوداؤد نے **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب جانے ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعونؓ بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ میں اول بھی مرے ہیں مہاجروں میں سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیمؑ صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہے ازہار میں کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑی جاوین اقربا ع ح **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں انکی کے یعنی حضرت ابوبکر و عمر کے پس کھولدیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بلکہ بلند بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کھولدیں یعنی یہہ قبریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تھیں اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اوٹھا کر اندر جاتے ح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِی اٰخِرِهٖ کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرُ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہدی گئی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد اونکے روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے کے یہہ کہ گویا ہمارے سرون پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے **ف** یہہ حدیث باب مایقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے اور وہ دراز ہی اس سے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِهٖ حَیًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسے کہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندہ کے ع ہ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِیْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے کہ کہا حاضر تھے ہم اوسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھین مین نے آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین پھر فرمایا کیا ہے تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے مین ہون فرمایا پس اوتر انکی قبر مین پس اوترے قبر مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کیا ہی تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نے یہہ بارادہ اسکے کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہین پس نہ کہا حضرت عثمان نے کہ نہین صحبت کی مینے یعنی پس معلوم ہوا کہ اونھون نے اپنی کسی لونڈی یا اور بیبی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نے یہہ اس لیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہے لیکن نکرنے مین ایکطرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابو طلحہ اجنبی نے جو اوتارا یہہ خصوصیات انکی سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے اوسکو کوئی سوا مردون کے اس لیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنے اوسکی کے پس جب جاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرین اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کے پھر اگر نہون ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہووے تو ترکر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانون سے پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نے کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچھہ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ع ہ ومولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ کہا اپنی بیٹے کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جسوقت کہ مرون مین پس نہ ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میرے کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کی بقدر اوس چیز کے

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہارے اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنے کے کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے فخر اور ریا کے اور تا خوشبو پھیلاوین اور اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان بعضے جنازون کے ساتھ اگر سوز یا لکھی جلاتے ہین یا مشعلین اور پنج شاخی بلاضرورت جلاتے ہین یا گگروا آگ لیے ساتھ ہوتے ہین منع ہے اور بسبب تمہارے یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قرات اور استغفار تمہارے کے چنانچہ حدیث ابی داؤد مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن سے کسی شخص کے تو کھڑے ہوتے اوسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اسکو ثابت رہنا سے کہ اب پوچھا جاتا ہے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهِ اِلٰى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمہارا پس بند رکھو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکی کے اور چاہیے کہ پڑہی جاوے نزدیک سر اوسکی کے ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکی کے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہے کہ موقوف ہے عبد اللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر نکرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے جلدی کرنے تجہیز میت مین جسوقت سے کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنی اسرعوا الخ تاکید ہے اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہے یعنی بیچ کے چال چلے نہ دوڑ کے اور نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک آور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہے طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنیوالے کو لیے یہہ ہے کہ عبرت پکڑے اور مردونکو لیے یہہ ہے کہ فائدہ اوٹھاوین اوسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑہے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہے ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑہے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پھر کہے کہ مینے گردانا ثواب و بخیر کا کہ پڑہے مینے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے تو ہونگے وے اموات شفیع اوسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکے نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مینے سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مینے اہل مقابر کو حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مینے قائم ہوئی قیامت کہا اونھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بھائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑہے سورہ یٰسین ہلکا کرتا ہے اللہ عذاب اون سے اور ہوتے ہین واسطے اوسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اوسمین ہین اور لکھا ہے سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ پہنچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم سے اگلے علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہنچتا ہے اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہے انتہی ع ہ پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین سیوطی نے کئی جواب اوسکے لکھکر پہنچنا عبادہ بدنی کا ثابت کیا ہے جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے ہ **وَعَنْ** اِبْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ **شعر** وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ

وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہ
طرف مکہ کی پھر دفن کئی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج کو لیی آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بھائی انکا تھی پس کہا اور تھی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی
آپس مین مدت مدید زمانہ سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود مدت تک ساتھ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکٹھی
پھر کہا حضرت عائشہ نی قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلیی کہ نقل کرنا مکان موت سی ممنوع
اور فضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نی دو بیتین پڑہین حسب حال اپنی بھائی کی فراق مین اور یہہ بیتین تمیم بن نویرہ نی کہین تھین بیچ مرثیہ
بھائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نی حضرت ابو بکر کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنی بیتون کی یہہ ہین کہ تمیم کہتا ہی کہ تھی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی
مدت مدید زمانہ سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنی تصرف مین رکھتا تھا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تھی مالک اور عقیل کم چالیس برس تک دونون
ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اونکو نعمان نی مارا اونکی قتل کا بھی قصہ عجیب ہی مقامات حریری مین مذکور ہی پس تمیم اپنی بھائی کی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور
محبت رکھنی والی رہتی تھی اور جدا نہتی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سی رکھتی تھی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی
مدت دراز سے کہتے تھی کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پھر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک
ایک رات بھی ساتھ نہ رہی تھی یعنی وہ مدت دراز آنی بودیا خوابی آور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اس لیی کہ حضرت نی لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون
قبرون کی کو ولیکن ازبسکہ تجھے مرتی ہوی ندیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کی ہووی ع ح **وَعَنْ** أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سعد کو جنازی مین سی سر کیطرف سی اور چھڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ سند ہی امام شافعی کی اور ہماری نزدیک معمول ہی ضرورت پر یا
بیان ہوا ہی پہلی مفصل بیان اسکا دوسری فصل بیچ حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ع ہ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک جنازی پر پھر آئی نزدیک قبر کے پس ڈالین اوسپر سر کیطرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اوسکو
روایت کی یہہ احمد نے **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہی تکیہ لگانے سے اس لیے کہ اس مین حقارت اوسکی لازم آتی ہی ع ح ہ +

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہی رونیکا میت پر **ف** رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کے جائز ہے مگر وہ یہہ ہی کہ چلاوی کر اور نوحہ
کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل ثنا اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہین
اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ نکرے اور یہہ جمع ہونا
خاص تیسری روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی حق یتیمون مین سے بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کے
مصنف نی سفر السعادت مین لکھا ہی کہ عادت نہ تھی کہ میت کی لیی سوای وقت نماز جنازہ کی جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر
اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اس لیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد

مین بیٹھین اور لوگ آوین تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین کرتے ہین نہ تھی اور بہت علما متاخرین کہتے ہین
کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھے دروازی گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی
بلکہ بعد دفن ہی فارغ ہوکر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد
حلقہ باندہکر قرآن پڑہنا مکروہ ہی حق فی الترجمۃ وشرح سفر السعادت **ف۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے
تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اوسکے مگر یہہ کہ ہو غائب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد
دفن کے اولی ہے دفن سے پہلے سے اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکھے اونمین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہی اور
مستحب ہے کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کو چھوٹونکو اور بڑونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کرے اوسکو مگر محرم
اوسکا اور مستحب ہی کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالی میت تیری کو اور درگذر کرے اوس سے اور ڈھانکے اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کرے
تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اوسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی
اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکے
ساتھ وقت مقرر کے ہے اور اگر کافر مرجاوے اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ ثواب تجکو اور اچھی دے
تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون
نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ
تیرے اور شہرون عجم کے بیچ جو رسم ہی کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون پر بہت بری رسم ہی اور بیٹھنا مصیبت کے لیے
تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہے اور مکروہ ہی مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ
سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا مونہہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور بکھیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا
زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہین مضائقہ یہہ کہ کھانا پکاکر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے
اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن کی عالمگیری **ف۳** جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہین اور خیمہ کھڑے کرتے ہین اور خوشبوئی
بانٹتے ہین اور مانند انکے یہہ سب امور بدعت اور بری اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہی کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کرلی ہی خوشبو لگانے
کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اتارنیکے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتے ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو ہی بلکہ اسلیے ہی
کہ اس عمل مین اسوقت مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کے یہہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور
مسکراوے نہین ہ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ
ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یُرْضٰی
رَبَّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار
کے اور وہ تھا انّا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اونکا اور سونگھا اونکو یعنی رکھی ناک اور مونہہ اونکے مونہہ پر جیسے کوئی

سونگھتا ہی۔ پھر گئی ہم اونکے پاس بعد اسکے یعنی بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع میں پس ہوئیں دونو آنکھیں حضرت کی کہ جاری ہوتی تھیں آنسو
پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوف نے اور تم بھی روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے پھر اوسکے بعد پھر روئے پھر فرمایا
تحقیق آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم
البتہ غمگین ہیں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو سیف کا نام براء تھا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تھیں حضرت ابراہیم کی اور
اونکے ہاں کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث میں
بیان ہوا اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے تھے آپ بھی روتے ہیں باوجود اس
بزرگی شان اور معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اوسکو مبتلا اس حال میں دیکھکر رحم آتا ہے یہہ رونا اوسکا ہے نہ کہ بسبب بیصبری کے جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل
غمگین ہے اس میں اشارہ ہے اسکی طرف جو غمگین نہووے پس سبب سنگدلی کے ہے اور جو روو ے نہیں پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس حال نبی کا غم کرنا اور رونا کامل تر
ہے نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس علی رضی کے کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اوسکا ۴ **وعن** أسامة بن زيد قال
أرسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم إليه أن ابنا لي قبض فأتنا فأرسل يقرئ السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما
أعطى وكل عنده بأجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فأرسلت إليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن
جبل وأبي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد
يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فإنما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه اور روایت
ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یعنی حضرت زینب نے کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہے پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے
اوسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لی اور اوسیکے لیے ہے جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکے ہلاک ہونے میں جزع فزع
نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہے اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر
کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوے حضرت اور
تھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اوٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنی حضرت
کی گود میں دیا لڑکا اسیکو اور روح اونکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگیں دونو آنکھیں حضرت کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا کے کیا ہے
یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہے پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے مگر رحمت کرنیوالوں پر روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر روتے ہیں پس آگاہ کیا حضرت نے اوسکو کہ رونا آنسوؤں
سے نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہے اور حرام جو ہے نوحہ ہے اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ۴ **وعن** عبد الله بن عمر قال اشتكى
سعد بن عبادة شكوى له فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وعبد الله
بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضي قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم
فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب
ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم وإن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه متفق عليه اور روایت ہے عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوے سعد بن عبادہ بیماری کہ کہ تھی اونکو یعنی اونکو معلوم نہیں کہ کیا بیمار تھے پس آئے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کرنیکو

ساتھہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کی پس جب گئے اونکے پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نے کیا
تحقیق مرگیا کہا صحابہ نے کہ نہین یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کے اوسپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نے رونا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھہ آنسو ون آنکھون کے اور ساتھہ غم کرنے دل کے ولیکن
عذاب کرتا ہے ساتھہ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہے یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگون اوسکے کے
اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اوسکے کے یعنی آواز بلند کرکر رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین
آویگی انشاء اللہ تعالی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ
ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعًا مانند نوحہ اور واویلا
کرنیکی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان ایکے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینکدے اور سر پیٹے اور بال نوچے ع
وعن اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ
یُحَدِّثُہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورت ام عبد اللہ نے کہ چلا کر روتی تھے پھر ہوش مین آئے ابو موسی پس
کہا کیا نہین جانتا تو نے اور حال یہہ کہ حدیث کرتے تھے اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس سے کہ منڈوائے بال
سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے اصل مسلم کے **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت
مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تھی مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے ان سے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ع **وعن** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَہُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ
وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ
وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت
مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے
اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنی کے کھڑی کی جاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اوسپر ہوگا
کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے اونکو آدمی اپنے
مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگون کی نسب مین یعنی عیب کرے لوگون کی نسب مین کہ فلانے کا باپ ایسا تھا فلانے کا دادا برا
تھا ان دونو چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنی بسبب اسلام کے اپنے
کو بزرگ جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے یعنی توقع مینہہ کی کرنی بسبب تارونکے یعنی فلانا
تارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہہ حرام ہے واجب یہہ ہے کہ کہے برسائی گئی ہم
پر بفضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرے مثلاً کہے جرات شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی بدبودار سیاہ تلخ ہے درخت ابہل سے کہ ہندی مین اوسکو ہوبیر کہتے ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہو کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر لیس گے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ع ج **وعن** انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کی کہ آواز سے روتی تھے ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنی نوحہ مت کر والا عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو سب مجھے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اوسکو کہ تحقیق یہہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازہ کے دربانون کو یعنی جیسے بادشاہونکی اور امیرون کی دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہنچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کسینے کہا ہو کہ دیکھ طرف اوس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اوس شخص کے کہ کہتا ہو اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہے کہ ابتدائی مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہو اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہے نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلا کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہے پکار کر رونا اور پیٹنا رخسار کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسی اور کام کرنے کہ دلالت بے صبری کرین ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نے کلام اللہ مین فرمایا ہو وان منکم الا واردہا تقدیر اوسکی یون ہے وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سے قسم ہے خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کیجاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اوسپر کھڑا ہوگا اور سب اوسپر سے گذرینگے بد ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہو جاوے یعنی فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہو ویگا اس قسم کو سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہین پاونیکا عرب کہا کرتے ہین کہ یہہ کام کیا مینے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکے عہدہ سوگند سے برآون اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہے ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحدکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وفی روایۃ لہما ثلثۃ لم یبلغوا الحنث اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے اون مین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنی فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ کیجیو فرمایا حضرتؐ نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہو روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہو کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچے ہون

حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور یاد مین سے گے **ف** چاہے ثواب یعنی تو خدا کرے اور بیٹھے نہین صبر کر کر رضای الٰہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلے ہی داخل ہوگے بلا عذاب سبب صبر کے یا شفاعت کرنے اونکی سے کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہے کہ او سوقت دو ہی گئی ہو دو کی سبب توجہ حضرت کو در گاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اس لیے لگائی کہ چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہے اور اونکو مرنیکا رنج بہت ہوتا ہے اور لڑکے تابع اور ملحق انکے ہوتے ہین بخلاف بڑے ہونے کے ع + ح

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالٰی نہین واسطے بندے مومن میرے کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اوسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنی صبر کرے مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پیارے اوسکے کو یعنی فرزند یا باپ یا سوا انکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہے اونکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سے اور راضی ہونا اوسکا سب سے افضل ہے ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت رو رو کے بیان کر کر بھلائیان میت کی اور بعضون نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والے یعنی جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اوسپر ع

وعن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہے مومن کے لیے یعنی مومن کامل کے لیے کہ اگر پہنچے اوسکو نیکی حمد کرتا ہے اللہ کو اور شکر کرتا ہے اور اگر پہنچے اوسکو مصیبت حمد کرتا ہے اللہ کو اور صبر کرتا ہے پس مومن ثواب دیا جاتا ہے بیچ ہر کام اپنی کے یعنی صبر و شکر و غیرہا کے یہانتک کہ بیچ لقمہ کے کہ اوٹھا کر دے اوسکو بیچ موتھہ بیوی اپنی کے روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہے پس بیوی کے موتھہ مین نوالہ دینے مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکا ادا کرنے کے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ح

وعن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہے کہ اوترتی ہے اوس سے روزی اوسکی پس جب مرتا ہے روتے ہین دونون دروازے اوسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالٰی کے سے پس رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہہ لکھنے اعمال کی لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اوترتا ہے اور پہنچتا ہے جسکو مقدر ہے پس جب مرتا ہے تو دونو دروازے روتے ہین اس لیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اوترتا تھا کہ وہ ممد ہے

عمل نیک پر اور اب محروم ہوسے اس سعادت سے اور یہہ بات سمجھی جاتی ہے آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اوس مین کافرون کے حق مین فرمایا ہے کہ نہ رویا اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمان پر روتے ہین ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہون واسطے اوسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے امت میری مین سے داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اون دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند آپ کی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہے اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اوسکے ایک بھی فرزند امت آپکی سے یعنی تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** فرط اوسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہے اور مراد یہان سوای فرط اخیر کے وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اوسکو فرط اس لیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہے ماباپ کے لیے یعنی شفاعت کرکے جنت مین لیجاویگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتونکا پوچھنے کی حضرت نے اس لقب جامع فضائل و کمالات سے حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اس لیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہے پس میرا اوٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکو حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہوہی نہین سکتی ع ح **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابع دارون اوسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اوسکا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندہ میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالی بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بہشت مین اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** اوس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے مین حمد و تسلیم کی کہ مصیبت مین کی تھی ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ ابْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے ہے مانند ثواب اوسکی کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کی سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعض محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف

ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہو خواہ کسیکی مرگی مصیبت مین گرفتار ہوا ہو سوا اسکے ہین جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہے
اور تسلی دیتا ہو خواہ اوسکے پاس جا کر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے
اسلیے کہ یہہ باعث ہوا ہی صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو بھی ثواب مانند کرنیوالا اوسکی کے ہوتا ہی اور موقوف
ہی ابن مسعود پر لیکن بحکم مرفوع مین ہے اور قوت دیتا ہے اوسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الاکساہ اللہ من حلل
الکرامۃ یوم القیامۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت
کے سند اسکی ضعیف ہے ع **وعن** ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا
فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص تسلی دے اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی **وعن** عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر
طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ
آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ
باز رکھتی ہے اونکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث مین دلیل
ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایون کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل بیت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات دن
اور بعضون نے کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اوس کھانیکو
اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہین اوسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پھر جب پکایا جاوے اہل بیت کے لیے کھانا تو سنت ہے
کہ بہت کہین اونکو کھانیکے لیے تا ضعیف نہوویں اونکو بسبب کھانیکے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہہ کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنیوالیون
کے سخت حرام ہے اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کھانیکا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت
ہوا ہی جریر رض سے کہ گنتے تھے ہم اوسکو نیاحہ سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے
کھانا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہہ جب ہے کہ نہو مال یتیم یا غائب کا سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہے
بلا خلاف ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **وعن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انھا قالت سمعت عائشۃ وذکر لھا ان عبد اللہ بن عمر
یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او
اخطأ انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یہودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا وانھا
لتعذب فی قبرھا متفق علیہ اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مینے حضرت عائشہ سے اور اس حال مین کہ ذکر
کیا گیا واسطے اونکے یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے اوسپر کہتی تھین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو

کہ کنیت ہی عبداللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرت سی سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تھا
یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوا اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی کہ رویا جاتا تھا اوسپر پس فرمایا
تحقیق اہل اوسکے روتے ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہو اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یغفر اللہ یہہ کلمہ ہی ان لوگون مین کوئی ایک بات کہنی مین خطا کرتا ہے
اور وہ عذاب کیجاتی ہے قبر مین پس حضرت نے خاص اوس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اوسیکے حکم مین ہین اور اوسکے لیے بھی
یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اونکے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہے اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافر کا ہوتا ہے
اور یہہ روتے ہین اور اوسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نے اوس عورت کو
بسبب کفر فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمر سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا
جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہہ
ثابت ہوئی ہی ساتھہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر سے اور اوروں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان ہی اور اسمین جو
علما نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ
عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا
بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ
قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ
دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ
فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ
وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکے مین اور حاضر
ہوئے اوسکے لیے ابن عمر اور ابن عباس بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اون دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کی
کہ وہ سامنے تھے اونکے کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھہ آواز اور نوحہ کے اس لیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق تھے حضرت عمر کہتے
تھے کچھہ اسمین سے یعنی اس مین عام رونا منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتے تھے کہ جو ساتھہ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے
پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پھرا مین ساتھہ حضرت عمر کے مکہ سے یہانتک کے جسوقت پہنچے ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ
اور مدینہ کی پس ناگہان عمر ملے ساتھہ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجکو جا تو مین دیکھہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس ناگہ وہ

صہیب یعنی ہمیرہ تھا اور اوسکو ہمراہی تھے کہا ابن عباس نے پس خبر پہنچائی مینے اونکو پس کہا عمر نے بلا اوسکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا
چلو اور ملو امیر المومنین عمر سے پس جب زخمی کیے گئے عمر داخل ہوے صہیب روتے ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نے ای
صہیب کیا روتا ہی تو مجھپر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنیکے اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ
البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب بعض رونے اہل اوسکی کے اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات
ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینے یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کرے اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث
فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے
ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اوٹھاتا کوئی
اوٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکے مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمر نے
کچھہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** زخمی کیے گئے عمر یعنی جب برچھہ مین آئے اور زخمی ہوے محراب مسجد مین اور اونکو گھر مین اوٹھا لائے
اور لوگ خبر کو گئے تو اون مین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہہ کہکر ای بھائی میرے ای صاحب میرے تو اس سے کوئی یہہ سمجھے کہ یہہ نوحہ ہوا اس لیے کہ
نوحہ وہ ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ہو اور یہہ ایسا نہ تھا اور اوسکو بھی حضرت عمر نے منع فرمایا احتیاطا تاکہ مین حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت
عائشہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہے کہ جو عمر سمجھے اس امر کہ حدیث سمجھی ہی بشبہہ اختلاف تعیین مراد مین ہی عمر اور ابن عمر
کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونیکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کے حق مین ہے اور وہ عذاب مین ہی روین یا نہ روین
ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھہ نوحہ کے بلکہ بعضی وصیت
کرجاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ازان دلیل پکڑے حضرت عائشہ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ساتھ اس آیت کے ولاتزر و
آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہو میت پر کیون لکھا جاویگا اور کیون عذاب کیا جاویگا اوسکو بسبب اوسکے اگر ابن عباس نے
بھی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو
عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکو اعتراض وارد ہوتا ہی کیونکہ تو سب فعال بندون کو اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہے
اور پھر اوسپر ثواب عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور
تمسخر کے ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتی ہین ثواب پایا جاتا ہی اونپر آدمی اور کبھی برے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر
پس ابن عباس کا قول جب ہوگا کہ ہنسنا اور رونا اختیاری ہون اور جب اختیاری ہون گی ثواب عذاب مین دخل ہی اور چپ رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو
منکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونھون نے یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسیکہ شان اہل عرفان کی ہی ح **وعن** عائشۃ قالت
لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب
تعنی شق الباب فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینہاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ
فقال انھھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم
اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء متفق
علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر ماری جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کے اور ابن رواحہ کے کہ غزوہ موتہ

مین شہید ہوئے تھے یعنی مسجد مین بیٹھا جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکھتے تھے سوراخ دروازے کے سے یعنی درز کی
دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتے ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا
حضرت نے اوسکو یہہ کہ منع کرے اونکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اوسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر اونکو پھر آیا
حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یا رسول اللہ پس
گمان کیا حضرت عائشہ نے یہہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال اونکے مونھہ مین مٹی پس کہا مینے یعنی عائشہ نے اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ
ناک تیری نہین بجالاتا جو کچھ کہ حکم کیے تنے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانے سے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈال اونکے مونھہ مین مٹی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اونکو بحال خود واسطے نہ نفع دینے
نصیحت کے اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا
اس لیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کے ہین
اور باز نہین رہتین منع کرنیسے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا نہوتی ع **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ
قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ اَنْ
تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطٰنَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ
فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا جبکہ مرے ابوسلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مینے کہ ابوسلمہ
تھے مسافر بیچ زمین مسافرت کے البتہ روونگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا رونی کہ کوئی نہین رویا پس تھی
مین تحقیق تیاری کی رونیکی اوپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنی رونے مین پس سامنے تئے اوسکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نے اوس گھر مین سے دو بار پس بند
رہی مین رونے سے پس روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تھا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور
مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہو گا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہہ ہے کہ ایکبار
جسوقت کہ مسلمان ہوے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے باسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرت مکے سے طرف حبشہ کی اور
دوسری بار جبکہ وہان سے ہجرت کر کر مدینہ مین داخل ہوے ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ
فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ
زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس
شروع کیا بہن اونکی عمرہ نے رونا اور یہہ کہنا اے پہاڑ افسوس ہے ایسی اور ایسی گنتی تھی اوپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نے جسوقت کہ
ہوش مین آئی یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھہ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی ہے یعنی اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون
تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھہ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہے یہہ بخاری نے
ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایکدفعہ بیمار ہوئے قریب مرگ کے پہنچے اوس مرض مین بیہوش ہوئے اگرچہ مرے نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئے غزوہ موتہ مین
وعن اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ

وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوُ ذٰلِكَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مری پس کھڑا ہو رونیوالا اونمین سے اور کہے ہاے پہاڑ اور ہاے سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ کلی مارتے ہین اوسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہے یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اوسکی کے اوپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنے پر ہے مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ ذلک کی نہین بہر حال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سبب عذاب ہوتا ہے اور یہی راے عمر اور ابن عمر کی بھی ہے دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہہ کہ سب واسطے حال کے ہے یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہے حالت رونے اونکے مین اوپر اور عذاب سبب گناہون اوسکی کے ہوتا ہے نہ بسبب رونے اونکے چوتھا یہہ کہ خاص ہے یہہ کافر کے حق مین ہے اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھہ اوسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکا اور یہی مذہب بخاری کا ہے اور چھٹا یہہ کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ وصیت کر جاوے ساتھہ اسکے یعنی جو کہہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اس سبب سے کہ یہہ اوسی کا فعل ہے اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ نہ وصیت کرے ساتھہ ترک اسکے پس ہوگی وصیت اسکی ترک نوحہ کی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہہ آٹھوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب اون باتون کے کہ بیان کرکے روتے ہین اہل اوسکے اوپر اور وہ ہون بری شرعا جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت اے بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور اے یتیم کرنیوالے اولاد کی اور اے خراب کرنیوالے گھرون کی نوان یہہ کہ مراد ساتھہ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہے اوسکو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیان کرتے ہین اہل اوسکی جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد ساتھہ عذاب کے یہہ ہے کہ رنج ہوتا ہے میت کو بسبب رونے اہل اوسکی کے اوپر جیسے کہ رنج ہوتا ہے بسبب بدی اور گناہون اونکی کے اور خوشی ہوتی ہے بسبب نیکی اور اچھے اعمال کے اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھہ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر ورنہ محمول ہوگا رنج اوٹھانے پر برابر ہے کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہے اسمین کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس آیت مین ولا تزر وازرة وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام اونکا صریح مذکور ہے پس جمع ہوئین عورتین روتی تھین اوسپر پس کھڑے ہوے حضرت عمر منع کرتے اونکو یعنی اقربا کو اور ہانکتے مار کر اونکو یعنی اجنبیون کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر کس واسطے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنیکا نزدیک ہے روایت کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** [illegible] وہ عورتین کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا اونکو حضرت عمر نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھ کر نوحہ جو منع ہے شرع مین وہ کرنے لگین پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس رونے لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے مارنا اونکو ساتھ کوڑی اپنی کے پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتونکو دور رکھو اپنی کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہین اوسکو یہہ چیزین اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہہ احمد نے **ف** جو ہو ہاتھ سے یعنی مونھہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنا اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتین کہنین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سے ہے یعنی اوسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزونکو ع

وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کہ کہا جب مرے حسن بیٹے حسن بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت اونکی نے خیمہ اونکی قبر پر برس بھر پھر اوٹھا لیا پھر سنا آواز کرنیوالے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اوسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے **ف** خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہہ ہے کہ خیمہ اونھون نے کھڑا کیا اس لیے کہ جمع ہون دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے ع ح

وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین اور ابی برزہ سے کہ کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصونکو کہ پھینک دین تھین اونھون نے اپنی چادرین چلتی تھی کرتون مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مینے یہہ کہ بددعا کرون تم پر ایسی بددعا کہ پھر و تم طرف گھرون اپنی کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لے لیں اون شخصون نے اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین بری برتنے پر ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اوس جنازہ کے کہ اوسکے ساتھ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** جنازہ کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب اتباع ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب اوس فعل بد کے ترک کرے اوسکو ح ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ ابْنٌ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا میں اوسپر کیا سنی تم نے دوست اپنے سے یعنی آنحضرت سے رحمتین ہوں اللہ کی اون پر اور سلام اللہ کا اون پر کوئی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی طرف سے یعنی جو کہ جنس اولاد سے چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچہ کام آوین گی کہا ابو ہریرہ نے کہ ہان سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹی لڑکی مسلمانون کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اوسکے کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم و احمد نے اور لفظ اونکے واسطے احمد کے **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہے دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی مین غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اوسکو ہندی مین چلا وا کہتے ہین اور دعموص اوس شخص کو بھی کہتے ہین جو دخیل ہوتا ہے بیچ امور بادشاہون اور امراء کے یعنی یہہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جاتے ہین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانے سے جیسکہ لڑکے دنیا کے نہین روکے جاتے کسی کے گھر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا اون سے اور یہان ذکر باپ ہی کا کیا اس لیے کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور مان کو بھی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونو مذکور ہوئے ہین ع ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلٰثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَيْنِ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے پھر مند ہوئے مرد ساتھہ حدیثون آپکی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایکدن کہ آنکر حاضر ہون ہم آپکے پاس اوس دن مین تا سکھلاوین ہمکو اوس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن مین اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنی مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی ہین یعنی آگے کی جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا اونکو اوس چیز سے کہ سکھلایا اونکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے نہ بھیجے ہون اپنی اولاد سے تین یعنی لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے اوسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے اونمین سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہون پس دو بار کہی اوسنے یہہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی مان اور باپ کہ مرین اون دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتھہ فضل رحمت اپنی کے اون دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا یا ایک پھے

پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اوسکی اوسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے ف ساتھ آنول نال کے یہہ اشارہ ہے طرف علاقے کے کہ درمیان اوسکے اور ماں اوسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسی کے ہو جائیگی کہ کھینچیگا ساتھ اوسکے اوسکو طرف بہشت کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے اوسکا کیا کچھ ثواب ہوگا۔ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَۃً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَہٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلے مرے ہوں اسکو مرنے سے ہونگے واسطے اوسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجے بیٹے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہے سردار قاریوں کے آگے بھیجا مینے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** قُرَّۃَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ ابْنٌ لَّہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اُحِبُّہٗ فَفَقَدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَّہٗ یَنْتَظِرُکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ خَاصَّۃً اَمْ لِکُلِّنَا قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ مزنی سے یہہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکے ساتھ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اوسکو یعنی بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اوسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پھر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اوسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اوسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازہ پر دروازون بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنی جنت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْہِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنی سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچہ جھگڑنیوالے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا اونکو ساتھ آنول نال اپنی کے یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت میں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی بلا

...عمدہ چیز کے نہیں راضی ہوتا مین تیرے لیے ثواب کا سواے بہشت کے یعنی اوسکے بدلے مین بہشت ہی مین داخل کرونگا روایت کی ہیہ ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہنچا اوسکو کوئی مصیبت پھر یاد کرین وسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کردیتا ہے یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اوسکے ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کے جسدن پہنچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اوسپر روایت کی ہیہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اس لیے کہ ہیہ بھی مصیبتون سے ہی **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بھی ہیہ پڑہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہی حضرت نے ہیہ آیت وقت چراغ گل ہونیکے ع **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ام درداء سے کہ کہا سنا مینے ابودرداء سے کہ کہتے تھے سنا مینے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہنچے گی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھین گے اور صبر کرینگے اور حال یہہ کہ نہین ہے بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری و عقل کہ کسبی ہین پاکامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطے اونکے حال آنکہ نہ بردباری ہی اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اونکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سے صلحا حضرت کی امت کے ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہین گی اور باوجود اسکے صبر کرین گے اور امیدوار ثواب کے رہین گے یعنی یہہ دو صفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکے جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے اونکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نے عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہین گے فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم انکے پاس سے بلاکسب دونگا کہ بسبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہین گے ع

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرون کے یعنی فضائل اور آداب مقصود اوسکی کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تھا مین تمکو کھانے گوشت قربانی
کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع کیا تھا سے پینے تمکو نبیذ کے مگر بیچ مشک کے پس پیو بیچ سب برتنون کے
اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** منع کیا تھا مین تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے
کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر کرین کہ باعث کفر کے ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت
قبرون کی مستحب ہے سب علماء کے نزدیک اس لیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہے اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہے اور اور بہت
فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور بیہقی ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف
لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے اونکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا عورتون
کے حق مین نہی باقی ہے یا اونکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوا حضرت کی مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہہ
مسئلہ باب مواضع الصلوة مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا
گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہے پس اسکے
لیے تو کافی ہے دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون اونکے کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہے ہر مسلمان کے لیے اور تیسری
برکت حاصل کرنیکے لیے ہے پس وہ زیارت اچھے لوگونکی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین آن گنت اور چوتھی واسطے
ادا حق دوست اور قرابتی کی ہے جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کرے مان باپکی یا ایککی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند
حج کے اور پانچوین مہربانی اور انس کے لیے ہوتی ہے جیسیکہ آیا ہے حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنی کے اور سلام کرتا ہے
اوسپر تو وہ پہچانتا ہے اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور آداب زیارت کے یہہ ہین کہ مونھہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرکے سامنے میت کے
مونھہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھہ نہ لگاوے اور چومے نہین اوسکو اور جھکے نہین اور مونھہ خاک پر نہ ملے کہ یہہ عادت
نصاری کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کے پڑہے سورہ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اوسکا
میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہے اور دنون سے خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ
مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم وادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ
پہچانتا ہے اوس مین زیارت کرنیوالے کو اور دنوان سے اور مکروہ ہی روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہی کہ پڑھ دیا جاوے میت کی
طرف سے بعد مرنیکے سات دن تک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت باقی
کی ہر کوئی نرکھتا تھا اس لیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمادیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو بانٹ دیا
کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالی نے لوگون پر اور احتیاج اونکو نرہے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے
نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہہ حلال ہے جب تک کہ نشہ کرنیوالی نہووے پس حضرت
نے ابتدا اسلام مین فرمادیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اس لیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اوس مین جلدی گرم ہوکر نشہ کرنیوالی نہین
ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ الا کھی باسنون وغیرہ مین نرکھی جاوے اس لیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی
متغیر ہوکر نشا کرنیوالی ہوجاتی ہے اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ

پھر نشہ کی چیز پینے لگیں بعد اوس کے امر حرمت شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سے لازم ہوا احتمال اوسکے ارتکاب کا تو ہا ہر باسن مین پینے کے لیے
اجازت فرمادی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہنچے جیسیکہ فرمایا و لاتشربوا مسکرا یعنی نہ پیو کوئی نشہ کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا
کرنیوالی سے نہ باسن ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ
فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ
فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رلایا
اون لوگونکو کہ گرد اونکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مینے پروردگار اپنے سے اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطے اوسکے پس نہ اذن دیا گیا مجھے
لیے اور پروانگی مانگی تھی مینے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر اونکی سو پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون
کی اس لیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت کی ماں کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھہ برس کے ہوئے
تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اپنے ننھیال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہ کا ہے
پہنچین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچے تو روئے اونکی جدائی پر اور رلایا اونکو کہ گرد حضرت کے
تھے یعنی حضرت اتنا روئے کہ رونے لوگون میں بھی تاثیر کی حضرت کو رونے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کا فر مرین مذہب
متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پھر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے دین پر تھی یا اونکو دعوت اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تھی اوسمین مری یا بعد زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے اونکو حضرت کی دعا
سے پھر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کے زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہے لیکن ساتھہ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کیے ہے اوسکی یہہ بات
گویا متقدمین سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے
ہین اور اسکو دلیلون سے ثابت کیا ہے اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھہ لے اور صحیح یہہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے
ع ح و مولانا **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا
اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے بریدہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرون کے کہین سلام ہے تمپر اے گھر والو مومنون مین سے
اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتھہ تمہارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت
یعنی خلاصی مکروہات سے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** قبرون کی جگہ کو حضرت نے گھر فرمایا اس لیے کہ رہتے ہین مردے اونمین مانند زندون کے گھرون مین
اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہے من المومنین کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ
یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوئے اونپر ساتھہ منہہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہے تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو اور
تمکو اور تم پہلے پہنچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** متوجہ ہوئے اونپر ساتھہ
منہہ اپنے کے اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہہ کہ ہو منہہ سامنے منہہ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسیطرح سے

اور اسی پر عمل ہے تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کے کہ اونھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منھہ کرے اور کہا اسطرح نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کے ہی حالت حیات اوسکی مین منھہ کرے سامنے منھہ اوسکے کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اوس سے بیٹھتا تھا دور بسبب عزت اوسکی کے عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اوس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اوس سے حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹھے قریب اوسکے جب زیارت کرے اوسکی اور جب زیارت کرے پڑہے سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اوسکے لیے اور نہ ہاتھہ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اوسپر اس لیے کہ یہہ عادت نصاری کی سے ہی ع۔ مراد عظیم القدر سے یہہ ہے کہ وہ یا تو ناتی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے۔ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہی تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس جیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب وعذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھہ تمہارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** بقیع نام ایک جگہہ کا ہی باہر مدینہ کے کہ اوس مین قبرین مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کی کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھی اس لیے اوسکو بقیع غرقد کہا ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکھتی تھے اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہ سلام ہو اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھہ تمہارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہہ مسلم نے **ف** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اوسکو دنیا مین پھر سلام کرے اوسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اوسکو اور جواب دیتا ہی اوسکو سلام کا ع **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اون مین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اور لکھا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتھہ ماں باپ کے روایت کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے +

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا مینے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ جب انجام کار یہہ ہی تو اس مین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی

آخرت کو۔ سواے اس عالم کے ایک عالم اور ہے کہ وہان جانا ہے اسی سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سے دیکھو اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا
لذتون کا ہے اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُرَخِّصَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ
لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون
بہت زیارت کرنے والیون قبرونکی کو روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے
اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی
داخل ہوی بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالمون نے سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے
واسطے کم صبر کرنے انکی کے اور بہت جزع فزع کرنے اون کی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ
الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا
دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین
کہ اوس مین مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابوبکر رض بھی مدفون تھے اوس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنی اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنی
چادر اور کہتی ہین یعنی اپنے دل مین سواے اسکے نہین شان یہہ ہے کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنی حضرت اور باپ میرے یعنی ابوبکر اور دونو
اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اونکے یعنی اوس مکان مین پس قسم ہے اللہ کی نہین داخل ہوتی مین گھر مین مگر مین باندھی
ہوئی ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہہ احمد نے **ف** اس مین دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت
کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اوسکی کے حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندون
مین آگ یا پانون رکھون تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے پانون میرا محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی
قبر پر اور برابر ہے میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا
نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرہ پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اوسکو کہ اوتر کر
پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسیکہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوی کتاب الصلوۃ فضل و کرم
خدا تعالی کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح

کتابُ الزکوۃ

کتاب ہے
بیچ بیان زکوۃ کے **ف** زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی
ہے زکوۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اس
زکوۃ اسی لیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کے یعنی فقراء کے اوس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور
پاک ہوتا ہے وہ گناہون سے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اس لیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا
واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا
اشد گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک کہ گنہگار

ہوتا ہو اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہے یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہے نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی
التہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تک اوسکی ملک مین ہو اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو
خواہ حقیقۃ ہو خواہ تقدیرا اور ملکیت کامل ہو اوس مین پس نہین واجب ہے کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ اوس مالک نصاب پر
کہ برس گذرے اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینی آویگی اس لیے کہ یہہ بھی ساری ہو سال کو حکم مین
ہی اور نہین فرض ہے زکوۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہنچے حد نصاب کو واجب ہوگی اوس مین زکوۃ
اور قرض مین یہہ بھی قید ہی کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اوسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوۃ
کا نہین اس لیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہو اللہ تعالی کی طرف سے
بھی مانع ہے وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہے مال ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے
لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر
عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہے کہ دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور یہ مذہب معتمد
کا اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے
اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃ بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے
والا نہین اس لیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ
صاحبین کے نزدیک ہی اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہہ اختلاف درمیان انکے مہر
معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کی جاتی ہے غنیہ اتفاقا اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے
گھر ہی رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے
اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلا اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اوس مین رہنے لگا زکوۃ اوس مین نہین واجب
اور اگر مکان نیت تجارت سے لیا اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اوس مین زکوۃ واجب ہی اسیطرح اور چیزونکو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام
وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اونمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ اون مین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہہ ہے
کہ مالک ہو اصل اوس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اس لیے کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا اور مال ضمار مین بھی
زکوۃ نہین اس لیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہی اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتے ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی
قسم پر ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اوسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھی وہ کہ
کوئی غصب کر لے اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹو وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر
پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اوس مین زکوۃ پچھلے دنون کی نہین ہے بخلاف اوس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا
وہ جب نکلیگا تو پچھلے دنون کی زکوۃ دیوےگا اور بخلاف اوس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار
کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکے اور یا قاضی جانتا ہو اس مین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدل مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان
حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھے دس روپیہ سیدہی کل کی یا ڈیڑھ کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوۃ دے اور جو قرض کہ بدل مال تجارت کے نہو

جب پایا جاوے کہ جنون
رہا ساری سال اور جب
اگر افاقت ہوگئی بیچ
سال مین بعد ملک نصاب
کے اول سال مین یا
آخر سال مین تو حکم ہو یہہ
یا بیستلزم ہوئی بیکو
زکوۃ یہہ ظاہر روایت ہے
اور یہی صحیح ہے لیکن
یہہ حکم جنون عارضی
مین ہو کہ مجنون ہو بعد
بالغ ہونیکے اور اصلی مین
کہ بالغ ہو حالت جنون
مین پس نزدیک ابی حنیفہ
کے اعتبار کیا جاویگا
ابتداء سال وقت افاقت
سے اور ایسی ہی صبی کا
جس وقت کہ بالغ ہو اعتبار
کیا جاویگا ابتدا سال
وقت بالغ ہونیکا اسکے
۱۲ عالمگیری
وکذلک المرتبۃ توجلا
کان او معجلا لا نہ مرتبۃ لیست
کذا فی محیط السرخسی
وہو الصحیح علی ظاہر المذہب
۱۲ عالمگیری

جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے یا غلام خدمت کا یا مکان گھر رہنے کا اور انکا مول لینیوالے کے ذمہ قرض رہا ہو ایسے مین جب زکوٰۃ پچھلے دنون
کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑہے باون روپے سکہ کلدار کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلے اوس چیز
کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کہ اوس مین جب زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس اوسپر
گذر جاوے یعنی پچھلی زکوٰۃ نہین دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیویگا اور یہ حکم اوسکے لیے ہے کہ پہلے سے صاحب
نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اوسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال استفادہ کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ
دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوٰۃ کی یہ ہے کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوٰۃ نکالے مال
مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال للہ دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب
کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہے اوسکی زکوٰۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہوجاویگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوسکی
بھی نہین ادا ہونیکی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت
لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہے اوس مین زکوٰۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی
تو تجارت کا نہین ہوجاتا جبتک بیچے نہین جب بیچیگا تو اوسکی مول مین زکوٰۃ دینی آویگی اور نصاب کہتے ہین زکوٰۃ اوسقدر مال کو کہتے ہین کہ
اوس مین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سب کے نصاب مین
حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیرنامی یعنی بڑھنیوالی اور نہ بڑھنیوالی پھر نامی دو قسم ہے حقیقی اور تقدیری
حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین
لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیرنامی جیسے مکان اور اسباب سوای حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض
ہوتی ہے اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے
اور غیرنامی پر زکوٰۃ دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی
کا کرنا واجب ہوتا ہے ع ح۔ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتٰبٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ
وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ
فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہانکا کرکر اور فرمایا تحقیق تو
جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاریٰ کے پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے
ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے اونکو کہ اللہ نے فرض کیں ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا اونھون نے اسکو
پس خبردار کر اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اونپر زکوٰۃ لیجاویگی اونکے غنیون سے ... ہے کہ مالک نصاب ہین اور دیجاویگی اونکے فقیرون کو پھر اگر
مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال ... اچھا مال ... کہ مال کو تین حصہ کر اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ مین بیچ کا

مال لیجیو اور بچ تو بد دعا مظلوم کے سے یعنی زکوۃ کے لینے مین اور اچھی چیزون مین یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اوسپر یا ایذا نہ دی اوسکو زبان سے
تاکہ بد دعا نہ کرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
اہل کتاب کے پاس ہان مشرک اور ذمی بھی تھے لیکن غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اس سبب سے انہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کی لیکن یہہ جب ہو کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہنچ جاوے
اونکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ع- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ
ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى
بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہے مگر جب ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے آگ کے
یعنی تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوین گے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوین گے بیچ
آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنی بدن سے
اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوین گے یعنی جبکہ ٹھنڈی ہو جاوین گے تو آگ مین ڈالے جاوین گے گرم کرنیکے لیے اور نکالکر پھر داغ دین گے
ہمیشہ یون ہین کرتے رہین گے اوس دن مین کہ ہے مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی
یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کے ف مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون
کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکے کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر
اوسکے ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اسکے اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اوسکے ذمہ
اور گناہ ہوگا سوائے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اس مین اشارہ
ہے طرف اسکی کہ زکوۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ع قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ
مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا
فَصِيْلًا وَاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہے اور
اونٹون کا کیا حکم ہے یعنی اونکی زکوۃ نہ دے تو کیا عذاب ہے گا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اون مین سے حق اونکا یعنی زکوۃ
نہ دی اور بعضے حق اونکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے اونکی کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہہ کے بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ
کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اوس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اون مین
سے ایک بچہ اونٹ کو یعنی سب اونٹ اوسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہونگے اون کے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے
تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اوسکو ساتھ پانون اپنی کے اور کاٹین گے اوسکو ساتھ دانتون اپنی کے جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت
لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت یعنی اسیطرح سے چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی پھلی کی اوس دن مین کہ ہے مقدار

اوسکی پچاس ہزار برس کی ہے یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف دوزخ کے **ف** دودھ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹونکو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اونکو دودہ دوہکر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوۃ ہے لیکن منجملہ حقوق اونکے سے حق مستحب یہہ بھی ہے کہ جسدن اونٹ پانی پینے کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوے پس یہہ بھی مستحب لیکن ازراہ مروت اور اداے شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھا ہے اس لیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہوگا — ح

قیل یا رسول اللّٰہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقرٍ ولا غنمٍ لا یؤدی منها حقها الا اذا کان یوم القیمة بطح لها بقاعٍ قرقرٍ لا یفقد منها شیئًا لیس فیها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطأه باظلافها کلما مر علیه اولها رد علیه اخرها فی یومٍ کان مقداره خمسین الف سنةٍ حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة واما الی النار کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکریکا کہ نہ ادا کرے اونسے حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اون مین سے کچھ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری گائین کہ مڑی ہون سینگ اونکے اور نہ منڈے اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبھون کے سینگ سلامت ہونگی تا خوب سینگ مارین مارین گی اوسکو ساتھ سینگون اپنی کے اور کچلین گے اوسکو ساتھ کھرون اپنی کے جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت اوسدن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برسکی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کے

قیل یا رسول اللّٰہ فالخیل قال فالخیل ثلثة ھی لرجلٍ وزرٌ وھی لرجلٍ سترٌ وھی لرجلٍ اجرٌ فاما التی ھی له وزرٌ فرجلٌ ربطها ریاءً وفخرًا ونواءً علی اهل الاسلام فهی له وزرٌ واما التی ھی له سترٌ فرجلٌ ربطها فی سبیل اللّٰه ثم لم ینس حق اللّٰه فی ظهورها ولا رقابها فهی له سترٌ واما التی ھی له اجرٌ فرجلٌ ربطها فی سبیل اللّٰه لاهل الاسلام فی مرجٍ وروضةٍ فما اکلت من ذلک المرج او الروضة من شیءٍ الا کتب له عدد ما اکلت حسناتٌ وکتب له عدد اروائها وابوالها حسناتٌ ولا تقطع طولها فاستنت شرفًا او شرفین الا کتب اللّٰه له عدد اثارها واروائها حسناتٍ ولا مر بها صاحبها علی نهرٍ فشربت منه ولا یرید ان یسقیها الا کتب اللّٰه له عدد ما شربت حسناتٍ کہا گیا یا رسول اللّٰہ کیا حکم ہے گھوڑونکا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کو سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اوسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس یہہ گھوڑے اوسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اونکی کے اور نہ گردنون اونکی کے پس گھوڑے اوسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزی کے پس نہین کھاتے ہین اوس چراگاہ سے یا سبزی سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کے کہ کھائی یعنی گھانس وغیرہ اور لکھی جاتے ہین اوسکے لیے مقدار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اس لیے کہ یہہ چیزین بھی اوسکی باعث زندگی کے ہین اور نہین توڑتی وہ گھوڑے سی یعنی رسی بند اپنی کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکے کے اور لید اونکی کو یعنی اوس حالت مین

اوسکو کوئی مالک اوسکا نہر پر پس پیوین اوس سے اور نہین ارادہ کرتا تھا کہ پلاوے اونکو مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے

نیکیان بموافق گنتی اوس چیز کے کہ پیا **ف** یعنی وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اوسکی کے پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہے کہ پس اگر قصد

کرکر پلاویگا کیا کچہ ثواب پاویگا آور اوپر جو فرمایا پس گھوڑے کے لیے اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچہ حال ہر حق

واجب گھوڑون کا بلکہ پوچہ وہ بھی اور جو کچہ کہ پہنچتا ہے نفع اور ضرر اونکو پالنے والے کو اور بیان کے تین آدمی کے لیے پردہ کہ اون سے پردہ آدمی کا

ڈھکا رہتا ہے لوگ نہین جانتے کہ فقیر و محتاج ہے اور محفوظ رکھتے ہین حال اوسکا اور اظہار حاجت رو برو لوگونکے اور ریا اور فخر کے لیے یعنی لوگونکو دکھانیکے لیے کہ دیکھین

حشمت اوسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہے اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہہ ہے کہ گھوڑا پالے اس نیت سے کہ اپنے سے اونپر فخر اپنا بیان

کرونگا اور اونکے آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہین ہے بلکہ مراد یہہ ہے کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ

کی فرمانبرداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجتون مشروع کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سے

چھپاوے جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے ربطہا تغنیا و تعففا یعنی باندھے گھوڑی غنا حاصل کرنیکے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنی اوسپر

چڑہ کر سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانیکے وہان کو اور اور کسی ضرورت کی کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال

و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہہ مراد اس لیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد مراد ہے اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون

اونکی کے یعنی سوار ہوا اون پر اچھے کامون کے لیے اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون اونکی کے

یعنی زکوۃ اون کی ادا کی آور شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہہ ہے کہ خبرگیری اون کی کے ساتھہ گھانس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہہ

اختلاف اس لیے ہے کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوۃ ہے اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہے کہ ہر گھوڑی پیچھے ایک دینار دیوے

یا قیمت مشخص کرے اونکی اور ہر دوسو درہمون مین سے پانچ درہمین دے جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہے آور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون

مین زکوۃ نہین ہے دلیل اون کی یہہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اوسکے غلام مین اور گھوڑی مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی

یہہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑی سرکہ جنگل مین چرے ایک دینار ہے اور قیمت مشخص کرنی گھوڑی کی روایت کی گئی ہے حضرت عمرؓ

سے اور شافعی نے جو حدیث روایت کی ہے اوپر گھوڑی غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اوسپر اور ایسیہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہے

اور راہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اون پر اور اور مسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ح **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدہون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجھپر گدہون کے مقدمہ مین

کچہ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کرے

مقدار ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا او سکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگے دیگا سواری کے لیے واسطے جانیکو نیک کام

کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنیکو سیے سوار ہونیکو دیگا گنہگار ہوگا ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ

بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا

اوسکے لیے مال اوسکا دن قیامت کو سانپ گنجا واسطے اوسکی ہون گے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کو پھر پکڑیگا دونو طرفین منہ اوسکی یعنی دونو باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکے سر پر بال نہین ہونگے یہہ علامت ہے بہت زہرلی ہونی اور درازی عمر اوسکی اور آیہ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالی بھی اسطرح فرماتا ہے ساری آیت یون ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھہ اوس چیز کی کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہے اون کے لیے بلکہ برا ہے اونکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوین گے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھہ اوسکی دن قیامت کو یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین — **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اوسکے اونٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوینگے وہ دن قیامت کے اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑے ہون گے اور بہت موٹی کچلین گی اوسکو ساتھہ پانون اپنے کے اور مارینگے اوسکو ساتھہ سینگون اپنی کے جبکہ گذرین گے آخر اون کے پھر لائے جاوین اوسپر پہلے اونکے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمھارے پاس زکوۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تم سے راضی جاوے — **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکے پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتے یا الہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ اپنی کہتے یا الہی رحمت بھیج اوسپر **ف** دعا کرنے کسیکے لیے ساتھہ لفظ صلوۃ کے تنہا درست نہین سوای انبیا کے اور انبیا کے ساتھہ کسی پر صلوۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بھیجتے تھے یہہ خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہین درست مولانا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ نہ دی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباس نے پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اس سبب سے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے
اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہے اوسپر زکوٰۃ اس لیے کہ اوسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنی ہتیار
اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری کا مال جانتے ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجہپر ہے اور مثل اوسکے ساتھہ اوسکے
پھر فرمایا اے عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکے کی ہے یعنی پس عباس کو بجای باپ میرے کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اوسنے حضرت سے التماس دعا کی کی
مجھے ثروت ہووے مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اوسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اوسکو شکر کرنا اوسنے کفران نعمت کیا
کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرت نے اوسپر از راہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اوسکے نے حضرت نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف
اس لیے کیا کہ حضرت کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباس چچا تھے حضرت کے اونکی زکوٰۃ جو حضرت نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا
یہہ تھا کہ حضرت نے اون سے دُگنی زکوٰۃ لیلی تھی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا
یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھہ اوسکی کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ
فَیَاْتِیْ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی لَہٗ
اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ
اَوْ بَقَرًا لَّہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اوسکو ابن لتبیہ پس جب کہ
آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمہارے ہے یعنی نہ زکوٰۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر
تحفہ بھیجا گیا ہے میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے تحقیق
مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کے اون کامون مین سے کہ حاکم کیا ہے مجھکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک اونکا یعنی اوس کام
سے پس کہتا ہے یہہ تمہارے لیے ہے اور یہہ تحفہ دیا گیا ہے مجھکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی مان کے گھر مین پس دیکھتا
کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے اوسکو یا نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھہ قدرت اوسکی کے ہے نہین لیگا کوئی اوس مین سے
کچھہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اوٹھائی ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اوسکے
آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اوسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائی حضرت نے دونو دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے
سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچے اوٹھائی ہاتھہ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مین نے پہنچایا یعنی جو تو نے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے
پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنی یہہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اوسکو لیکن بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا
رہتا کا ہیکو بھیجتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکو لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہے لینا اوسکا جیسا

ہیچ شئی اور ضیافت قاضی کو کما گیا ہو اور کہا ابن الملک نے یعنی ... یہ قبول کرے تحفہ اس لیے کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی

کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑے وہ کچھ زکوٰۃ مین سے اور یہہ جائز نہین انتہی ع ح قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ

اَوْ اَبِیْهِ فَیَنْظُرُ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ

یَکُوْنُ حُکْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نے اوس قول مین کہ کیون نہ بیٹھا بیچ

گھر مان اپنی کے یا باپ اپنی کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اوس چیز کے

طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کی یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکھا جاوے

کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کے وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی

شرح السنۃ مین ف پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی داخل ہے اسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور گھر گروی کا کہ رہے اوسمین گروی لینے والا بغیر

کرایہ کے اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہو اوسپر اور فائدہ اوٹھاوے اوس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسری قاعدے کی یہہ ہی کہ بیچنی

کسیکو ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ کو تاکہ قرض دے اوسکو بھی بیچنے والا اوسکو ہزار روپے مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کے

ثمن مین سمجھ لے پس یہہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا

اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان وہ عقد مین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ

مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے

مذہب ہماری کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اس لیئے قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین

پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت کا اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہی کہ منع کرتے ہین حیلونکو

کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کوئی یہہ نہ سمجھے

یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کے نزدیک بھی نہین درست بسبب اور قاعدہ کے اور اور

بعضے حیلے اون کے نزدیک درست ہین اس لیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہین ع — مولانا وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر پھر چھپاوے

ہمسے مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سے چھپانے مین یا بڑا سے مین ہو گا یہہ چھپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی ازراہ فضیحتی کے

روایت کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِکَ هٰذِهِ

الْاٰیَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکٰوةَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَةً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ

فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ

وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور روپا بھاری

ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نے کھولدونگا مین اس فکر کو تم سے پس گئی عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمھارے یارون پر یہہ

یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین فرض کی زکوٰۃ مگر اس لیے کہ پاک کرے اوس چیز کو کہ باقی رہا ہے مال تمہارا سے اور سوا ہی اسکی نہین کچھ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تا کہ ہو میراث واسطے اوس شخص کے کہ پیچھے تمہارے ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نے یعنی بسبب خوشی کے کہ دفع ہوئی اس مشکل کے سے حاصل ہی پھر فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر ین اوس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ یہہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکھے طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور جب حکم کرے اوسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اور جب غائب ہو اوس سے محافظت کرے اوسکی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ساری آیت یون ہی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اونکو عذاب دردناک کی یعنی اونکو آگ دوزخ کی مین گرم کر کر داغین گے اون سے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرت سے جو کہ مذکور ہوا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسی لیے فرض کی ہے کہ ما بقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ اسی صورت مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہی کہ حضرت نے بعد قول اِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسیلیے فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرت نے صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہے جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت و خوبصورت اس لیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہے تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہے اوس سے اور طاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال اور اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوت بازو ہوتی ہے حیات مین اور جانشین ہوتی ہے بعد مرنیکے اور بہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا۔

ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِھِمْ وَخَلُّوْا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِھِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْھِمْ وَاَرْضُوْھُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَکٰوتِکُمْ رِضَاھُمْ وَلْیَدْعُوْا لَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگے زکوٰۃ سے لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ اونکو دشمن رکھتے ہین اس لیے کہ مال سے لینے کو آتی ہین پس جسوقت آوین تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوش وقت آئے تم اور خالی کر دو درمیان اون کے اور درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اون کے روبرو حاضر کر دو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرین گے پس اپنے لیے کرین گے یعنی ثواب عدل کا پاوین گے اور اگر ظلم کرین گے پس وبال اون پر ہے اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اس لیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضامندی اون کی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر ظلم کرین گے مراد یہہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنے کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کے راضی کرنے مین حتی الامکان کر و اونکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ ادا ہی مال کے ادا ہوجاتی ہو ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہی زکوۃ لینے والی کو کہ دعا کرے زکوۃ دینے والے کے لیے ع

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنی گنوارون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوۃ لینے والون مین سے آتے ہین ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوۃ لینے والون کو عرض کیا اونھون نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوۃ لینے والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی راضی کرو اونکو اگرچہ تمھارے اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ع

وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہمپر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپا دین ہم اپنے مالون مین سے اوسقدر کہ زیادتی کرتے ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اس لیے ندی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع مین ایسا نتھا مولانا

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کی ہی راہ خدا مین یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوس نے نقل کی اپنے دادا سے اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھچوا منگانا مواشی کو زکوۃ لینے کے لیے اور نہ دور جانا ہی مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوۃ دینے والون کے مکان سے دور اوترے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوۃ لینے کے لیے اور جنب یہہ ہی کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اوٹھاکر وہان جاوے ان دونو باتون سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین حرج زکوۃ دینے والے کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوۃ لینے والے کو اگلا جملہ تاکید اسکی ہی حاصل یہہ کہ نہ زکوۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوۃ لینے والا دور اوترے بلکہ قریب زکوۃ دینے والون کے اوترے اور اون کے گھرون مین جاکر نوبت بنوبت زکوۃ لیا کرے ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذرے اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اونھون نے موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اوسکو ہاتھ لگے اوسی جنس کا تو جب تک اوسپر برس نگذرے زکوۃ اوس مین واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل مال پر چاہیے اوسپر برس گذری یا نہ گذری مثلاً ایک کے پاس اسی بکریان تہین گذری اون پر چھہ مہینے پھر ہاتھ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اور سول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوة نزدیک شافعی اور احمد کے یہانتک کے تمام ہو اون پر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک کا مال مستفاد یعنی جو پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے ہے پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اس لیے کہ نصاب بکریون کی چالیس ہین چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوئین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اوس مین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہہ لیتے ہین کہ جو کوئی پیدا اور حاصل کرے مال ابتدا تو اوسپر زکوة نہین جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے ؏ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علی رض سے یہہ کہ حضرت عباس نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوة اپنی کو پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی اونکو اسمین روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اور اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوة دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ؏ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوس نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے کہ کہا اوس نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کیلیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اوس مال کی اور نہ چھوڑے اوسکو بے تجارت یہانتک کہ کھا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوة دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی گفتگو ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکیکے مال مین فرض ہونا زکوة کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکیکے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوة فرض نہین اس لیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اوٹھا لیا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد اونکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونھون نے ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگونسے یعنی اہل ایمان سے اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ

بچا یا مجھ سے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے
کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوۃ کے اس لیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہے یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا
کرتے اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین اونسے نہ دینے اوسکے پر کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مینے یہہ کہ اللہ نے
کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھ الہام کے واسطے لڑنے کے پس جانا مینے بھی یعنی لڑنا حق ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہو گئے وہ لوگ کہ
کافر ہوئے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ نہ دی حضرت ابوبکر نے اونکو کافر کہا یا تو اس لیے کہ اونھون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا
پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اس لیے کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہے یا اس لیے کافر کہا کہ اونھون نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس اطلاق
کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابوبکر نے اونسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر نے اول ظاہر حال اونکا دیکھکر اونکے کفر مین تامل کیا
اور اعتراض کیا حضرت ابوبکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتھ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابوبکر فرماتے
ہین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام
مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے
اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اوسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اوس سے ترک کرینگے اور
تفتیش نہین کرینگے باطن اوسکی کو کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکی کا سپرد کرینگے علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اوسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا
مانند منافقون کے اور نہ فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین
بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اس لیے کہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین
دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہے ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کی ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہون گے تو اون مین زکوۃ دینی ہوگی
مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گاے اور اونٹونکا ہے کہ مسنہ چاہیے اور گایون مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا
اور لڑونگا مین نہ دینے اوسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے اونکے کے اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ
کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علیؓ نے بھی منع کیا حضرت ابوبکرؓ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت
کا ہے اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف
ہون تو بھی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابوبکرؓ کی تھی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈہونڈھتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ
لقمہ کریگا اونگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمد نے **ف** گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہین سب حرام مال
اور اخیر کی عبارت کے معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اس لیے کہ ہاتھ سے مال کماکر جمع کر رکھا اور زکوۃ
نہ دی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے موہنہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا
جیسی عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اوسکے موہنہ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ

مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوٰۃ مال اپنی کی مگر کر دیگا اللہ یعنی لٹکا ویگا دن قیامت کی بیچ گردن اوسکی کے ایک سانپ پھر پڑہی ہمپر مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہین ساتھہ اوسکے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنی سے آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکھی گئی ہے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَرٰی تَعَلُّقَ الزَّکٰوۃِ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہی اوسکو روایت کی شافعی نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کی نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہی تجھپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہے اوس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھہ عین کے نہ ذمہ پر اسیطرح منتقی مین ہی اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سی ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہی کہ ایک شخص لیتا ہی زکوٰۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوٰۃ فقیرون کے لیے ہی **ف** ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آ جاتا ہی اوس مین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹھانے کے نہین رہتا اس لیے کہ حرام قابل نفع کے نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھہ عین کے یعنی امام شافعی اور امام کہتے ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھہ عین مال کے ہی ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین یہی بات اونہون نے لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہی تعلق اوسکا ساتھہ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کی دو بیان ہوی ایک تو یہہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دی اور زکوٰۃ مال مین ملی رکھی اور دوسری یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہوکر زکوٰۃ لے تو دونون صورتون مین مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلی ہی معنون پر ہے ٭ ع ح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علما نے دلیلین حنفیون کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی اونکی شرحون مین دیکھ لے

بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہوتی ہی اوس مین زکوٰۃ **ف** اتفاق رکھتے ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چار پایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکی اور جانورون مین زکوٰۃ نہین لیکن گھوڑون مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہی آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی مین اور اوس چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کے اور ترکاریون اور میوون کے کہ برس دن تک نہ رہین اور امامون کے نزدیک واجب نہین زکوٰۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہی جبکہ پہونچین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سی پیدا ہوئی کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھانس مین نہین ہی دلیل امام صاحب کی یہہ حدیث حضرت کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالے زمین اوس مین دسوان حصہ ہی اور معنی وسق کی بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے

کھیتیان اور زمین کی پیدا ہوتی چیزون مین جو عشر ہی اون مین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوی ﷺ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوۃ روایت کی یہہ بخاری او مسلم نے **ف** وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہے موافق حساب ہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجور مین دسوان حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہے اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون اون مین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کی نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھہ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دے مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسے بھر دے اور یہی حکم ہے اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنو وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث مین یہہ کی ہے کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت ہے اس لیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھہ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوے پس یہہ نصاب ہے زکوۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سواے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کے قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اسپر قیاس کر کے زکوۃ دے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے پس دوسو درہم مین چاندی چھہ سو تیس ماشہ ہوتی ہے اور انپر زکوۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہے پندرہ ماشہ چھہ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور پتلی دار تو چھہ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے انپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلا لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھہ پائی اور چھہ جز تیئیس جز پائی کے مین سے ہوئی انپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تیئیس جز پائی کے مین سے زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوۃ	وزن چاندی	تعین زکوۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوۃ	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوۃ
مالک درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہہ ہے کہ اڑہائی روپے سینکڑے کے حساب سے زکوۃ دے اور نصاب سونے کا اس حدیث مین نہین ذکر ہوا نصاب اوسکا بیس مثقال ہے یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کے پاس سو چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہو اور سونا چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوۃ دینی آوے گی اسیطرح اگر سو چھبیس روپے کا اسباب ہے تجارت کا اور سوا چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پتری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹہ کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہے اوسکا بھی اندازہ کروا کر زکوۃ دے اگر حد نصاب کو پہنچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکھون روپے کا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہے + مولانا + و درمختار وغیرہ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لیس

لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوۃ فرض بیچ غلام اوسکی کے اور نہ بیچ گھوڑے اوسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی کے زکوۃ مگر صدقہ
عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کیلئے نہون ان مین زکوۃ نہین یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک
جو گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہون انمین بھی زکوۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اوسکی تشخیص کرکر دوسو درہمون مین سے
پانچ درہم دے اور فتاوی قاضیخان اور درمختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین بھی زکوۃ نہین **وعن**
انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا.
فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی
خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا
واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا
بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ابوبکر نے لکھا اونکے لیے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کے کہ نام
ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہے یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھ اوسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ
سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی کے پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دے واجب ہے بیچ
چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہے چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہنچین پچیس کو تین تیس تک پس اون مین ایک ہوتی
برس دوسرے کی مادہ پس جسوقت پہنچین چھتیس کو پینتالیس تک پس اون مین ہے ہوتی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہنچین چھیالیس کو ساٹھہ
تک پس اون مین ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جفت کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھہ کو پچھتر تک پس اون مین ہے ہوتی چار برس
کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چھہتر کو نوے تک پس اون مین ہین دو ہوتیان دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ
پس نہ دے اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس وہ حدیث خلاف ہے اسکے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس حدیث مین
جو زکوۃ لینے والے مذکور ہوئے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینے والون کی تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ
کے اور لوگ مراد ہین پس کچھ منافاۃ نہین + ع **فاذا بلغت** احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان
طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ اور جسوقت کہ پہنچین اکیانوے
کو ایکسو بیس تک پس اون مین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل جفت کرنے اونٹ کی اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین ہوتی دو برس کی
ہے اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوری کی ف کہا قاضی نے یہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنی جب
زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ نے کہ از سر نو
شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب
پہلی کے دلیل انکی یہہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس سے از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی رض سے بھی منقول ہے اور جواب

اونٹوں میں زیادہ ہو یا قیمت اوسکی بخلاف گایوں اور بکریوں کی کہ اونمیں نر اور مادہ برابر ہیں +ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ** إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

اور وہ شخص کہ نہو ساتھ اوسکے مگر چار اونٹ پس نہیں اون میں زکوٰۃ واجب مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دے پس جسوقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو اون میں ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی کہ اکسٹھ سے پچھتر تک میں یہہ دینی آتی ہے اور نہو نزدیک اوسکے چار برس کے اور ہو اوسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کی جاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اوسکے دو بکریاں اگر میسر ہوں اوسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اوس پاس اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک میں یہہ دینی آتی ہے اور نہو اوس پاس تین برس کی اور ہو اوس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برس کی اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی تین برس کی اور نہو اوس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں دینی آتی ہے اور ہو اوسکے پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکے پاس اور ہو اوس پاس ایک برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اوسکے بیس درم یا دو بکریاں اور وہ شخص کہ ہوں اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک میں دینی آتی ہے اور نہیں وہ اوس پاس اور اوس پاس ہے دو برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اوسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اوس پاس اونٹ دو برس کا پس قبول کیا جاوے اوس سے اور نہیں ساتھ اوسکے کوئی چیز اور واجب ہے لینا نہ دینا **ف**

قابل دینے کو کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنوں میں تین احتمال ہیں یا تو یہہ کہ نہو اوسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہے یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہے بہر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہوا اور ہو اوس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاوے گا اور اوسکے ساتھ کچھ اور جبر نقصان کے لیے لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثہ کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہے +ع

وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ

شاۃٌ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃً من اربعین شاۃً واحدۃً فلیس فیہا صدقۃٌ الا ان یشاء ربہا ولا یخرج فی الصدقۃ
ہرمۃٌ ولا ذات عوارٍ ولا تیسٌ الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین متفرقٍ ولا یفرق بین مجتمعٍ خشیۃ الصدقۃ وما کان
من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃً فلیس فیہا شیءٌ
الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری ۔ اور یہہ زکوۃ بکریون کی چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور
جسوقت زیادہ ہون ایکسو بیس سے دوسو تک پس اون مین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دوسو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون
تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا تو
بطریق نفل کے دے اور نہ دیجاوے زکوۃ مین بڈھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہے زکوۃ لینیوالا یعنی
اگر وہ چاہے بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب کے
ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپس مین ساتہہ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو نوے درم
پس نہین اون مین کچہ زکوۃ مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہہ بخاری نے ف چرنیوالی ہون یعنی زکوۃ جانورون مین بکری ہو یا گائے
یا اونٹ سب پر واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرتی ہون اور اگر اکثر برس گہر سے کہلانا پڑتا ہو
تو اون جانورون مین زکوۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچہ زکوۃ واجب نہین جب چالیس
ہون تو اون مین ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل
مذکور ہے اور جب زیادہ ہون تین سو سے یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین یعنی چار سو ہوجاوین تب چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑہیگی
تین سو پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہہ کب ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال ذی عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسکا جو درمیانہ
ہو اور نہ بوک یعنی لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبو دار ہوتا ہے
اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابوحنیفہ کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہے نہ گلہ کا
پس اگر مثلا ایک شخص کی بکریان اسی ہون گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصون کے
اسی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دو لیں گے پس معنی اس قول کے کہ لا یجمع بین متفرق الخ
نزدیک شافعی کے یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کو ہے کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے زکوۃ کے یعنی اگر
دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس جمع نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس
بکریون مین ملی ہون تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے اور نزدیک ابوحنیفہ کے یہہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوۃ لینیوالا کے لیے کہ متفرق کو جمع
نکرے مثلا دو شخصون کے پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب دونون ملین تب نصاب پورا ہو مثلا بیس بیس دونون
پاس تو اونکو جمع نکرے زکوۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلا ایک شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک جگہ
اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصابین اور نہ لیوے اون مین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک ہی اسلیے کہ ملک ایک کی ہے اور جو نصاب کے ہو الخ
بیان اسکا یہہ ہے کہ مثلا دو آدمی ہین دوسو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسرے کی ایک سو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر
ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر تو رجوع کرے یعنی زکوۃ لینیوالا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین آپسمین بین ساتھ برابری کو یعنی چالیس بکریون والا اپنی جنس اوس بکری کو کہ دیچکا دوسرے شریک سے کہ جسکی ایکسو بیس ہین پھر لے پس چالیس والی پر دو خمس پڑینگے موافق اوسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکے حصہ کے پس یہ معنی ہین یتراجعان بینہما بالسویہ کے لکھا مولانا عبد العزیز نے شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْکَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اوس مین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین مین مینھہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ کو دینا ہے اور عثری اوس زمین کو کہتے ہین کہ پانی دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہین ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہے کھیتی وغیرہ مین اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جَرْحُھَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اوسکا معاف ہے اور کوئین کھدوانے مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان کھدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھ اوسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہو وے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اس لیے کہ اس مین تقصیر اوسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہے اس لیے کہ رات کو عادت ہے جانورون کو باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہہ قیدین اور حدیثون مین اور دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدور بکو لگا دے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہین آئیگا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوس مین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالیکے آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھودواوے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اونکو کہ جو اوسکے ساتھ ایک آقا کے یہان نوکر ہون مثلا سپاہی کے عاقلہ فوجکے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیا ہے زمین مین دن پیدائش اوسکی کے پھر جاننا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگلنے اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند اونکی اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندھک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونا اور ہرتال اور تمام پتھرون کی مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اوس مین گذر نا برسکا شرط نہین اور امام شافعی کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہے اور چیزون مین نہین ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ

وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا
زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ
تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف
کی میں نے زکوۃ گھوڑون میں سے اور غلامون میں سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہون تو زکوۃ اونمین نہیں اور گھوڑون مین جو اختلاف ہے بیان اوسکا اوپر ہو چکا
پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم یعنی بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دوسو درہم ہیں اور نہیں بیچ ایک سو نوے کے کچھ زکوۃ یعنی
دوسو سے کم مین زکوۃ نہیں پس جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس ان میں ہین پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت
ابوداؤد کی مین حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہیں تمپر کچھ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور
جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس ان مین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسی حساب سے اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور بکریون مین ہر چالیس
بکریون مین ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر پس دو بکریان دوسو تک اور جسوقت زیادہ ہو ایک دوسو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون
تین سو پر یعنی اونہا چار سو پس سو مین ایک بکری ہے اگر نہو بکریان مگر انتالیس پس نہیں ہے تجھہ پر اونمین کچھ اور بیچ گائی کے ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین
ایک گائی دو برس کی اور نہیں کام والون مین کچھ **ف** پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دوسو درہم سے زیادہ ہو اوس کا
حساب کر چالیسوان حصہ زکوۃ مین دے اور امام اعظم رح کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اون مین زکوۃ واجب ہوتی
ہے اور اگر چالیس تک نہ پہنچیں تو اون مین زکوۃ نہیں وہی سو کی زکوۃ دے اونہون نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دوسو درہم
پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا اوسمین نر و مادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گائی جیسا کہ
آگے کی روایت مین آیا ہے جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹون کے اس لیے کہ اونٹون مین مادہ افضل
ہوتی ہے نہ گائین بکریان اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو اون مین کچھ نہیں دینا آتا یہانتک کہ ساٹھہ ہون جب
ساٹھہ ہونگے تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کے بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس مین
ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلا ستر ہون گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی
اور ایک مسنہ دے اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اون مین کچھ نہیں
دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہون گی چالیس سے حساب کر کے زکوۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھہ تک جب ساٹھہ
ہون گی تو دو تبیعی دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی اوسکی قیمت کا چالیسوان
یا تیسوان حصہ دینگے اسیطرح اور زیادتی کو سمجھہ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کی نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہے اور بھینس کی زکوۃ
ایسی ہے جیسے گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہے اور نہیں کام والون مین کچھ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلا بیل ہل چلانے

یا کہیں کہ باقی بکانو ہیں یا لاد دیں اگر ہیں اگرچہ نصاب کو پہنچیں زکوٰۃ انہیں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینوں اماموں کا یہی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک اون میں بھی زکوٰۃ ہے ع ح **وعن** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کے حکم کیا اونکو یہہ کہ لیویں ہر تیس گائیوں میں سے ایک بیل برس روز کا یا گای برس روز کی اور ہر چالیس گائیوں میں سے ایک گای دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ لینے میں یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور نہ کہجور میں زکوٰۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے **وعن** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اونکو یعنی مجکو یہہ کہ لیویں زکوٰۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کہجور میں سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہہ شرح السنہ میں ف اسکے معنی یہہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوٰۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کے اوس چیز میں کہ اوگے زمین میں اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نہو پس انہیں چار چیزوں کا ذکر اس لیے کیا کہ یہہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی تہیں ع ح **وعن** عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگوروں کے کہ تحقیق کہ کیے جاوین جیسے کہ کہ کیجاتی ہیں کہجوریں پہر دیجاوے زکوٰۃ اونکی درحالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کہجوروں کی درحالیکہ کہجوریں خشک ہوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کہجوروں میں شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کہجوریں جب خشک ہونگے تو کسقدر ہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دیوے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کی یعنی پانچ وسق کو پہونچیں تو دسواں حصہ ہے ع ح **وعن** سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کہن کرو یعنی کہجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چہوڑو تہائی کی قدر پس اگر نہ چہوڑو تہائی پس چہوڑ دو چوتہائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یہہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والوں کو کہ جب تعین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اوس میں سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چہوڑ دو از راہ احسان کے اور ہمسایوں کو اور راہ گیروں کو کہلادے یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چہوڑا جاوے زکوٰۃ میں سے

کچہ اور تاویل حدیث کی اونکے نزدیک یہ ہی کہ یہ یہود خیبر کے حق میں فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تہی اونسے اسپر کہ آدہی کہجوریں وہ لیں اور آدہی حضرت پس حکم فرمایا
اندازہ کرنیوالیکو کہ چہوڑ دو تہائی یا چوتہائی از راہ احسان کہ وہ تقسیم کریں یا فکو آدہی حضرتکو دیں اور آدہی اونکو ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم يبعث عبد الله بن رواحة الى يهود فيخرص النخل حين يطيب قبل ان يؤكل منه رواه ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس کہ اٹکل کریں کہجوروں کا جس وقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اون میں پہلے اس سے
کہ وہ اون سے کہائی جاتی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق
زق رواه الترمذي وقال في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہی کہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں
ف علما میں اختلاف ہی امام شافعی کے نزدیک شہد میں زکوۃ نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس میں دسوان حصہ ہی کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں
ہو اور دلیل اونکی یہہ حدیث ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اوس میں بہی عشر ہی امام صاحب کی نزدیک ح **وعن** زينب
امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر
اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہی زینب بی بی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہو گی دن قیامت کے روایت کی یہہ ترمذی نے
ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہی ترک زکوۃ کے اور تشدد دینے کے اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ زکوۃ زیور عورت کے امام ابو حنیفہ کے
نزدیک مطلق زیور میں زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہی زکوۃ اوس زیور میں کہ مباح ہی استعمال اوسکا پس جسکا
استعمال حرام ہی اوسمیں اونکی نزدیک بہی ہی اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ ح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سی حدیثیں ع
زیور مباح اور غیر مباح کا بیان مع اور کتابوں شافعی مذہب کے بیچ ہی جو چاہے وہانسے دیکہہ لے **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما تؤديان زكوته
قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا
زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد روى المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن
الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہی عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اونے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکی ہاتہوں میں دو کڑے
تہے سونیکے پس فرمایا حضرت نے اون دونوں کو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اونہوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی
ضعیف کیے جاتی ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوۃ زیور
میں واجب ہے اور بہت حدیثیں اس میں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکہہ لے **وعن** ام سلمة قالت كنت البس
اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز رواه مالك وابو داؤد

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھی مین پہنتی صنج سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہہ پس فرمایا جو پہونچا اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پھر زکوٰۃ دیگئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہے یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ بھی اوس مین داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دیگئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے + ع

وعن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اوس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے

وعن رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوٰۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دیدین تا جو کچھ اون مین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کے کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانون کا ہے اور یہہ مذہب امام مالک کا ہے اور امام شافعی کا بھی بسبب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور شافعی کے بسبب ایک قول کے کانون میں خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہے کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کی اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھہ کتاب و سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھہ لے + ع + ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہے اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دار قطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اوس کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کردیتا ہے کھجورین اوسکی تمام سال کو پس اومین زکوٰۃ نہین اس لیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پھل زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہوچکا + ع

وعن طَاؤسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ اور روایت ہے طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کی یعنی تا زکوٰۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اس مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچھہ زکوٰۃ اس مین نہین فرمائی روایت کی یہہ دار قطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص

زیر قاف کی وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتداءً خواہ درمیان دو فریضون کے انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہے کہ گائین بیل تیس سے کم ہون تیس ون این زکوۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے بڑھین اور چالیس تک نہ پہنچین انکی مابین کو بھی وقص کہتے ہین اون مین کچھہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکاۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھہ ہون تب انمین زکوۃ واجب ہے انکی مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھہ زکوۃ نہین اسیطرح ساٹھہ سے ستر تک اون مین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اون پر زکوۃ ہے اسیطرح ہر دہاکی کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتے ہین اون مین زکوۃ معاف ہے اور مراد اس حدیث مین قسم اول ہے یعنی تیس سے کم اس لیے کہ معاذ پاس جو لائی تھی وہ یہی تھی واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھہ تک کی مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہے اور کہا میرک نے اسناد اسکی منقطع ہے اسلیے کہ طاوس نہین ملا معاذ سے ع + مولانا

باب صدقۃ الفطر

باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کی طرف نماز کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی اور احمد کے اور سنت موکدہ ہے نزدیک مالک کے اور واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہے شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین مالک اوسکے معنی یہہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہے پس یہہ فرض عملی ہے نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہے کہ ایکدن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور اون لوگون کا کہ جنکا اوسپر فرض ہے اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوای حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کی اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہے فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مر جاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہے اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اوسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اوسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اوسکی طرف سے دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوے اوسکی طرف سے بھی واجب نہین مگر بعد آنے اوسکے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اوسکے باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کی ہے اور اسیطرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کر دیگا اونکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہے لفظ عبد سے اور اوسکے مابعد کے لفظون سے پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھہ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سے ساقط نہین ہوجاتا ع + ملتقی الابحر **وعن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا ہم

نکالتے تھے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور بہتیرے علما کہتے ہین کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہون کے پس عطف مابعد اسکا اسپر قبیل عطف خاص کا
اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندھکر لٹکا دیتے ہین اوس مین سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک امام اعظم رح
کے نزدیک مانند گیہون کے ہین یعنی آدھی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہے حسن نے
امام صاحب سے بھی ع م ملتقی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال فی اخر رمضان اخرجوا صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوۃ روزے اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہون سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورۃ یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح موجب اسی حدیث کے کہتے ہین کہ گیہون آدھی صاع دینی چاہیین ع م

وعنہ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر طہرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام بری سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینون کے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی فطرہ اس لیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر وگناہ کے جو روزے مین خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اس لیے واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بے پروا ہو جاوین سوال کرنے سے اوس دن اور زیادہ کیا ہے دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلی نماز کے پس وہ صدقہ مقبولہ ہے اور جو کوئی ادا کرے اوسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقون مین سے ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ او صاع من طعام رواہ الترمذی روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا یا مکے کے کوچون مین تا کہے خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہون کے یا سوائے اوسکے انگور خشک مین یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوائے گیہون کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو مد یعنی آدھا صاع اس لیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مدینے قریب سیر بھر کے اناج آتا ہے پس گیہون دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہون کے بھی مثل گیہون کے ہین کہ دو سیر دے ح

وعن عبد اللہ ابن ثعلبۃ او ثعلبۃ بن عبد اللہ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بر او قمح عن کل اثنین صغیر او کبیر حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبد اللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنی گیہون کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہوا چھوٹے ہون یا بڑے آزاد ہون یا غلام ہون مرد یا عورت ہون اور پہر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے اوسکو اللہ اور اور پہر فقیر تمہارا پس دیتا ہے اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سے کہ دی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** مشکوۃ کے نسخون مین نام راوی کا اسی طرح لکھا ہے اور صواب یہہ ہے عبد اللہ بن ثعلبۃ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخیر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین کہ غنی بھی فطرہ دے اور فقیر بھی

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہو اور یہہ بات غنی کے لیے بھی ہے جو عالی ہو لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور غیرت دلانیکے لیے ہو ۔

باب من لا تحل له الصدقة

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اوسکو زکوۃ کھانی اور لینی ف یہہ کئی مسائل ہین بیچ بیان اسکے کہ زکوۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** دے زکوۃ آدمی اپنی اصل یعنی باپ یا ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اونکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کیونکہ انکو زکوۃ دینی درست نہین اور نہ دے زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دے اور خصم جورو کو زکوۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے دارونکو زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کے ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے انکو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھپی کو پھر اولاد انکیکو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہو پھر ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنوں کو اور اسیطرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہین درست اونہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بھی زکوۃ دینی درست نہین مالک اوسکو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں انکو زکوۃ دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکے ہوں اسیطرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتے ہین کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنی بڑھنے کا رکھتے ہین اور مواشی سوداگری کے اور چرنے کے لیے ہون کی یہہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسے کہتے ہین جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سے تو بھی زکوۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنے کی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانیکے اور کتابین پڑھنے کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگرون کی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی مین پانچ شخصون کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسری حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتھی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیون کو بھی زکوۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بھی زکوۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان سے کہ یہہ مستحق زکوۃ کے ہین یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادائے دین میت کے لیے درست نہین اگر کسی نے دیا تو اوس سے زکوۃ نہین ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کے فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہے مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جسکے پاس کچھ نہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوۃ کے وہ بھی ہین کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلین اور پیسا اونکے پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ اونکے وطن مین مال بہت سا ہے اور اسیطرح سے اور مسافر کو بھی زکوۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکے وطن مین مال بہت سا ہو اور جس کسیکے پاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو

سوال کرنا درست نہیں ٭ سوال نا محتاج کو ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انسٍ قال مرّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بتمرۃٍ فی الطریق فقال لولا انّی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتُہا متفقٌ علیہ روایت ہے انس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ میں پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہہ کہ ہو کھجور زکوۃ کی البتہ کھاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہے علما نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اوس چیز کا کہ پاوے راہ میں اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کریگا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے متقی کو بچے اوس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو اوس میں ٭ ع ٭ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علیٍّ تمرۃً من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کخ کخ لیطرحہا ثمّ قال اما شعرت انّا لا ناکل الصدقۃ متفقٌ علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسین بن علی نے ایک کھجور کھجوروں زکوۃ کے سے ڈالی وہ کھجور اپنے منہہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کرتا پھینکدیں اوسکو پھر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہیں کھاتے صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہیں جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہوا وسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھہ پر یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسن کو باوجود خوردسالی کے اسطرح خطاب اس لیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں سے اس لیے کہا ہے علما ہمارے نے کہ حرام ہے ماں باپ پر پہنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونے چاندیکا ٭ ع **وعن** عبد المطّلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّ ہذہ الصدقات انّما ہی اوساخ الناس وانّہا لا تحلّ لمحمّدٍ ولا لاٰل محمّدٍ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوۃ سوا اسکے نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیوں کے اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** زکوۃ کو میل اس لیے کہا کہ جیسے میل کے اوتارنے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہیں اموال و نفوس لوگوں کے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ زکوۃ لینی حضرت کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہوں زکوۃ کے یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہے ٭ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا اُتی بطعامٍ سأل عنہ اہدیّۃٌ ام صدقۃٌ فان قیل صدقۃٌ قال لاصحابہ کلوا ولم یاکل وان قیل ہدیّۃٌ ضرب بیدہ فاکل معہم متفقٌ علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنی سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھہ یاروں اپنے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اوس مالکو کہتے ہیں کہ فقیروں کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ میں ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے والیکو اس لیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اوسکی کے اور شان ہدیہ سے یہہ ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اوسکا آپس میں بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ٭ ع ٭ ح **وعن** عائشۃ قالت کان فی بریرۃ ثلٰث سننٍ احدی السنن انّہا عتقت فخیّرت فی زوجہا وقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم والبرمۃ تفور باللحم فقرّب الیہ خبزٌ واُدمٌ من اُدم البیت فقال الم ار برمۃً فیہا لحمٌ قالوا

بَلٰی وَلٰکِنْ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ وَاَنْتَ لَا تَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ قَالَ ھُوَ عَلَیْھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزادی کا واسطے اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھہ گوشت کی پس دیکھا گیا حضرت کی روٹی اور سالن گھر کے سالنون سی پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اوس مین گوشت ہی عرض کیا گھر کے لوگون نے مقرر یون ہی ہی کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہین کھاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہماری لیے ہدیہ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی بسبب اوسکی تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنے خاوند کی نکاح مین رہی کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہی جدا ہووے اوس سی اسکو علما خیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوی تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہی اوسکی نکاح مین رہی چاہی نہ رہی امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسکو اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین مختار ہی اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کی سبب سی یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکے لیے ہی کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہی کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہودی کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہہ کہہ دیا تھا کہ اتنی درہم دی تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنی مالکو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنی مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسے جا کر یہہ کہا اونہون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنی میراث اوسکی ہماری لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سی عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولا اوسکے لیے ہی کہ آزاد کرے تو اے عائشہ خرید اور آزاد کر ولا اوسکی تیری لیے ہوگی شرط اونکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کہ زکوۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہی اس لیے کہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی روایت ہے ح

وعنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوسپر روایت کی بخاری نے

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجی جاوی طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری کی پانون کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اس مین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھہ خلق خدا کے اور اس مین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کری ع

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگون پر پھیرتا ہی اوسکو ایک لقمہ اور دو لقمی اور ایک کھجور یا دو کھجورین و لیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب ظاہر کرنے حاجت

تا تصدق کیا جاوی اوسپر اور نہین اوٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگی لوگون سی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** نہین ہو مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہو انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین وہی نہین ہی جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جا کر ایک آدھا لقمہ اور ایک کھجور دیکر رخصت کردیا بلکہ مساکین کامل وہی ہی جو ذکر کیا۔ مولانا عبد العزیز رحمہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اَبِی رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْہَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہو ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سی زکوۃ لینی کو پس کہا اوس نے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اوس زکوۃ مین سی پس کہا ابو رافع نے نہین ہونا مین ساتھ تیرا یہانتک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اون سے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سی ہو یعنی زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے اونکو زکوۃ کو مال لینی سی منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام اونکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئی ہون۔

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کی نیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذر رہا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہی تا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنی کی اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنی نہین حلال ہی زکوۃ واسطے اوسکے کہ اعضا اوسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال واسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ اونکے نزدیک حلال نہین ہی زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب نہ ہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہہ ہی کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت یعنی زکوۃ کی کے

وعن عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّہُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَہُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْہَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلِدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْہَا لِغَنِیٍّ وَّلَا لِقَوِیٍّ مُّکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہو عبید اللہ بن عدی بن خیار سی کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سے صدقہ مین سی پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دو دن میں تمکو اور نہیں ہے حصہ انکا صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف**
حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہیں کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک تھے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب
شافعی کے یہہ ہیں کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہیں کہ نہیں
لائق لینا زکوٰۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ع **وعن** عطاء بن يسار مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغاز في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او لرجل كان له جار
مسكين فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغني رواه مالك وابو داود وفي رواية لابي داود عن ابي سعيد
او ابن السبيل اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطے پانچ
شخصون کے یعنی یہہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل
زکوٰۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالے کے لیے چوتھے اوسکے لیے کہ خریدے چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی
نے خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوان اوسکے لیے کہ ہو پاس اوسکے ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے
یعنی پس غنی کو اس صورت میں لینی درست ہے روایت کی یہہ مالک اور ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل
کا ہے یعنی مسافر کو بھی دینا اوس روایت میں آیا ہے **ف** تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اوسکا کفایت
نہیں کرتا تو اوسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہے کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اس نے آپس میں صلح کروانے کے لیے
وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک
درست نہیں اس لیے کہ اور حدیث میں مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہیں صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو فرمایا کہ لے اونکے اغنیا سے اور اونکے فقرا پر صرف کر یہہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہے اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہے اس لیے
کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہے غنا اور فقر اوس میں برابر ہے اور تاوان بھرنیوالے کا مال کالعدم ہے کہ وجہ سے زیادہ کا قرضدار ہے اور دو باقی کا حکم
ظاہر ہے کہ انکے حق میں پہنچ چکے اب ملک اونکی ہے جسکو چاہیں بیچیں چاہیں ہبہ میں دین ع ح **وعن** زياد بن الحارث الصدائي
قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا فاتاه رجل فقال اعطني من الصدقة فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزاها ثمانية اجزاء
فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك رواه ابو داود اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس پس بیعت کی میں نے اون سے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجھکو زکوٰۃ میں سے پس فرمایا اوسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہیں راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوٰۃ
میں یعنی تقسیم کرنے زکوٰۃ میں کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ میں پس بیان کیے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہے تو اون
آٹھ میں سے دون میں تجھکو روایت کی یہہ ابوداؤد نے **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ لینے پر چوتھے واسطے
الفت دلون کی کہ ایمان سے نہ پھرین آوے پانچوین گردن چھڑانے میں یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالے کو اور ساتوین اللہ کی راہ میں
یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو انھین کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس آیت میں

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ آخر تک ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے زید بن اسلم سے کہا پیا عمر بن خطاب نے دودھ پس اچھا لگا اونکو وہ پھر پوچھا اوس شخص سے کہ پلایا تھا اونکو کہاں کا ہے یہہ دودھ پس خبر دی اونکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان یہان کتنے اونٹ تھے اونٹوں زکوۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹوں کو پس دوہا اونھوں نے تھوڑا سا دودھ اونکا پھر ڈال لیا مینے اوسکو اپنی مشک مین پس یہی وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا منھ مین پھر قے کی روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر کسب یا تحقیق لادے زکوۃ کا مال مین سے کسی نے اوسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ٭ ح

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہے اوسکو **ف** لکھا ہے علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پہ اوسکو زکوۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتے ہین علما اوپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سوال کرنے اوسکے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطون کے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسری ایذا نہ دے اوسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطون سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچھ بھی اس لیے کہ دنیا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہین ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تھا اور اوس نے سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بد زبانی اوسکی کہ یا شر فعل چوری اوسکی سے کے تو حرام ہے اوسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسیکے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اوسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اوسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اوس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازون پہ بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہے یہہ مسائل مطالب المؤمنین مین مذکور ہین ٭ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ

حتى يقوم ثلاثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسئلة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم روایت ہے قبیصہ ابن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سوال میں کرتا تھا اون سے ادای دین کیلیے پس فرمایا حضرت نے ٹھیرا رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس کوئی صدقہ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اوسکے کچھ پھر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اوسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے میں یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اوس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہنچے اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہو یعنی بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو لبسباب اوسکی زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہنچے اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہانتک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے کہنے والے ہوں کہ پہونچے فلانے کو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہو یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی میں پس جو کچھ کہ سوای ان تین صورتوں کے ہے سوال سے اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے

ف حمالہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اوسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح آپس کی یعنی جماعت آپس میں لڑتے تھے اور خون ریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کروائی اور دیتیں کہ اونپر لازم آئی تھیں اپنے پر لیں یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکے قرضدار ہوا اور اخیر حدیث میں جو تین شخصوں کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہے بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکو سوال کرنے سے اوس شخص کو جو جانتا ہے سوال کو + ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگوں سے مال اونکا یعنی کچھ مال ان میں سے بہت ہونیکے واسطے نہ حاجت کے پس سوا اسکے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہہ مسلم نے

ف بہت ہونے کیلیے یعنی مال زیادہ ہونے واسطے نہ دفع حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہے کہ وہ مال کہ سبب ہے دوزخ کی آگ میں عذاب پانے کا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہر حال ضرر رکھتا ہے کم ہو یا بہت + ع **وعن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگوں سے یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اوس حالت میں کہ نہو گی اوسکے منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بے آبرو یا حقیقۃ یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکے منہ پر گوشت نہو گا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگوں میں کہ یہہ مانگتا تھا دنیا میں اسکی سزا یہہ ملی ہے + ع **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلحفوا في المسئلة فوالله لا يسألني احد منكم شيئا فتخرج له مسئلته مني شيئا وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم اور روایت ہے معاویہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں مانگتا مجھسے کوئی تم میں سے کچھ پس نکالے واسطے اوسکے سوال کرنا اوسکا مجھسے کچھ اوس حال میں کہ میں اوس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں پھر برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ اوس چیز کے دی ہے میں نے

روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسمین جمع ہوا دینا میرا ناخوشی سے سو نہین برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اوس مال مین برکت نہین ہوتی

وعن الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخاري اور روایت ہی زبیر بن عوام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوے ایک تم مین سے رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اوسکو پس رکھے اللہ بسبب اوسکے آبرو اوسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہی اوسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اوسکو یا نہ دین نقل کی یہہ بخاری نے

وعن حکیم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا متفق عليه اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا مینے پس دیا مجھکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین بیچ تا ہی پس جو کوئی لے اوسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہی اوسکے لیے اوس مین اور جو کوئی لے اوسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اوسکے اوس مین اور ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور نہین پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتھ اونچا یعنی دینیوالا بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی جو مانگے کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا یعنی کسی سے کچھ مانگونگا نہین بعد اس سوال کے آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنی مرون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہی ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھ وہ ہی مانگنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابي سعيد الخدري قال ان اناسا من الانصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء هو خير واوسع من الصبر متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا اونکو پھر مانگا اونہون نے اون سے پس دیا اونکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس مین پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میری پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تم سے اور جو شخص کہ بچے سوال کرنے سے بچاتا ہی اوسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بے پروائی بے پرواہ کرتا ہی اوسکو اللہ یعنی جو بے پرواہ ہوتا ہی لوگون کے اموال سے اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل غنی کرتا ہی اور جو صبر چاہتا ہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہے ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے

وعن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دینا یعنی اجرت انکے عمل کی کہ عامل ہوئے تھے زکوۃ کی پس کہتا مین دیجیے یہہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرماتے لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور صدقہ دے اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت سے تیری پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس اس مال سے اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھہ لگے پس نہ پیچھے لگا اوسکے نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشتاق ہو تو اوسکی طلب مین اور منتظر اوسکا رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لا رد و لا کد اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا اوسنے اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پس اوٹھایا اوسکو ہمارے حمال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی کہلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا اپنے لڑکیکو کہ دیوے ایک روٹی ہمارے کو پس وہ دینے لگا روٹی ہمارے کو پس انکار کیا اوسنے اور نہ لے پس جب باہر نکلا ہمارا گھر کی حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ جاوے اوس پاس اور دے روٹی پس اوسنے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لیلی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کے لیلی ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسأل الرجل ذا سلطان او في امر لا يجد منه بدا رواه ابو داود والترمذي والنسائي

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اوسکے آدمی مونہہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سے اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکے یہہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اوس امر مین کہ ضرور ہو اوسکو روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اوسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اوس سے حق اپنا دیگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطای سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے ورنہ حلال ہے اور ضرور ہے اوسکو یعنی ایسا امر پیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہیں ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسے کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھائے اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے ع

وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش او خدوش او كدوح قيل يا رسول الله ما يغنيه قال خمسون درهما او قيمتها من الذهب رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور حالانکہ اوسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوپر منہہ اوسکی کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اونکی سونے سے روایت کی یہہ

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے علماء نے کہ یہ الفاظ قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سبکے معنونکا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہو کہ راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ متباین ہیں جدا جدا ہیں یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخونکو اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کی درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ح **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکے پاس ہو اسقدر جو کہ غنی کرے اوسکو سوا اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورۃ کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنی اور روایات میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ ہو اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہے کہ ہو واسطے اوسکے بقدر پیٹ بھرنے دن کے یا رات و دن کے یعنی اوسکو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** نفیلی اوستاد ہین ابو داؤد کے اور کرے اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہے اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہو یہ ہے کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آیندہ میں عطا سے کہ مالک ہے ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایکروز کا کھانا ہو وہ غنی ہے اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ع ح **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اوسکے ہوں چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہے لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ع **وعن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست درست کے ولیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین میں ملا یعنی بہت فقیر اوسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑہاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منہ اوسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ٹکڑا الآیہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہے کہ اوسکا ہاتھ گویا خاک میں ملا ہے اور اوٹھ نہیں سکتا اور اخیر حدیث میں امر تنبیہ تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیہ میں فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ

مقام فلیکن تمنا اعطی الله الدین یعنی جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمیشہ طیار کی جو کا فرمان سے

وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی الله علیه وسلم یسأله فقال اما فی بیتك شیء فقال بلی حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فیه من الماء قال ائتنی بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده فقال من یشتری هذین قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من یزید علی درهم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذهما بدرهمین فاعطاهما ایاه فاخذ الدرهمین فاعطاهما الانصاری وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الی اهلك واشتر بالآخر قدوما فأتنی به فاتاه به فشد فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم عودا بیده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارینك خمسة عشر یوما فذهب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشتری ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا خیر لك من ان تجیء المسئلة نکتة فی وجهك یوم القیمة ان المسئلة لا تصلح الا لثلثة لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواه ابو داود وروی ابن ماجة الی قوله یوم القیمة اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہاں ایک کملی ہے موٹی اوڑھتا ہوں میں کچھ اوس میں سے اور بچھاتا ہوں میں کچھ اوس میں سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہوں میں اوس میں پانی فرمایا لا اون دونوں کو پس لایا وہ حضرت کے پاس اون دونوں کو پس لیا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں کو کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں انکو دو درم کو پس دے دونوں اوس شخص کو پس لئے حضرت نے دونوں درہم پھر دیے دونوں انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کی اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونک دی اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیوں کو اور بیچ اور نہ دیکھوں میں تجھکو پندرہ دن تک یعنی یہاں نہ رہ بلکہ اس کام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیاں بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اور حال میں کہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اون میں سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اون میں سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصوں کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین میں ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچاوے یعنی دیت دینی ہے بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اوسکی دیت کا یہ ضامن ہے اور مقدور ادا کا اوسکو نہیں پس اگر نہ مانگے تو سوال کر کے ادا کرے نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قولہ یوم القیمۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك الله له بالغنی اما بموت عاجل او غنی آجل رواه ابو داود والترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگوں پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہے حاجت روائی اون سے نہیں روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جس نے عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب موت جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے یعنی ہے اکثر نسخوں مصابیح کے میں اور جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب غنی جلدی کے یعنی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابو داود اور ترمذی میں غنی آجل ہے ہمزہ سے اور یہی صحیح تر ہے چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکے لکھے ہیں اور یہ

حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی وَمَن يَتَّقِ اللهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی
اللہ تعالی سی کردیتا ہی اللہ اوسکو لیے جگہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سی کہ گمان نہین کھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر بس وہ
کفایت کرتا ہی اوسکو ✦ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی ابن فراسی سی کہ تحقیق فراسی نی کہا کہ کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے کیا مانگون مین یا رسول اللہ یعنی لوگون سی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کی احتیاج مانگنی کی پڑی
تو پس مانگ نیک بختون سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** اس لیے کہ حلال مال ہوتا ہی اونکے پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہین خلق پر اور پردہ دری
نہین کرتی چنانچہ اس لیے فقرا بغداد کی مانگتی تھے امام احمد بن حنبل سی کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایک بار اونکے گھر کے لوگون کو احتیاج خمیر کی پڑی
اونکی بیٹی کے گھر سی مانگ لیا اور وہ تھی قاضی اور حال اونکی صلاح و تقوی کا بھی یہہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس تنور تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوے
پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اس مین شبہہ ہی پس گھر والون سی پوچھا اونہون نی حال بیان کیا پس نہ کہایا اور گھر والون نی
بھی انکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچھا کہ فقیرونکو دیوین کہا ہان و لیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اوسکی کے پس نہ لیا فقرا نی بھی پھر ڈال دیا اونہون نی
دریا مین بغیر حکم اونکی کے ✦ع وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي
بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ
مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ
اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اوس سی اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی
حکم کیا واسطی میری ساتھ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی نہین کیا مینی عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا
مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیری کے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنی کے پس کہا اور اللہ دی یعنی جو کچھ کہ بچی تیری حاجت سے روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اس سی معلوم
ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبرگیران ہو انکا اور جو کہ
انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر اس حدیث سی اور اوس سے کہ پہلی گذری ہے اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دی بغیر سوال
کے اور بغیر طمع کرنی اوسکی کے تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ✦ع
وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ أَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللهِ فَخَفَقَهُ
بِالدِّرَّةِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہون نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگون سی پس کہا حضرت علی رض نے
کیا اس دن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ دری کی نقل کی یہہ رزین نے **ف** اس دن مین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس
مکان عرفات مین کہ بابرکت ہی سوای اللہ تعالی کے اور سے مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد مین بھی سوال نہ کرنا چاہیے ✦ع وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ
أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا أَيِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا جانو
تم اے آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیون سی تونگری اور بی پروائی ہی اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سے

دو پیدا ہوتا ہے اوس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہے یعنی محتاجگی کی جو بالکل محتاجگی کی اور نا امید ہونا تونگری ہے کہا سید ابو الحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا اونسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون میں ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دے تجکو غیر اسکے کہ قسمت میں کیا ہے تیری اور معنی طمع کے میں نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہوا وسکو ہو مجھ میں یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھئے دیتا ہے یا نہیں دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محبت و کرم کے یقین ہوا وسکو دینے کا وہ طمع نہیں ہے ع ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احدا شیئا رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن ہون اوسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اس مین اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والے کے اور مستثنا کیا گیا ہے اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اس لیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہانتک کہ مر جاویگا تو مریگا گنہگار ع **وعن** ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علی ان لا تسأل الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتأخذہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھ سے کہ نہ مانگ لوگون سے کچھ کہا مینے کہ ہان یعنی شرط کی مینے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجسے یہانتک کہ اوتر تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک مین کہ واقع مین یہہ مانگنا نہین ہے اس لیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہے لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا

باب الانفاق وکراھیۃ الامساک

باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجھپر تین راتین اور رہو وے پاس میرے اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوس مین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادای دین کے لیے رکھ لیتا اس لیے کہ ادای دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین او عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اس مین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اوس پر ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوس مین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک دونکا یا الٰہی دے خرچ کرنیوالے کو بدل یعنی جو کہ مال اپنے خرچ کرتا ہے اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بے محل خرچتا ہے اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خرچ کر یعنی جس خرچ میں رضائے اللہ کی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے
برکت کے اور بند کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھہ تھیلی مال کی حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا
اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور [illegible] نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لا تحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوئے اور ایک معنی
یہہ بھی ہین کہ مت گن مالکو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اس لیے
کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انفق یا ابن ادم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے خرچ کر اے
بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہہ
معنی کہی ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے مینے تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ یعنی
جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور
بند رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر
یعنی پہلے خرچ کرنے اوس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے
اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی بعضون کا
قوت کم ہوتا ہے اور بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضے حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے
یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہل دینے مین اونہین سے کر جب اون سے بچے تب بیگانون کو دے یہہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اورونکو دے اور ظاہر یہہ ہے
کہ یہہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال یہہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ح ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جنتان من حدید قد اضطرت
ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ہم بصدقۃ
قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ
دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہے کہ ہون اونپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائی گئی ہون ہاتھ اونکے طرف چھاتی اونکی کے اور چنبر گردن اونکی کی یعنی سینہ تنگی زرہ کے پس
شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا مل جاتے ہین
اور مچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکے یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا
بسبب اوسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اوسکے ہاتھ اوسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اوسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ اسکا
یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کی جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے خ ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا
محارمہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بچو بخیلی سے اس لیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا ہے اون لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل
کی یہہ مسلم نے ف یعنی ظلم کرو ہین کہتا ایک چیز کا نام خواہ جگہ اوسکی کے سوا ہے شامل ہے سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندہیرے ہونگے یعنی
کہ یہ محمول ہو ظاہر پر کہ ہوگا ظلمت بہت سے اندہیرا ظالم پہ نہیں راہ پاویگا بسبب اسکے مگر جیسے کہ مومن اوپاویگا کہ دوڑتا ہوگا نور اون کا آگے اونکے اور اونکے دہنے
سے شدائد اور ہول قیامت کو ہیں یعنی ایک ظلم سبب ہے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا
اس لیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اس لیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے
آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے
اور مباح کرنا حرام کا بھی ہو جاتا ہے کہ دشمن کی عورتون کو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے + ع **وعن** حارثۃ بن وہب قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُہَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ
لَوْ جِئْتَ بِہَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُہَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ بِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صدقہ دو اس لیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی کہ لاتا تو اسکو کل البتہ
قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہیں حاجت مجکو اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ دو یعنی غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول
کرنیوالے بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہیں قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بیرغبت
ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہہ بات اخیر زمانہ مین یعنی زمانہ حضرت امام مہدی کے ہوگی + ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رجل
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْہِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے
از روی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مالکی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور
نہ ڈہیل کر یہانتک کہ جسوقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی صدقہ دے حالت تندرستی مین کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے
محتاجگی سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاونگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈہیل نکر یہانتک
کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہے فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہوگیا ہے حاصل
یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہیں + ع **وعن** ابی ذر
قَالَ انْتَہَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ہُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ
فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ہُمْ قَالَ ہُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَہٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ
وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جب
دیکہا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبہ کے پس کہا مین نے قربان ہو تمہارے باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت
جمع کرنیوالے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر اور دہر اور ادہر یعنی ہر طرف نہ جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے
اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابوذر صحابی نے اختیار کیا تہا فقر کو غنا پر حضرت نے اونکی تسلی کر کہ

یہہ حدیث بیان فرمائی اس مین اشارہ ہی طرف افضلیت فقر کے ✦ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگون سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کی عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ہے ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ✦ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ للہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ✦ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ یُعْتِقُ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنی کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ کم ثواب پاتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اس لیے کہ للہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہے ✦ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اس مین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا نہوون اور وہ راضی ہو ساتھ اونکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہے جھکنا اور سہولت کرنے امور مین اس لیے کہ بعض للہ شاخون اسلام سے ہے ✦ع ✦ح **وعن** اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اوسکے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیدارون سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے محبت نرکھے ✦ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کو کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وسنذکر** حدیث اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب جہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً یَذْرَعُوْنَهَا فَکَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِهَا الصَّدَقَةَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ فَکُنَّ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُهُنَّ اَطْوَلُ یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّهَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِهَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ بعضی بی بیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی ہم میں سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پہلے مرے گی فرمایا جو لنبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنی جو اللہ بہت دیتی ہو پہلے مرے گی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تھیں اوس سے اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لنبی ہاتھ میں پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لنبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والیں ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں سے ملنے والی ساتھ میرے جو لنبی ہو تم میں سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تھیں بی بیاں حضرت کی ناپتی تھیں آپسمیں لنبان ہاتھوں کے کہ کون سی ان میں سے لنبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہ نے پس تھیں ہم میں سے لنبی ہاتھ کی زینب اس لیے کہ تھیں وہ کام کرتیں ساتھ ہاتھ اپنے کے اور اللہ دیتیں **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلے مریں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لنبی ہاتھ کو وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت زینب دباغت کرتی تھیں چمڑوں کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتیں اور اللہ دیتیں قیمت اونکی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَةٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تا کہ دے کسی مستحق اوسکو کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہیں اوسکا پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیری ہی واسطے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا تا کہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی

اوس نے خیرات اپنی پس رکھا اوسکو بیچ ہاتھ زناکرنیوالی کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زناکرنیوالیکو
پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زناکرنیوالی کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی
خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے
اوپر خیرات کرنے چور کے اور زناکرنیوالی کے اور دولتمند کے پس کہا گیا وہ خواب دیکھا پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیرا سب
مقبول ہوا اسلیے کہ خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین ہے پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور ایسے ہی
زناکرنیوالی پس شاید کہ باز رہے زنا سے اور ایسے ہی دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس مین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے اللہ کا تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے
یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ع **وعنہ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ
السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ
قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الْاِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ
لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ
لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ
فِيْهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ
جنگل کی زمین مین سو سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پہر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھرون
کی زمین مین پس ناگہان ایک نالے نے اون نالیون مین سے یعنے جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ
پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ
مین پانی پہنچا ہے وہ کون ہے ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانیکو ساتھ بیلچے اپنی کے پس کہا اوس شخص نے
واسطے اوسکے ای بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے
والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر
کا ہے کہتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو پانی دے فلانیکے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہے
تو یعنی اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اسنے پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہہ تو کہتا ہون تجھہ
کو پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس صدقہ دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور
کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ
کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسا کہ آگے آتا ہے صریحا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے
نام تیرے کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلا اوسکا حاصل یہہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ
کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کرنے یا کہ مینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع **وعنہ** اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَہُمْ فَبَعَثَ اِلَیْہِمْ مَلَکًا فَاَتَی
الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْہَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَہٗ فَذَہَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ
شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُہُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ
بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْہَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْہَبُ عَنِّیْ ہٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَہَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً
حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْہَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ
النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ ہٰذَانِ
وَوَلَّدَ ہٰذَا فَکَانَ لِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اونھون نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالی
نے یہہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اونکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کے
پاس پس کہا اوس نے کون سے چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑہی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے
مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوی اوس سے
گھن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ
یا کہا گائین شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہہ کہ کوڑہی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اون مین سے اونٹ اور کہا دوسرے
نے گائین یعنی شک فقط تعیین مین ہے کہ اوس نے کیا کہا اور اوس نے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے
برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اس مین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے
اور دور ہو جاوے مجھسے یہہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے
گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ
کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو اون مین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہہ
دے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اوسکے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے
اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والین پس بچے دیے
کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹونکے اور گاونکے اور بچے دیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑہی کے لیے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لیے
ایک جنگل گایونکا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا **قال** ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَہَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ اِنَّہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ
النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ہٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ

الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ ... عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى

مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ

الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ

إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ

فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑہی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے
یعنی جس صورت و ہیأت مین پہلے اوس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجسے اسباب سفر
میرے پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجسے بواسطہ اوس
ذات کے جسنے تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کے مقصود اپنے کو
پس کہا کوڑہی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوس نے یہہ بات جھوٹ کہی اوسکو ٹالنے کے لیے
پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑہی کہ گھنیاتے تجسے سب لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے
دولت مال پس کہا کوڑہی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا
پس کردے تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑہی محتاج فرمایا حضرت نے آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی مین پس کہا
اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑہی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑہی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا پس کردے
تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون
اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میری کے پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب
تیرے مانگتا ہون مین تجسے بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے سفر اپنی مین پس کہا
اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی
مین نہ تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنی
اپنے پاس پس سوا اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے
ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیری کے یعنی کوڑہی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب
ناشکری اونکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہے یہہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی
اللہ تعالی سے پھر تجسے اور یہہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجسے ۴۶ **وَعَنْ** أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجسے یہانتک کہ مین
حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکے ہاتھ مین
اگرچہ کھر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مقصود مبالغہ ہے

دینے

صلی اللہ علیہ وسلم تعجبہ اللحم فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ فیکم فقالوا بارک اللہ فیک
فذہب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمہ فقالت نعم قالت للخادم
اذہبی فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذہبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مروۃ فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فان ذلک اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوہ السائل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے غلام حضرت
عثمان کے سے کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا
ام سلمہ نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو صدقہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دیوے اللہ تجھکو یعنی یہہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے
ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ
کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پر
نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمہارے کی سائل کو نقل
کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم
قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون
مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا
کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی سائل نے کہا دو مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اوس نے نہ دیا تو
وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت
سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہوا اور اوس پاس مال
زیادہ حاجت سے ہو ۱۲ح **وعن** ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن
توفی وترک مالا فما تری فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی ہذا الجبل ذہبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ست
اواق انشدک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونہون نے پروانگی مانگی حضرت
عثمان سے آنے کی پس پروانگی دی اونکو اور تھی اونکی ہاتھ مین لاٹھی اونکی پس کہا حضرت عثمان نے اے کعب یعنی وہ وہان حاضر تھے تحقیق
عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا
کعب نے کہ اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اوس مین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈر اونپر پس اوٹھائی ابو ذر نے لاٹھی اپنی اور مارے
کعب کو اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا
اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوس مین سے چھہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم

رکھ چھوڑیگا اور کہا حضرت عثمان کے مقرر دیتا ہون مین تمکو اللہ کے اسطے عثمان تجھے بھی سنا ہو اسکو کہا یہہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان سے کہ یان نقل کی احمد نے

ف ابوذر غفاری نقراء مین تھا اور زہد مین تھا سب سے تھی مذہب اونکا یہہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب بیشہ دیوے اسلیے ہر شخص پر غالب آیا

اور یہ بات کعب کو آڑ مذہب جمہور کا یہہ ہو کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکو قبول کیا

جاوے اسمین مبالغہ ہو کہ اتنا دوست اور باوجود اسکو بھی کاشکے قبول ہو اور لفظ اور ساتھ حذف ان کے مفعول ہو احب کا یعنی اگر اتنا مال

ہو اور اسکو اللہ کے راہ مین خرچ کرن اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن ۞ **وعن عُقْبَةَ بْنِ**

الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ

حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا

فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَ

كَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهُ اور روایت ہو عقبہ بن حارث سے کہا پڑہی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا

حضرت نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنیوالے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضی حجرون عورتون اپنی کی پس گھبرا گئے

لوگ جلدی کرنے حضرت کے سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اونکی سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونیکی

کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مینے یہہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اوسکی کی نقل کی

یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونیکا زکوۃ مین سے پس مکروہ

جانا مینے یہہ کہ رات کو رکھون مین اوسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوای اللہ کی طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب

سے یا یہہ تعلیم امت کے لیے تھا ۞ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهِ

سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ

نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو عائشہ سے یہہ کہ اونھون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے بیچ بیماری اونکی مین چہہ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دون

مین انکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے اونکی سے بیماری نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنے کے بسبب بیماری

حضرت کے پھر پوچھا مجھے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئین وہ چہہ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہین بانٹین

مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیون کو پھر

رکھا اونکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہو گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اوسکے نقل کی یہ احمد نے

ف یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہو مقام نبوت کو ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى

بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہو یہ اے بلال

سے پھر جو کہ ذخیرہ کیا تھا اوسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ میں پیش آوے تو فرمایا کیا نہیں ڈرتا تو یہہ کہ دیکھے تو اسکے لیے
کہ بخار آگ دوزخ میں دن قیامت کے خرچ کر تو ای بلال اور نہ ڈر یہہ کہ صاحب عرش سے فقر کا **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ
تاکید ہے واسطے اوس بخار یعنی اثر کے پونہچے کا طرف تیرے بیچ میں کنایہ ہے قریب ہونے اوسکے سے دوزخ سے حاصل یہہ کہ اسکی سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا
اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جسنے تا در نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہنچا دیگا اور حضرت نے یہہ
حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جایز ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال
کے لیے **ع وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ
مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ
حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت
درخت ہے بہشت میں پس جو شخص ہے کا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس میں سے پس نہیں چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر اور
بخیلی درخت ہے دوزخ میں پس جو شخص کہ بخیل ہے پکڑیگا ٹہنی کو اوس میں سے پس نہ چھوڑے گی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ میں نقل کین یہہ دونون
حدیثین بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** درخت ہے یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اس لیے کہ جیسے
درخت ہوتا ہے اور ٹہنیاں بہت ہوتی ہیں ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور قسمیں اوسکی بہت ہیں اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون
سخاوت کے سے **ع وعن علی** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنی موت یا بیماری
سے پہلے دو للہ اس لیے کہ تحقیق بلا نہیں بڑہتی صدقہ سے یعنی للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے **باب فضل
الصدقة** یہہ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے **ف** صدقہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ نکالا اوسکو آدمی اپنے مال میں سے اللہ تعالی
کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کو لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل **ع الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا
بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت میں ہو یا قیمت میں کمائی حلال سے اور نہیں قبول کرتا
اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا
بچھیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنی ہیں جمع کرنا اور یہان
کسب طیب سے مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث میں ہاتھ لگا
یا ہبہ کیا کسی نے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہیں قبول ہوتا اور حلال اچھی جگہ صرف ہوتا ہے
چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین میں سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ میں لاتا
اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ میں پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہوں میں یہہ کہ کچھ للہ دون میں پس بتا مجھکو مستحق کما
اونہوں نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پونہچے گا مستحق کو پس مبالغہ کیا اون سے اسبات میں غنی نے کما اونہوں نے نکل جب ملے تو

پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا اوسکو زاد دیا اوسکو پھر دوسرے دن آیا

اور شخص کو دیکھا کہ اوسکو ایسا ہی معاملہ پیش آیا اور دیا جھکو اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو شراب خواری مین فلانی بدکار

ساتھہ پس آیا غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلو تو گھر سے اور اول جسپر تیری

نظر پڑے اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک دیندار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس شرمایا اوسکو دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کو

دیا اوسکو درہم پس چپکا ہو رہا اوسنے ہم پھر اوسکے پیچھے چلا اور ساتھ چلا اوسکو غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اوسکو داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا

دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اوسکے اوس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوس مین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا

اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجھکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہہ کہ میرے ساتھہ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطر

ہوا اور نکلا اسکے واسطے پھرتا تھا مین نے یہہ کبوتر مرا ہوا لیا مینے اوسکو اونکے لیے پس جب مجھے یہہ فتوح ہاتھہ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا

پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جای خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جای اور قبول کرتا ہے ساتھہ داہنے ہاتھہ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے

...... اوسکو داہنے ہاتھہ مین لینا اس لیے کہا کہ عادت ہے پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھہ مین لیتا ہے اور بڑہاتا ہے یعنی بڑہاتا جاتا ہے

اوسکو اتنا بھاری ہو میزان اعمال مین ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ

وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے

مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ ظاہر مین للہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے

کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا

ہے باوجود قدرت کے نہ کہ بدلا لینے پر اسکو اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی

عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الہی کے اور نہ کسی غرض کو تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ

كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ

مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشیکی جگہ تو بلایا جاویگا

دروازون بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنی آٹھہ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچھی طرح

پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازے نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے تو داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی

ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا

دروازے صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے

کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہین ضرورت اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان دروازون مین سے یہہ کہ بلایا

سب دروازوں سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہیں کہ کوئی سبھی دروازوں سے بلایا جاوے اور اگر ایک ہی دروازے سے بلایا جاوے گا مراد کہ داخل ہونا بہشت میں ہے حاصل ہو لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازوں سے بھی فرمایا کہ ہاں اور امید رکھتا ہوں میں کہ ہو ویگا تو اون میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک آوے بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے یعنی بلاوینگے داروغہ جنت کے سب دروازوں سے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازوں سے ہوتا ہے اور ریان کے معنی ہیں سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اوس میں شراب طہور پلائے پہنچنے کے درمیان جنت میں تاکہ جاتی رہے پیاس روزے میں جو یہاں پیاسا رہا تھا اوسکی عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارا ہے پس داخل ہو تو اس میں ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینیوالے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگوں کے اوس میں سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونیوالے اوس میں سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کا اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کا اور ہو ویگا تو اون میں سے یعنی اس لیے کہ حضرت ابوبکر رضہ میں یہہ سب باتیں پائی جاتی تھیں +ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم میں سے آج کے دن روزہ سے کہا ابوبکر صدیق نے کہ میں ہوں روزے سے فرمایا کون ہے تم میں سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے کہ کھلایا تم میں سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے تم میں سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتیں یہہ چیزیں کسی شخص میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہیں جمع ہوتیں یہہ چیزیں یعنی ایک دن میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی بلاحساب والا نرا ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہہ ہیں کہ داخل ہوگا جنت میں جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہیں ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد مطابقت سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اونکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نکہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ +ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتوں مسلمانوں حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ باز رہے تم میں سے تحفہ بھیجنے یا اللہ دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہوسکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

[illegible] کو بھیجے پس چاہیے کہ حقیر نجانے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر
[illegible] قابل [illegible] اوسکو سبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی او حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتون کو اس لیے کیا کہ اونکو
[illegible] وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ
[illegible] روایت ہے جابر او حذیفہ سے کہ دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری او مسلم نے **ف** یعنی جو کام نیکی کا ہے خواہ
[illegible] خواہ [illegible] اوسکا ثواب ایسا ہے جیسا صدقہ دینے کا ✦ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کچھ چیز
تو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہے
ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ
[illegible] فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الہی کے کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق
کرے فرمایا پس چاہیے کہ [illegible] مال دونون ہاتھون کے کسب سے پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے
[illegible] کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کو عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ
[illegible] پس اگر یہہ بھی [illegible] فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئین بدی او [illegible] ونکو برائی پہنچانے سے لوگون کو پس تحقیق یہہ او سکے لیے
صدقہ یعنی [illegible] کا سا ثواب ہو [illegible] نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہنچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ
[illegible] صریح [illegible] نیت [illegible] ✦ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ
عَلٰى [illegible] عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ
صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہے اوسپر یعنی اونکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اوس مین آفتاب عدل کرنا درمیان دو
شخصون کے یہہ بھی صدقہ ہے او مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکی کے کہ سوار کرے اوسپر یا لادے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی
صدقہ ہے اور [illegible] ڈالے اوسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف [illegible] کہ پیدایش مین حکمتین او نعمتین بڑی بڑی ہین اونکے شکرانہ مین صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد از ان
بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہے کہ مال بلّٰہ دے بلکہ یہہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل
وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسیکے حکم مین ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے
لیے او طلب علم او مانند اونکے لیے او [illegible] چیز مانند کانٹے اور ہڈی او نجاست وغیرہ کے ✦ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ

و

وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ فَاِنَّهٗ يَمْشِىْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی حضرت عائشہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑون کے
پس جو کوئی اللہ اکبر کہو اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہو اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرو اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگون کی
راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہو اور کرو یہہ اقوال افعال
یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھ جوڑون کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوسدن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جانکو آگ سی نقل کی یہہ مسلم نے
ف لفظ اوس دن مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہون کا ہو ۞ **وَعَنْ** اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ
بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّفِىْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِىْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ
لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِىْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِى الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ
اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہی
او منع کرنا بری بات سی صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا
اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوس مین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اوسپر اوس مین گناہ پس اسیطرح جس وقت کہ
دفع کیا اوسکو بیچ حلال مین ہوگا اوسکو لیے اوس مین ثواب نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جیسی للہ دینی مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات
کے پڑہنے اور کہنے سی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنے بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین لیکن ازبسکہ اوس مین ادا کرنا
حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بچا کر جو جماع حلال کرتا
کرتا ہی بسبب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا سا ۞ **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ
اللِّقْحَةُ الصَّفِىُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِىُّ مِنْحَةً تَغْدُوْا بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودہ والی عاریت دینی واسطے دودہ پینے کے
اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودہ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** عرب مین یہہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے
تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہہ ۞ **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا
كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کھیتی پھر کھاوی اوس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کی کھاوین مگر ہوتا ہی اوسکے لیے صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ بھی ہی اور جو کچھ چورایا جاتا ہے

اوس سے اوسکے لیے صدقہ ہے ف یعنی صدقہ کا سا ثواب پاتا ہے اور اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوسکو ثواب اس مین تسلی ہے اور اسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہے ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہان نیت نہو تو جواب یہہ کہ منظور اصلی کھیتی مین جینا نوع حیوان و انسان کی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے متعلق ہوسے نیت اجمالی ساتھ اس فرد کو بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب مولانا عبد العزیز **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کو کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اوسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اوسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے بسبب اسکلام کے کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر کے یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہے سوائے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہے مذہب اہل سنت کا ہے ع **وعن** ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتأکل من خشاش الارض متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اوسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اوس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنی چوہے وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لانحین ہذا عن طریق المسلمین لا یؤذیہم فادخل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھی اوپر راہ کے یعنی اوپر ادہر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق کانت تؤذی الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اوسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اوسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **وسنذکر** حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات

النبوۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مینے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹیکا پس تہا اول کلام یہہ کہ فرمایا اے آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکونکو اور سلوک کرو ناتیداروں سے اور پڑہو نماز رات کو اوس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتہہ سلامتی کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت سے رکھتا ہے کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کی یعنی وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر وکفران کے ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ ہے اور بعضی نیکیون مین سے یہہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتہہ کشادہ چہرہ کے اور یہہ کہ ڈالے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وامرک بالمعروف صدقۃ ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ ونصرک الرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بےنشان کے واسطے تیرے صدقہ ہے یعنی جس زمین مین بسبب بےنشان راہ کے لوگ رستہ بھولتے ہین اوس مین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنے تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر پہنچانا اندہے کو یا کم سوجھ کو تیرے لیے صدقہ ہے اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہے نقل کی یہہ ترمذی نے

ایک کنوئیں سے پانی بھرے **ف** جب ڈول بھر ڈول مین پانی ڈالے مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دیکر اوسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ☆ع **وعن** سعد بن عبادة قال يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاى الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابو داود والنسائى اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا اے رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی اوسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہہ کنوان صدقہ ہے واسطے ماں سعد کے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** پانی بہتر ہے اس لیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا مین خصوصًا اون شہرون گرم مین ☆ع **وعن** ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم كسا مسلما ثوبا على عرى كساه الله من خضر الجنة وايما مسلم اطعم مسلما على جوع اطعمه الله من ثمار الجنة وايما مسلم سقى مسلما على ظمإ سقاه الله من الرحيق المختوم رواه ابو داود والترمذى اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کیے ہوئے مین سے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اوسکے کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور مہر اوسپر مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہے یسقون من رحيق مختوم ختامه مسك یعنی بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی ہے ☆ع **وعن** فاطمة بنت قيس قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى المال لحقا سوى الزكوة ثم تلا ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب الاية رواه الترمذى وابن ماجة والدارمى اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہے سوا زکوۃ کے پھر پڑھی حضرت نے ساری آیت نہین نیکی یہی کہ پھیرو منھہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی زکوۃ تو فرض ہی ہے مگر دینی چاہیے سوا زکوۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ بھی دیا کرے اور وہ یہہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہے ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملائكة والكتاب والنبيين واتى المال على حبه ذوى القربى واليتمى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة یعنی لیکن نیکی وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھہ محبت اوسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی ہے اسواسطے کہ اس مین اول تو اللہ تعالی نے تعریف کی مومنون کے ساتھہ دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد از ان تعریف کی ساتھہ قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے دینے زکوۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہے سوائے زکوۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول

صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ۔ح ع **وَعَنْ** بُھَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْھَا قَالَتْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَایَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ کے کہا بہیسہ نے کہا باپ نے اوسکے نے یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا اوی نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہین حلال منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا اوی نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائیکو بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کی اور نمک سے نہ منع کرے اس لیے کہ لوگون کو احتیاج اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اوسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہی سب بھلائیون کو یعنی دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کہ نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور اوروں کو اوس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ لفظ لایحل بمعنی لاینبغی کے ہے یعنی لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ۔ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَۃً فَلَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ وَمَا اَکَلَتِ الْعَافِیَۃُ مِنْہُ فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اوسکے لیے اوس مین یعنی اوسکے آباد کرنے مین ثواب ہی اور جو کچھ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکے حاصل مین سے پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی وشاکر ہوا وسپر نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَۃَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ ھَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودہ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولیکو یا اندہے کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا یَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِہٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْہُ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَیِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِنْ اَصَابَکَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَہٗ کَشَفَہٗ عَنْکَ وَاِنْ اَصَابَکَ عَامُ سَنَۃٍ فَدَعَوْتَہٗ اَنْبَتَھَا لَکَ وَاِذَا کُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاۃٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُکَ فَدَعَوْتَہٗ رَدَّھَا عَلَیْکَ قُلْتُ اعْھَدْ اِلَیَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَہٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِیْرًا وَلَا شَاۃً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْہِ وَجْھُکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَکَ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْکَعْبَیْنِ وَاِیَّاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّھَا مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَۃَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَکَ وَعَیَّرَکَ بِمَا یَعْلَمُ فِیْکَ فَلَا تُعَیِّرْہُ بِمَا تَعْلَمُ فِیْہِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ حَدِیْثَ السَّلَامِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَکُوْنُ لَکَ اَجْرُ ذٰلِکَ وَوَبَالُہٗ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اوسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمائی اوسکی کے جیسا کہ راوی نے واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچہ مگر عمل کرتے ہین لوگ وسپر کہا مین نے کون ہی یہہ کہا لوگون نے یہہ ہین رسول خدا کے کہا اونے دو بار کہا مین نے علیک السلام یعنی تجپہ سلام ہی رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردے کی کہ السلام علیک نہی

[illegible] پکا یتو اوسکو دور کرے ضرر کو [illegible]

[illegible] حالی [illegible] اور درخت [illegible]

[illegible] کہا مین نے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو

[illegible] پس کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیون کو برا کہنا کیسا چوپایون کو بھی نہین برا کہنا

جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی کا ہو حقیر

نہ جان بلکہ اگر کوئی تجسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو

بھائی اپنے سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب

حسن خلق تیرے کی اس لیے کہ تحقیق یہہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنے آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے

ازار کے سے اس لیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجکو اور عار دلاوے تجکو ساتھ

اوس عیب کی کہ جانتا ہے تجہ مین پس عار دلا تو اوسکو ساتھ اوس عیب کے کہ جانتا ہے تو اوس مین اس لیے کہ نہین ہے گناہ مگر اوسپر نقل کی یہہ ابو داؤد

[illegible] ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سر حدیث کا کہ اوس مین ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہین روایت کی

اور روایت [illegible] ترمذی کے بجای فانما وبال [illegible] کے یہہ ہے کہ ہوگا تیرے لیے ثواب [illegible] اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر ف

یہہ جو دوبارہ سلام اس لیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہین یا جواب نہین دیا اگر ادب سکھانا نکو سے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی

ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردون کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردون کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے

[illegible] کہتے ہین ولیکن تحقیق [illegible] السلام علیک ہے اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب زیارۃ موتی کو تشریف لیجاتے

[illegible] السلام علیکم پس معنے اسکے کہ علیک السلام دعا مردون کی ہے یہہ ہین کہ دعا مردون کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عرف عرب

مین یہہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیہ میت کا ہے موافق عرف عادت اونکی کے یہہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے

مردون پر [illegible] السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہے اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سند ہے اس لیے

[illegible] افضل یہی ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمٰن مین اور کسیکو برا نہ کہے اس لیے

کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہے اور کسیکو برا نہ کہنے مین کچہ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بہی اور جیسی پائنچہ

ٹخنون سے نیچے کر [illegible] گناہ اوسکا اگر واسطے تکبر کے ہے تو برا ہے اگر کیونکہ اوس حال مین پڑتا ہے بہت بدی اور ہے مراد با شد جزا

اگر مردی [illegible] [illegible] نقل کی [illegible] کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی

ہے اس لیے بعضی حواشی مین لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ اوسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہے ساتھ

الفاظ ابی داؤد کے ہے ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا

قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ اہلبیت یا صحابہ

نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اوس مین سے کہا حضرت عائشہ نے کہ نہین باقی رہا اوس مین سے مگر

شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوای شانہ کے [illegible] سب سوای شانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث

صحیح ہے ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہی اس مین اشارہ ہی طرف اس آیت
کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہے ۱۲ ح **وعن** ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ
خرقۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہوجاتا ہی بیچ حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوسپر اوس کپڑے مین سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف یہہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ
بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبھم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیھا
اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانھزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت
نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین
اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اوسکو کہا راوی نے گمان کرتا ہون مین
حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے
ف داہنے ہاتھ اپنے سے اس مین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اوسکو دے کہ دائین طرف ہو اوسکی اور چھپاوے
اوسکو بائین ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہہ ہین کہ دائین
طرف والیکو دے تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ۱۲ ع
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبھم اللہ وثلثۃ یبغضھم اللہ فاما الذین یحبھم
اللہ فرجل اتی قوما فسألھم باللہ ولم یسألھم لقرابۃ بینہ وبینھم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانھم فاعطاہ سرا
لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتھم حتی اذا کان النوم احب الیھم مما یعدل بہ فوضعوا
رؤسھم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فھزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح
لہ والثلثۃ الذین یبغضھم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ و
لم یذکر وثلثۃ یبغضھم اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے
اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک
جماعت کے پاس پس مانگا اوسنے ساتھ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اوسنے واسطے قرابت کی یعنی یون نہ کہا کہ
دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہے پس نہ دیا اونھون نے اوسکو پس پیچھے اونکے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
یعنی اوسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اوسکو چپکے سے نہ جانا دینے اوسکے کو مگر خدا نے اور اوسنے کہ دیا اوسکو
اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوگئی نیند بہت پیاری طرف اونکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس رکھے

اور ہم پھر اہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہو میری درگاہ میں اور پڑھتا ہو آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی
اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینہ اپنی کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اون سے اللہ ایک تو بوڑھا ہو کر
زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور
ظلم کرے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نے
تین شخصونکا کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہو مجھے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہہ حدیث
کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور آخر اوسکے اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالی
نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اوسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور
شیخ سے مراد یا تو بوڑھا ہی یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالًا من اللہ
واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے
اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنی ہے اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اس لیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر
کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو
ای امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے
بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہہ خصلتین کہ وہ سب کے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا
ظاہر ہی اس لیے دشمن خدا کے ہوئی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ
تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ
مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ
شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ
پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی
مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای رب
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہی
اوسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سب سے زیادہ
سخت اس لیے ہے کہ اس مین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین

یہہ بات نہیں اور اس مین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہو کہ لوگ میری خیر کو دیکھیں اور میری تعریف کرین اور اپنے ہمعصر پر فخر حاصل ہوئے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اس لیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضا مولی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہے ✲ح **وَذُكِرَ** حَدِيثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْاِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہو گناہونکو کتاب الایمان مین

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ اِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا دربان بہشت کے ساری پکارینگے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہو یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہووین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی کے اور طرف اوس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے یعنی اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہون گے دربان وہان کے **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے نے یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جیسے سایبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہو ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہہ کہ صدقہ گویا ثواب اوسکے کو بصورت سایبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر تانین گے تا گرمی اوس دن کی سے بچے ✲ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوس پر باقی سال اوسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اوسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہو اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہو کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہو اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کی جو بعضون نے نقل کی ہو کچہ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دس افعال جو دن عاشورے کی کرنی نقل کیے ہین اونکی بھی کچہ اصل نہین سوای روزے کی اور وسعت کرنی کھانے کی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سے ✲ع **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو ابی امامہ سے کہ کہا کہا ابی ذر نے اے نبی خدا کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہو ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہو یعنی کئی کئی حصے ہو اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہہ احمد نے

ف کثرت ثواب جو حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑہاتا ہے ثواب جسکو لیے چاہتا ہے ۔ **باب افضل الصدقۃ**
بیان میں بہتر صدقہ کا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی وابدأ بمن تعول رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ
روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر
ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے **ف** بے پروائی سے
یعنی صدقہ دیوے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی قوت اہل وعیال کا رکہ لے اور جو زیادہ اوس سے ہو تصدق کرے اور عیال
کو محتاج اور بھوکا نرکہے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہے کہ ضرور ہے صدقہ دینے والے کو
کہ یا تو غنا بنفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کے دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اوسپر حضرت نے اونکی تعریف کی
اور یا غنا بمال باقی رہے کہ دیتا اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہیے
والا مقدم رکھے نفس وعیال کو اتنا نہ دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ۔ **وعن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقۃ علی اہلہ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور اوس مین
توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اوسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ
علی اہلک اعظمہا اجرا الذی انفقتہ علی اہلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد
کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دیوے مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑی اون دینارون مین از روی
ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ
رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ
کرے اوسکو اوپر عیال اپنے کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے
اوسکو اوپر یارون اپنے کے اوس حال مین کہ وہ جہاد کرنیوالے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی خرچ کرنا ان تین
پر افضل ہے اورون پر خرچ کرنے سے ۔ **وعن** ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی
ابی سلمۃ انما ہم بنی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم متفق علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ
کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے سواے اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین

پس فرمایا خرچ کرا نپر پس تیرے لیے ثواب ہے اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو اونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ام سلمہ پہلی بیاہی ابو سلمہ صحابی کی تھین اون سے کئی بیٹے ہوئے تھے عمر اور زینب اور درّہ جب وہ مر گئے تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کچہ دیا کرتی تھین اوسکو پوچھا کہ مجھکو ثواب بھی ہوتا ہے اوسکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹون سے بیٹے ہونگے ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اونکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے م ج

وعن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهٖ فَسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مینے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اون سے یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے سبب مجھسے تصدق کرون تم پر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اوسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اون پر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندون اونکے کو اور یتیمون کو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا ہیچ نفسی بیان سے کہ اس مین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سے زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون سی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکی دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے

ف ڈالی گئی تھی اونپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تھی کہ لوگ اونسے

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہے
ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے نا تےدار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى
وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے
یعنی اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوس نے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنے
میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا
خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو تو دانا تر ہے
یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اوسکو دے ۱۲ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ
غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ
پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس
شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ گیر ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا اون میں یعنی جنگل میں جا کر
الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں پر گذران اپنی کرتا ہے اور زکوٰۃ اونکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے
وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہے اوس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہیں دیتا ساتھ اوسکے نقل کی
یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگوں میں سے ایک یہہ بھی ہے اس لیے کہ کہا کہ غازی سب
لوگوں سے افضل نہیں ہے اور اسیطرح بدترین آدمیوں سے بھی یہہ مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہی ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اُمِّ بُجَيْدٍ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سُم جلے ہوئے کے ہو
نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے **ف** یہہ مبالغہ ہے بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ ادنی
اوس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیئے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہیں مراد ہے اس لیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے
نہیں ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ
فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو
اوسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانا نیک کے لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی عذر نہ ہو

ذخیرہ رکھنیوالی ہو اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کے جہان دکھلادے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانین خرچ فرمائیے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی یہہ مال ہے نفع دینیوالا اور تحقیق سنا مینے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
یہہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیونکو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف**
یہی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتیدار مراد ہون ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہے کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ
کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنی کھلانا انکا اچھا نہین ع **بَابٌ** **ف**
عادت ہے مولف کی کہ کہین نرا باب ہے ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اوس مین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ
باب بھی ویسا ہی ہے اور بعضے نسخون مین یون ہے باب ما ینفق المراۃ من مال زوجہا یعنی اس باب مین بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت
اپنے خاوند کے مال مین سے ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
تصدق کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اوس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اوسکا بسبب خرچ
کرنے اوسکی کے اور ہوگا اوسکے خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانے اوس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے
حوالے ہے اوسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض اونکے ثواب بعض کا کچھ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضون نے کہا کہ
یہہ حکم جاری ہوا اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہہ کہ ضیافت کرین مہمانون کی اور کھلاوین
سائل و مساکین و ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اوسکی کے پس واسطے اوسکے ہے آدھا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بغیر اوسکے حکم کے مراد بغیر حکم اوسکی سے یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہے
رضا خاوند کی بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اوسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ع
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکے یعنی صدقہ اور مانند اوسکے
پورا تو پورا بن نقصان کے خوشی دل اپنی کے سے پس دیوے اوس چیز کو طرف اوسکے حکم کیا گیا ہے اوسکے لیے ساتھ اوس کے

[illegible]

[illegible] سے [illegible] پوچھا کہ اگر [illegible] دیتا او سکا [illegible] حکم کیا گیا ہو

[illegible] کا ایک [illegible]

[illegible] امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک

دیکا حکم کرتا ہو پورا اور [illegible] خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہوا و سکو [illegible] تو اوسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے ع **وَعَنْ**

عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ

تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان

[illegible] اوسکو اگر بولتی کچھ تو صدقہ دیتی یا وصیت کرتی تو صدقہ دینے کی پس کیا ہے واسطے اوسکے ثواب اگر صدقہ دوں میں اوسکی

طرف فرمایا ہاں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہے اور اسیطرح

دعا [illegible] کے سبب فیدہ سے مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے

اور [illegible] ثواب پہنچتا ہے اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب میں

دیکھا [illegible] دنیا میں حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہنچنے ثواب [illegible] قرآن کے اور اس عالم میں برخلاف اوسکو پایا ہے ح **اَلْفَصْلُ**

الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا

تُنْفِقُ [illegible] شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے میں کہ نہ خرچ کرے عورت

کچھ گھر خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنی کے یعنی اذن صریحا ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہہ نفیس ترین

سب مالوں ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کرنے بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام

تو نفیس چیز ہے اسکا بطریق اولی نہ درست ہوگا اور ظاہر میں اس حدیث میں اور اوپر کی بعض حدیثوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدوں کو

جو کوئی دیکھے گا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اس لیے کہ اون سے تطبیق معلوم ہو جائیگی ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا

وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتوں سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ

قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہیں اپنے باپوں پر اور اپنے بیٹوں پر اور اپنے خاوندوں پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے مالوں

اونکے سے یعنی بغیر اذن اونکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اوسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد تازہ مال سے

یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہیں پس ایسی چیزوں میں حاجت اذن کی نہیں

اسلیے کہ عرف عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزوں کے خرچ کرنیکو منع نہیں کرتے پس اذن دلالۃ حاصل ہے بخلاف [illegible] چیز کے کہ اوس میں

اذن و رضا ضرور چاہیے ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ [illegible] اَنْ

اقدد لحما فجاءني مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته قال يعطي طعامي بغير ان آمره فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم أتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم روایت ہے عمیر غلام آزاد کیے ابی اللحم کے کہا کہ کہا مجھکو صاحب میرے نے کہ چیرون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اوسکو اوس مین سے پس جانا یہہ صاحب میرے نے پس مارا مجھکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہہ حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہے اور ایک روایت مین کہا عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز قلیل کہ وہ چیز کہ اذن ہے اوس مین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدہون آدہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولا مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کی حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اوس سے غرض کہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کو نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا + ع

باب من لا يعود في الصدقة

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوے صدقہ دیے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

الفصل الاول فصل پہلی

عن عمر بن الخطاب قال حملت على فرس في سبيل الله فاضاعه الذي كان عنده فاردت ان اشتريه وظننت انه يبيعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم فان العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه وفي رواية لا تعد في صدقتك فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی کو پس گھوڑا نہ تھا مین نے اوسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوس پاس یعنی بسبب لاغری کے دبلا کر دیا پس چاہا مین نے یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا مین نے یہہ کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجھکو بدلے ایک درہم کے یعنی یہہ عود صورتہ ہے حقیقۃً اس لیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہے اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب بڑا ہو جانیکے یا اسلیے کہ مین محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن ملک نے کہ گئے ہین بعضی عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینیوالے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اس مین قبح لغیرہ ہے وہ یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینیوالے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اوسکی کے پس ہوتا ہے مانند عود کرنیوالے کے اپنے صدقہ مین بیچ اوس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا + ع **وعن** بريدة قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ اتته امرأة فقالت يا رسول الله اني تصدقت على امي بجارية وانها ماتت قال وجب اجرك وردها عليك الميراث قالت يا رسول الله انه كان عليها صوم شهر أفأصوم عنها قال صومي عنها قالت انها لم تحج قط أفأحج عنها قال نعم حجي عنها رواه مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی انکے پاس ایک عورت

دلی یہہ عورت صدقہ کی تھی میں نے اپنی ماکو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پہر آئی ہاتھون مین اوسکو اور عود کر گئی میری ملک مین نیا بہن
دیا تو کہا اجر ہے تجھے صدقہ کرنیکا اور پہیر دیا لونڈیکو تجھے میراث نے لہا عورت نے واسطے رسول اللہ کے تحقیق تہی ماں پر روزہ مہینہ بھر
کا کیا رکھون میں اوسکی طرف سے فرمایا رکھ روزے اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نے تحقیق ماں میری نے نہین حج کیا کبھی
کیا حج کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہیر دیا میراث نے یہہ نسبت مجازی ہے یعنی پہیر دیا اوسکو اللہ نے
تجھے بسبب میراث کے اور معنی لونڈی ملک تیری بسبب ورثہ کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہہ کہ صدقہ مین عود کرنا جو منع ہے
یہہ اوس قبیل سے نہین ہے اسلیے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکھ یعنی حکم کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے
کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دے جیسا کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزون مین ہوگا
ان شاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوة اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی
اور بدنی سے جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بہی اور ضرورت مین بہی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے
سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا
نائب کے کرنے سے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت مین بہی اسلیے
کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور یہان حج کر یعنی برابر ہے کہ واجب ہوا تہا اوسپر یا نہین وصیت کی تہی اوسکو یا نہین وارث کو درست ہے کہ موروث کی
طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اوسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوة ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالی کے اب
آگے اوسکے ہے کتاب الصوم نسال اللہ اتمامہ ع ج **کتاب الصوم** کتاب ہے بیچ بیان روزون کے **ف** صوم کے معنی لغت مین
مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کہانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ
اوسکا حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکہنے والا اہل بہی ہو یعنی مسلمان بہی ہو اور پاک بہی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان
کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑے فائدہ اسکے دو ہین ایک تو یہہ کہ خاطر جمع
ہوتی ہے نفس امارہ کو اور رہائی رہتی ہے تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکہ و زبان اور کان اور ستر غیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے پس خواہش
گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے کہ بہوکا ہونا نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسبات کی اور جب
سیر ہوتا ہے نفس بہوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسبات کی اور مناسبات سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اوسکے لیے پیدا ہوا ہے
مثلا آنکہ دیکہنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بہوک مین کسی چیز کے دیکہنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بہرے پر ہوتی ہے اسیطرح
باقی کو سمجہ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتون سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکہ
اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکہنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے لینے اور روزہ ان
چیزون کا مانع ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچہے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ سبب رحم
ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو بہوک کا چکہتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بہوکا دیکہتا ہے تو رحم کرتا ہے اور اور فائدہ
اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اوٹہاتا ہے کبہی وہ چیز کہ اوٹہاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کے جیسے کہ منقول ہے
بعض علما سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین اس پایا انکو کہ بیٹہے ہوئے کانپتے تہے اور کپڑے اونکے لٹکتے تہے پاس پہرے کہا

اونکو ایسی وقت مین کپڑی اوتاری تھی کہا ای بہائی فقرا بہشت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبر گیری اونکی کرون کپڑون کی طرف سے پس موافقت کرتا ہون
اونکی ساتھ اوٹھانی تکلیف جاڑی کے جیسیکہ وہ اوٹھاتی ہین انتہی اور اس لیے تھی کہتے بعضے اولیا عارفین وقت کہانیکے نوالونکے اللہم لا تواخذنی
بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجھسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین
باوجود کثرت غلے کے کہ اونکو پاس تھا تا کہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور شامل ہوں ساتھ اونکی تکلیف اٹھانیمین پھر ہوئی فرضیت
رمضان کی دسوین بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینہ مین کہ اٹھاروان مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین فرض تھا
پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف
کیا ہے علمانے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے
اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ در مختار کی باب ما یفسد الصوم مین لکھا ہے ولو اکل عمدا
شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کھاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان و بیباکانہ قتل کیا جاوے ع + ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی
روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق
علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور
ایک روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک
روایت مین ہے کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہہ کنایہ ہے
اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے
بہشت کے یہہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہہ کنایہ
اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اس لیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین
اوسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین سے اور
بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے اونکے نہین قبول کرتے اس لیے کہ بسبب روزے کے ٹوٹ
جاتی رہتی ہے قوۃ حیوانیہ جو جڑ ہے غضب و شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کے گناہونکو اور قوی ہوتی ہے قوۃ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے
طاعات کو جیسیکہ دیکھا ہی جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
کہ ایک روایت مین آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ع + ح **وعن** سہل بن سعد
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منہا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون
متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین اون مین سے ایک دروازہ
ہے کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ریان نہ داخل ہونگے اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ریان کے معنی ہین سیراب کے
اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین بتفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے ع + ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا

يغفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد
رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ ستائی دکھانے کے لیے رکھا بخشے جاوینگے اوسکے لیے جو کہ پہلے کیے
تھے گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر
مین یعنی ایمان رکھتا ہوا اوسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائینگے اوسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند
اونکے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانتا اوسکو یا نہ جانتا اور بخشے جائینگے الخ اما نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ
جھاڑنیوالے اگر گناہون صغائر کو مٹادیتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اوسکے ذمہ نہین ہوتی تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہین درجے
جنتون مین ۔ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها
الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من اجلي للصائم فرحتان
فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة فاذا كان
يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکے سات سو
تک فرمایا اللہ تعالی نے مگر روزہ اس لیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزا مین جانتا ہون آپ ہی دونگا
نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میری کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میری کے لیے
اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنی بسبب ملنے ثواب کے
اور البتہ بو منہہ روزہ دار کے خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنی اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ
دوزخ سے آخرت مین پس جب ہووے دن روزہ کی ایک تمہاری کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر
برا کہے اوسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسکا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ایک نیکی کے جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق
نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ
یعنی ثواب اوسکا بی نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالی کے ایسی فضیلت روزیکی دو سبب سے ہے ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے
لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہہ خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ریا کو اس مین دخل نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ
فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانه لي یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہے اسلیے کہ روزیکی لیے صورت نہین ہے وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور
دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ
اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے يدع شهوته یعنی چھوڑتا ہے اون چیزون کو کہ دل چاہتا ہے یعنی جو چیزین منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہے
اور لفظ طعامه بعد لفظ شهوته کی ہے تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوة سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنیوالین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے بسبب

بچنے کے عہدہ حکم الٰہی سے یا بسبب خوبی نیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین
یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اوسکو برا کہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو
زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اس لیے کہ گویا اس نے کہا اوسکو جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھ سے پس نہین لائق تجھکو بھی لڑنا
مجھ سے اسوقت اس لیے کہ یہہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھکو زبان درازی یا دست درازی
اسلیے کہ مین اللہ تعالیٰ کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھکو نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ۱۲ ح ح لفظ
الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکھا ہے کہ کہا بعض شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب
ہم پر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنی سجدہ وغیرہ اورون کو کیے کرتے
ہین ویسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی
حاصل کرتا ہے پس اسبات مین متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالیٰ کے یعنی جیسی باریتعالیٰ منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہہ بھی اپنے کو منزہ
کرتا ہے کھانے پینے سے دنکو پس اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی انتہی + اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے
اور یہان کے بعضے لوگون نے اونسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعض بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالیٰ
ہم سب کو اس بلا سے مؤلف **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ
لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے
جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند
کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے
ارادہ کرنیوالے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بہت بندونکو
آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو اون مین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبون مین نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانون کو قید کرتے ہین اس لیے کہ وہ وسوسہ
نڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف
اللہ تعالیٰ کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہے اندر نفسون کے
یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالیٰ کے یعنی بہت کوشش کر
اوسکی عبادت مین اس لیے کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندرہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف
اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ

وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا با برکت فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر روزہ اوسکا کھولے جاتے ہین اوس مین دروازے
آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اوس مین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اوس مین سرکش شیطانون کو واسطے اللہ کے اوس مین یعنے
رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیرہ رمضان مین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اوس مین افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینون
کے ان مہینون مین لیلۃ القدر نہو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش
شیطانون سے سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہوجاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا
عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان آور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئے شب بیداری کی اگرچہ اول
شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوس نے
حصہ اپنا لیلۃ القدر سے آور محروم رہا ہر بھلائی سے اس مین مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے +ع **ف**
یہ جو ملا علی نے ذکر کیا کہ دور ہوجاتا ہے بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضون مین
جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب
اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانے شیطانون کی ہے اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوڑ رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن
فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر بہتر استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نے بیان فرمائی
کہ وہ ان سب سے افضل ہے اور اس سے اشکال کچھ نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق
شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے
رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضای بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب
یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے اون سے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ
بمقتضای نفس کے ہوتے ہین وہ اون دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی + مولف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ
وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو
سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مینے
منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین
اور کہے گا قرآن باز رکھا تھا مینے اسکو نیند سے راتکو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی بیہقی
نے شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی
شفاعت سے گناہ معاف ہوجاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلیٰ ملین گے +ع **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہے تمپر اور اس مین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنی کہ محروم
رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اوس مین اور قیام بعض شب کا بہی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے و توفیق نہ
محروم کیا جاتا خیر اوسکی سے مگر بہر بدنصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمہارے پاس یعنی اپنی غنیمت جانو اسکے آنے کو دنون کو روزہ
رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر بہر بدنصیب یعنی جو کہ بدنصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اوسکو عبادت مین وہی محروم
رہتا ہو اس سے **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ
كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ
رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ
أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ
مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ
خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان
کا مہینا ہے بابرکت مہینا ہے کہ اوس مین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیا اللہ تعالی نے روزہ اوسکا فرض اور کیا قیام رات
اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہے اللہ کی اوس مین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہے مانند اوسکے کہ ادا کیا
فرض سواے رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہے
مانند اوسکے کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہے اور مہینہ غمخواری کا ہے اور مہینا ہے کہ زیادہ کیا
جاتا ہے اوس مین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو
یعنی کسب حلال سے ہوتا ہے اوسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اوسکی کے اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کرواوین ساتھ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار
کرواوے روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا
پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ
مہینا ہے کہ پہلا اوسکے رحمت ہے اور بیچ مین اوسکے بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہے اور آخر اوسکے آزادی ہے آگ سے یعنی یہہ تینون
چیزین مومنون ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین
بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری

اوسکی اسطور تراویح پڑھو اور اعتقاد اوسکی کے سنت ہونیکا کرو پس جسنے کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار
ہوا اوسکی عتاب مین روایت کیا ابوداؤد نے بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان کے آیا ہے فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا
وان یصوموا یعنی جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اونھون نے لوگون مین یہہ کہ قیام کرین
یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین آور وہ مہینا صبر کا ہے کہ بند رہتا ہے آدمی کھانے پینے وغیرہ سے آور وہ مہینا غمخواری کا ہے کہ فقیرون
اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے آور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسیکہ فرمایا
اللہ تعالی نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَاُ فِيْهَا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلا اوسکا رحمت
ہے یعنی وقت اوسکے نزول رحمت عام کا ہے اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنی کام کم کروایا
اوس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونے اوسکے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے
حق اللہ تعالی کے یا واسطے حق بندون کے بندون کو حق کے لیے جو قید ہوتے اونکے چھوڑنے سے مراد یہہ ہے کہ اونکو اونکی سے کہکر
چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اونہین کو چھوڑتے ہون آور دیتے ہر مانگنے
والے کو حضرت سوای رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس بیان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ۱۲ ع ۱۲ مولانا عبدالعزیز وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا
كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ
اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت
کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باد نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے
گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈی ہون یعنی لذت اوٹھاوین بسبب اونکے یعنی بسبب صحبت اونکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی
ہون آنکھین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سے
ہے اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور
واسطے اوس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنی
جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے
ایک دن رمضان سے مگر بیاہ دیگی ایک وجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نے حور مقصورات فی الخیام ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا

یارسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہیں ولیکن کام کرنیوالا اسواسطے اسکو نہیں کہ پوری دیجاتا ہے مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہے کام اپنا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہیں بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ رکھنا روزونکا ہے اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اوسکو صحابی ابوہریرہ نے بیان کیونکہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہے یغفر لامتی ہے +ع

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب ہے بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تم پر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی یا دھوئین کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اوسکے یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہے کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل مین مذکور ہو ویگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے اونتیس رات کا اس مین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو +ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کے تیس دن پورے کرو +ع

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی کہ حساب کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عرب کو اس لیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسیہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین سکتے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہہ ہے کہ اچھی طرح حساب کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہین ہم اوسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جگہ کہ جنکے سرون پر لفظ یعنی کا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارونکو کھول دیا +ع

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ذِي الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان و ذی حجہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا
کہ قریب ہے عید سے مرادیہی ہے کہ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی حجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے یعنی انتیس انتیس کے
نہیں ہوتے یا یہہ معنی کہ حضرت کے زمانے میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا
ہوا اور ایک انتیس کا یا دونوں انتیس کے ہوں ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے +ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ
الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ
ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی عادت اوسکی تھی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہیں اوسدن
روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اس میں تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت
ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو
روزہ +ح یہہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سواے روزے عادت
کے + اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزہ نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
یعنی سواے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھو بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت
امت کے تا ضعف لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی اوسکے حق میں ہے کہ جو طاقت
پے درپے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسا کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اوسکو
کچھ بھی نہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے +ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو تاکہ جانو
آنا رمضان کا +ع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا
شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے درپے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نے ف یعنی تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان
ہونگے انشاء اللہ تعالی +ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ

کہ جو شخص کہ روزہ رکھے اوس دن کہ شک کیا جاتا ہے اوس مین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہوا یا گواہی دی چاند دیکھنے کی ایک شخص
رد کی جاوے گواہی اوس شخص کی یا وہ فاسق گواہی دیوے پھر رد کیجاوے گواہی اوسکی اسکی صبح کو دن جو ہوا اوسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ
احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہووے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اوسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین
پس دن شک کو روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور واجب کے مکروہ ہے اور اوسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہہ ہے کہ اگر ایک شخص اول
شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہے کہ بیان اسکا اوپر ہوچکا تو افضل ہے اوسکو روزہ رکھنا
اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص
روزہ رکھین اوسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپھر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیسوین
شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے
اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علماء نے روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے
یہہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نجانتے
ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے
اوسکے دل مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان
مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہے لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر
یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ
رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا اوسدن رمضان کا ہونا + ح + فتاوی عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین دیکھا چاند یعنی
چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد
پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے
گواہی اوسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند مین چنانچہ
مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے اور
مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہو اور
عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر و
غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر اونکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تجدید

عدد کی منقول ہو روایت اوس امام کو اور بعضوں کہتے ہیں کہ جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہیں اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد
ہیں ح وعن ابن عمر قال تراءی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فصام
وامر الناس بصیامہ رواہ ابو داؤد والدارمی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا میں نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ روزہ رکھنے کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان
ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلثین یوما ثم صام رواہ ابو داؤد روایت ہے عائشہ
سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینہ شعبان کے اوس مقدار کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے
وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** شعبان کے ایام بہت گنتے
تھے اس لیے کہ رمضان کے بیان میں غلطی نہ پڑے اور اور مہینوں کے دنوں کی اتنی محافظت نہ کرتے اس لیے کہ اور مہینوں سے
کوئی امر شرعی متعلق نہیں مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہی نہیں محتاج ہوتا طرف اوسکی ہر کوئی ہر سال ٭ ع **وعن**
ابی البختری قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ ترائینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض
القوم ہو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس فقلنا انا رأینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رأیتموہ قلنا لیلۃ
کذا وکذا فقال ان [illegible] علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فہو للیلۃ رأیتموہ وفی روایۃ عنہ قال اہللنا
رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسالہ فقال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی قد امدہ لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی البختری سے کہا نکلے ہم
یعنی اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنے کے لیے پس جبکہ اترے ہم بطن نخلہ میں کہ نام ایک مکان [illegible] ن مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کو
لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ملاقات کی ہم نے ابن عباس سے پس کہا ہم نے
تحقیق دیکھا ہم نے چاند پس کہا بعضوں نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضوں نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تم نے اوسکو
کہا ہم نے دیکھا ہم نے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکھا تھا جس میں مثلا پیر کی شب میں یا منگل کی شب میں پس کہا کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھیں رمضان کریں پس وہ اوس رات
کا ہے کہ دیکھا تم نے اوسکو اوس میں اور ایک روایت میں ابی البختری سے ہے کہا کہ دیکھا ہم نے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق میں کہ نام
ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہم نے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھے اوسنے یعنی یہہ کہ کس رات کا ہے یہہ چاند
بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان
کی وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہہ مسلم نے
ف حاصل یہہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اوسکے بڑے ہونیکا کچھ نہیں بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلال کا قیامت کی علامتوں
سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہیں واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہوں ذات عرق میں
اور اختلاف کیا ہو اوس میں پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پھر جبکہ پہنچے ہوں بطن نخلہ میں

مین پوچھا ہوا اون سے بالمشافہ پس جواب دیا ہو اونکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کو تیسوین تاریخ چاند دیکھے اونکو پہلے زوال کے یا بعد
زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا
جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی
اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبہون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کی اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلا اگر دہلی مین شب جمعہ کو
چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہے اور سب جگہہ جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور
پھر رد کیا جاوی قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اوس روز کو تو قضا لازم آئیگی فقط ۔ع باب باب بیچ مسائل
متفرقہ روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ
فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کی برکت ہی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھہ نہ کچھہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ
پانی کا ہو اور امر اس مین استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے چیز اخیر شب کا اور
ساتھہ پیش سین کے مصدر ہی یعنی کھانا کھانا اوس وقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھہ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب
ساتھہ پیش کے ہے اس لیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانے سنت کے اور قوۃ ہوتی
روزہ رکھنے کی ۔ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَہْلِ
الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے
اور روزون اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کی
اور ہمارے ہان بھی ابتدائی اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنے اونکی شکرگذاری اس نعمت کی ہے ۔ع **وَعَنْ** سَہْلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھہ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوین اور علامت غروب ہونے آفتاب کے شہرون مین یہہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے
یعنی جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہنچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت
ہوتی ہے ساتھہ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی
رافضیون کی اونکی بھی مخالفت ہو جائیگی اس مین کہ یہہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ۔ع **وَعَنْ**
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ہٰہُنَا وَاَدْبَرَ النَّہَارُ مِنْ ہٰہُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ
الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہہ سے یعنی مشرق
کی جانب سے سیاہی رات کی اوٹھے اور جاوے دن اس جگہہ سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار لیا یعنی حکماً ... ہو الا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے
نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے کہ معنی یہہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ۔ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میرے تحقیق میں رات گذارتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھکو رب میرا اور پلاتا ہے مجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** طے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اس طرح کہ درمیان میں افطار نکرے اس سے اس لیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اس میں کہ روزہ طے کا سواے حضرت کے اوروں کے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ جائز ہے اوسکے لیے کہ قادر ہو اوسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند اونکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگوں کو وصال سے واسطے رحمت کے اونپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح تر یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ خصائص حضرت سے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہیں افطار کرتے ہیں ساتھ جلوہ انکے تا حقیقت وصال سے نکلجاوے واللہ اعلم اور کھلاتا ہے اور کھلانے پلانے سے مراد کیا ہے اس میں کئی قول ہیں قول مختار یہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہیں ہے بلکہ غذاے روحانی مراد ہے کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی اوسکے سبب سے غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا معشوقان مجازیہ اور سرور جسمیہ میں کیا گیا ہے چہ جاے محبت حقیقی و مسرت معنوی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت نکرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہیں روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے اس میں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کی روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسکے قائل ہیں سواے نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق ان میں شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں سبھوں کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور سب نے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور پاس ہو اوسکے برتن یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدے برتن کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اوس سے

نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ حکم اوس وقت ہو کہ یقینا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح نہونیکا یا گمان ہو اسکا تو فقط سننے سے کھانا پینا موقوف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہو یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کھا این ملک نے کہا اگر جانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوتی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرے کھانا پینے کا وقت اذان کے سننے کے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پہر نماز کو جاوے +ع +ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میری وہ ہو کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا اس لیے ہوتا ہو کہ متابعت کرتا ہو سنت کی اور مخالفت کرتا ہو اہل کتاب کی اور روافض کی +ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہر سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کا ہے پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق پاک کرنیوالا ہو نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوا ترمذی کے **ف** امر حدیث مین استحباب کو ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہہ ہو کہ جب معدہ خالی ہوتا ہو اور خواہش کھانے کی ہوتی ہو تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہو پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدہ مین پہنچتی ہو تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہو اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہو خصوصًا قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہو اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہو اور انکے مزاجونکو مناسبت اسکی ساتھہ بہت ہو اسلیے اس سے افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اس مین نیک فالی ہو ساتھہ طہارۃ ظاہر و باطن کے +ح +ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہر انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازی کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کو یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی و ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہو **ف** ابویعلی نے روایت کیا ہو کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نے ذکر کیا ہو کہ سنت مکہ مین یہہ ہو کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملاوے اوسکو ساتھہ اوسکے یا نیکی یہہ قول مردود ہو اسلیے کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہے آپ سے یہہ نہیں نقل کیا گیا +ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہر زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرا دے روزہ دار کو یا سامان درست کر دے کسی غازی کا پس واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب اوسکی ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہو **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالے کو اور سامان جہاد

درست کرینگے اور کبھی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ عمدہ گمان ہوا نیک پر ع وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله تعالى رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داود نے ف اس میں رغبت دلانی ہے عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اس لیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اس لیے کہ ثابت باقی رہتا ہے ع وعن معاذ بن زهرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابو داود مرسلا اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر دیا ہے کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار کے ایک دعا ہے کہ رد نہیں کی جاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور پڑھتے تھے یہ بھی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اس لیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہیں افطار میں یعنی اسقدر کہ تارے گھن کر نکل آویں اور ہمارے زمانہ میں پیروی اونکی رافضیوں نے کی ہے پس اونکے خلاف میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اس میں دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہے اور اونکی موافقت میں نقصان دین کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے اونکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے اون سے تم میں سے پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے ع وعن ابي عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر ابو موسى رواه مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہ کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ کے پاس پس کہا ہم نے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں ایک اون میں سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہے اور دیر کر نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون اون میں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونھوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے اونھوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا اونکو اور شاید کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ع وعن العرباض بن سارية قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور في رمضان فقال هلم الى الغداء المبارك رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے با برکت کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحری مومن کی

کبھی نقل کرنیوالی اودنی **باب تنزیہ الصوم** یہ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزے کو رفث سے یعنی اس باب مین بیان ہے اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہے پس واجب ہے پرہیز کرنا اون سے **رفث** عرض کرتا ہے مولف کتاب کا اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن بہتر جانا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہ لاوے تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج ہے بیچ ... بخوبی ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اون مین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے درمختار مین سے بھی لکھے ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھالیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹیگا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا ہے جب ہے کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنی ذکر کو بعد یاد آنیکے یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکالکر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصداً اسی فجر کو اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اوسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہوا اور ہے وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہے روزے کے تمام کرنے کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوے اوسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہے نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوے اوسکو کوئی کھانیکے وقت اور اوسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہووے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہے اس مین کہ منزل ہووے ساتھ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گراوے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور کرے تسکین شہوت کی امید ہے کہ نہووے اوسپر وبال یعنی فقط لذت کیلیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ گنہگار نہووے اور گنہگار ہوتا ہے اگر مداومت کرے اوسپر اور اگر درمیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل کرین آپس مین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہووینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہے جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہنچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تھوک مین اس لیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتے ہین مسامات سے نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسامات سے ہو منافی روزے کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر آنکھ مین دوا یا دودھ ساتھ تیل کے ڈالے پھر پاوے مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈورے مین اور ڈورہ اوسکا ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی مانند مسواک کے اور ایک سرا اوسکا اوسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا مگر تر ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہے اور نہ نیت کرنے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ اوس سے بچ نہین سکتا اگرچہ منہ بند کرے تو ناک سے جاتا ہے پس یہ ہے مانند تری کے کہ باقی رہتی ہے منہ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کرکے دھوان داخل کرے گا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکے کا پس اگر کوئی خوشبو کی جلاکر دھوان اپنی طرف لگاتا

ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آویگا اور قصداً کرے بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آویگا
چنانچہ اتنی شرطین پائی جاتین گی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہ ہین

جماع کرنا اسلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کہانا اور پینا خواہ از راہ غذا ہو خواہ دوا ہو اور اوسکی تعریف غذا کی علما نے اختلاف کیا ہے
بعضون نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اوسکی کہانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اوسکے
کھانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کھائی جاتی ہے عادۃً پس کفارہ آتا ہے اگر مینہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ
مردار کا ہو یا کھاوے چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوے گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چباوے اور منہ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر
نگل جاوے تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہے اس لیے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اس مین اور کسی کی تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہین آتا فقط
قضا ہی آتی ہے اور تھوڑی سی نمک کھانے سے کفارہ آتا ہے نہ بہت سی بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ مین لکھا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ مطلق
نمک کھانے سے کفارہ آتا ہے یعنی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بہنے پس نہین کفارہ اوسپر اس لیے کہ نہین کھائی جاتی ہین کچی اور خشک جو کا حکم ہے اور اگر
تازی یا لمین سے نکال کر کھاوے تو کفارہ آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکے کھانیکی یا نہ عادۃ ہو اس لیے کہ وہ کھائی جاتی
ہے دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہے کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اوسکے کھانیکی پس نہین کفارہ ہے اوسپر کہ نہین عادت کھانے
اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کھانا کھانے تو کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتویٰ دیا
ہو یا نہ دیا ہو اس لیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت
یعنی پچھنون کے کہ بعض علما نے اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے
یا بعد ہمخواب ہونیکے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اونگلی کے دبر مین
اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنیگا پچھنے لگانے والے اور لینے والے نے حدیث
افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہین کفارہ آویگا اور اگر پہنچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کے قصداً
کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک تو اسیطرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق
مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کرا دے ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہین آویگا
اور ایک عورت نے چھپایا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اوسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر مرد پر نہین

فصل بیچ بیان کفارہ کے اور اون چیزون کے کہ ساقط کرتے ہین کفارے کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اوسی دن اوسکو
حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اوس مین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کے
تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی الخ اس لیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اور اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ
رکھہ سکتا اوس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اس مین اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہے اوس سے کفارہ اور بعضون
نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہہ ہے کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جامع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک
کہ ہونے لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آویگا اور یہہ عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ دینے کے آزاد
کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کر سکے یہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہو اون مین دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اس لیے کہ اون مین روزہ رکھنا منع ہے اور اگر

وہ مانند بھولنیوالے کے کیا نہیں جانتا ہو تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی ہو اگر ذبح کرے نہیں درست اوسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اوسکا
ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے۔ اور اگر روزہ میں بھول کر کھانیکو کھایا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا ذکر وہ روزہ کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا
جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک روزہ کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہیں درست تھا اوسکا افطار یا رات سے ایک روزہ کی نیت
روزہ کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر میں یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہیں تھا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر میں
کھانا کھا لینے ... سے یہ نکالی کہ اگر وطن کو پہنچ جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کو لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا اپنے مکان میں یا چلا جدا ہونیکی آبادی مقام سے کی تو قضا
... لازم ہوگی اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزہ کے اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال میں کہ شک کرتا تھا بیچ
طلوع ہونے فجر کے اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب ڈوبنے آفتاب کے اور آفتاب اوسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک کرتا
ہوگا غروب میں بیچ لازم ہونے کفارہ کے دو روایتیں ہیں مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہے کہ نہ غروب ہونیکا اور
افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گرائے کسیکی ران میں یا ناف میں یا ہاتہ میں یا منزل
ہوا بسبب بوسہ لینے کی یا چھونے کسیکو یا توڑا روزہ غیر ادای رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے میں اور روزہ دار ویسی تھی روزہ جاتا رہیگا اوس کا
اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نے رات سے نیت روزہ کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پر
بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ میں یا داخل کی کسی نے اونگلی بھیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر میں یا استنجا کیا اور
پانی پہنچا دبر میں حقنہ کی جگہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہے کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے میں قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین مسے بواسیر والے
کے اور دہووے اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلے اوٹھنے کے اور مسے پھر اوپر چڑہ گئے نہیں ٹوٹیگا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے
پہنچنے کی طرف باطن کے بسبب چڑھ جانے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل
کی اپنی فرج داخل میں یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر میں یا عورت داخل کریگی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غائب ہو جاوینگی
یہہ چیزیں اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہ میں ہو یا عورت کی فرج خارج میں تو نہیں فاسد ہونیکا۔ اور اگر
نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتہ میں ہو پھر نکال لو نہیں ٹوٹیگا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دھوان
اپنے فعل سے قصداً دماغ میں یا پیٹ میں قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیچ دہوین جیسے عنبر اور عود کی ہے اور ان دونوں کے دہوین میں بعید نہیں ہے لازم آنا
کفارہ کا بھی اسلیے فائدہ مند اور دوا ہونے اوسکی کے اور اسیطرح حقہ کے دھوان داخل کرنے سے بعید نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ مونہہ بھر کر
نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک مونہہ بھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے اوس قے کو جو آپ سے آئی ہوئی ہو اور ہو وہ مونہہ بھر کے
ہوئی یا کھا جاوے دانتوں کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزہ کی دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلی نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش
ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوس دن کو کہ جس میں بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات میں شروع ہوئی ہے اس
لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اوسکے بعد جتنے دنوں بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا
اس لیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہیں نیت کی تو اوس دن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے
مہینے دیوانہ رہا نہیں قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہیں
آئیگی کہ یہہ بھی سارے مہینے کے حکم میں ہے۔ اور اگر رمضان میں نیت روزہ کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کے

چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا [illegible] چیز کا [illegible] ہو اسکا اگر [illegible]

تو نہیں دیا جاوے گا یا موافق [illegible] تو نہیں مکروہ [illegible] بدخلق ہو [illegible] یا ہو گئی یا اوتنی

نمک پر تو درست ہے اوسکو بھی چکھ لینا کہ نا کا تا اوسکو ملا دے بچہ اور اگر ایک خلق بدخو ہو تو نہیں درست اور ایسا ہی حال نوکر کا ہے اور عورت کا ہے یہی حکم

نوکر اور مزدور کا ہے یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہوں۔ اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے موں‌ہ میں

دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکے پاس ہو تو اوس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بے روزہ دار نہ پاتے تو آپ ہی کرے

اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کو یہ ٹلا ہینا [illegible] عورت اس لیے کہ اوسکو چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور سوا

روزہ کی حالت کے مردوں کو سیلیے چبانا اوسکا مکروہ ہے مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف عورتوں کے کہ اونکے لیے مستحب ہے

چبانا اوسکا اس لیے کہ یہ اونکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو

انزال کا یا جماع کا ورنہ نہیں مکروہ۔ اور مکروہ ہے جمع کرنا تھوک کا موں‌ہ میں قصداً اور پھر نگل جانا اوسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا اوس چیز کا

کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنوں کے اور جو فصد وغیرہ ایسے ہوں کہ ضعف نہ لاویں تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا اور تیل لگانا

مونچھوں کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی میں۔ اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر وضو

کے۔ اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اس لیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحر کھانی اور دیر کرنی سحری میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ غیر روز ابر کے

اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہے **فصل** بیچ بیان اون عوارض کے کہ مباح ہے بسبب اونکے افطار وہ دس ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی

اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اوس بیمار کو کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض

کا یا دیر کر اچھے ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہے کہ

باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے اول باطن میں پھر ظاہر ہوتا ہے اثر اوسکا اور پس ظاہر ہے کہ ہو وہ مرض آنکھ دکھنی کا یا زخم

یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہے اوس میں افطار۔ اور لکھا ہے علما نے لغاتی جبکہ جانتا ہو

یقیناً کہ میں ایسا ہو نگا اوس روز رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا تو افطار کرے چاہے پہلے اوس لڑائی کی افطار کرے مسافر ہو یا مقیم ہو اور اسی طرح

کہا ہے علما نے اوس شخص کے حق میں کہ اوسکا دن باری کا ہے پس افطار کیا اوس نے وہ میں پہلے آنے تپ کے بگمان اسکے کہ آج تپ آویگی ضعیف کر دیگی

تو نہیں مضائقہ افطار کا اوسکو پھر اگر تپ آوے گی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہیں آنیکا کفارہ۔ اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کے افطار کیا اور پھر

حیض نہ آیا تو صحیح تر یہ ہے کہ کفارہ نہیں آنیکا اوسپر اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بازار والے اگر سنیں

آواز طبل کی تیسویں تاریخ اور گمان کریں کہ آج دن عید کا ہے اور پھر افطار کر ڈالیں پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہیں کفارہ اونپر

اور

زبردستی ہو اور یہہ کہ کوئی پچھاڑ کر منہ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو کہ افطار نکرے تو مین مار ڈالیگا یا بہت ماریگا۔ اور جائز ہے افطار حاملہ کو لیے اور دودہ والی
کو لیے اگر ڈر ہو نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچہ پر اور دودہ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہے کہ مراد
دودہ والی سے دایہ ہی ہے یہہ قول مردود ہے اسلیے کہ حدیث مین عام ہے دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم
یہہ کہ دودہ پلانا ماں پر واجب ہو دیانۃ خصوصًا جبکہ باپ مفلس ہو اور جائز ہے دودہ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہہ بچہ کی بیماری کو فائدہ کریگی
اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ضرر کا بسبب علامت تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور
جائز ہے افطار اوسکو لیے کہ ہو اوسکو پیاس یا بہوک بہت کہ خوف ہو اوسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا۔ اور نہ ہو یہہ بسبب مشقت میں ڈالنے نفس اپنے کے اور
اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت میں ڈالنے نفس کے مثلا دہوپ اور پیاسا ہو کر افطار کرے الا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضونے کہا کہ نہیں لازم آئیگا۔ اور یہہ جو کہ کوئی عمل برا حال حرفہ کرنیوالوں کو سے
کہ جب جانے وہ اگر میں مشغول ہونگا حرفہ میں تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسمین افطار اور ہے وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اوسکو کہانا پہلے
بیمار ہونے کے یا نہیں پس منع کیا اونہوں نے اشد منع۔ اور درمختار مین لکہا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیے کہ آدہے دن کسب کرے اور آدہے دن استراحت کرے
تا وجہ معیشت کی بہی حاصل ہو اور روزہ بہی ہاتہہ سے نہ جاوے۔ اور جائز ہے افطار اوس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین
بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اوسکے تو درست ہے اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے
توڑے خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہہ کب ہے کہ جب نہوں تمام رفیق اوس کے افطار کیے ہوئے اور نہ مشترک ہون خرچ
کرنے مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کی۔ اور نہیں واجب ہے وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزے کی
کہ افطار کیا اوسنے پہر مرگیا پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر دن مذکورہ سے اور قضا کرے اون روزون کی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نکرے
تو لازم ہے اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہیں شرط ہے قضا روزے مین پے درپے
رکہنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلد ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع مین روزے تیرہ قسم کے
آئے ہین اون مین سے سات قسم کے روزے تو پے درپے رکہے جاتے ہین مہینہ رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارہ یمین کے اور رمضان مین
جو قصدا افطار کرے اوسکے کفارے کے اور نذر معین کے اور اعتکاف واجب کے اور چہہ قسم کے روزون مین اختیار رکہتا ہے چاہے پے درپے رکہے اور چاہے متفرق
نفل کے روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور
بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتے ہین کہ عاجز ہو ادا سے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکہنے سے بسبب بڑہاپے کے اور
لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والونکو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر
عاجز ہوا اوس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدہا صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا قیمت انکی بشرطیکہ ہمیشہ
رہے عجز کی موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہہ کہ نہ واجب ہو اوسپر فدیہ مانند دوسرونکے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ
لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالی سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بہر کر بہوکے کو کہلا دے جیسے کہ جائز
ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اوس مین تملیک مانند زکوۃ کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتہہ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اوس مین تملیک اور
اباحۃ اور جو کہ مشروع ہے ساتہہ لفظ ایتاء کے اور اداء کے شرط ہے اوس مین تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکہنے والے کو توڑ ڈالنا اوسکا بلا عذر اور روایت ہے
کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہو جاتا ہے پس کسی حالت مین توڑے تو واجب ہوتی ہے اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ

دونون مین نفل روزے رکھو دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہے قضا اونکی توڑ دینے مین اس لیے کہ ان دونون مین روزہ منع ہے مین
شروع سے واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنون کے روزے کی نذر مانے یا تمام سال کے روزے کی نذر مانے تو ان دنون مین افطار کرے اور قضا اونکی کرے اور
دونون مین اور حکم کیا جاوے لڑکا کا ساتھ روزہ رکھنے کو جبکہ طاقت رکھتا ہو اوسکی اور مارا جاوے اوسکے ترک پر جبکہ ہووے دس برس کا مانند نماز کے **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ
فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور
کام کرنا برا یعنی روزے مین تو نہین ہے اللہ کو کچھ حاجت اس مین کہ چھوڑا ہو اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام
باطل ہے کہ جسکو بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی باتین کفر کی کرنے اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان
زنا کا ہووے اور کچھ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند اونکی اور چیزین کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا اونسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار
نے باطل بولنا اور برا کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے
سے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابع کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اوس سے یہ یعنی برے قول و فعل نہ چھوڑے تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی روزے
اوسکے کی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہے نہ التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکے روزے کا اور کیونکر التفات
کرے اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوس نے ترک تو کیا اوس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اوسپر
ہر وقت مین اور مشائخ رح نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے
تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک ہونے سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص
کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اوسکے غیر کیطرف ٢ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتے اوس حال مین کہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سے مراد شہوت ہے یعنی حضرت بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے
کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے
بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا انزال ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ہے ٣ع **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یدرکہ الفجر فی رمضان وھو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پالیتی اونکو فجر رمضان مین یعنی کبھی ایسا ہوتا اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت کو نہانے کی
احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہالیتے پس معلوم ہوا کہ بحالت جنابت مین نیت روزے کی کرنی اور صبح کو
نہانا منع نہین اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اوس مین بطریق
اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کے اس لیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تھا
اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنے کی خواب مین اور وہ امن مین تھے اوس سے ٤ع **وعن** ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کہ جو آتی

حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کیپوائی روزیکی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا شیخ جزری نے مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام مین و روزیسے تھے اور بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو صائم محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام مین سینگی لینا بشرطیکہ بال نہ توڑے اور اسیطرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری سینگی لگانیوالیکا اور لگوانیوالیکا لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور روزہ دار ہو پس کہا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اوسکو اللہ نے اور پلایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بھول کر کھالیوے یا پی لیوے تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کرے اوسکا بھی یہی حکم ہے

وعنہ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال ھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس ومکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی سبب گناہ کے نیکو فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تھا مین روزہ سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لا دے تو اوسکو دیدین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اوس مین تھین کھجورین اور عرق کہتے ہین تھیلی بڑے کو یعنی کھجور کے پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوس مین پندرہ صاع سیر دن ہے اور بیس صاع سیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے پوچھنے والا کہا اوسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور رہ اللہ دے اونکو پھر کہا اوس شخص نے کیا اللہ دون مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیرون کو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کرکر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب کے ہے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سر اسم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اس مین اختلاف کیا ہے علمانے کہ اوسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اوسکے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اوسکو سبب پایا اسواسطے کہ اجماع ہے کہ افطار کا یا الفعال اوس وقت ہو کہ دنیا کو کھانا فرض ہو اور اوسکو الٹ کر کھانا فرض ہو اور نہیں تو فرض پر رہتا ہے جب مقدور ہو ادا کرے پس وہ
محتاج تھا اوسکو حضرت نے اجازت دی کہ تب اپنی اہل کو کھلا دے جب مقدور ہوگا ادا کریگا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم ويمص لسانها رواه ابو داود روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان انکی نقل کی یہ ابو داود نے
ف یہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہے تھوک نگلنے غیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہے کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہ ہونگے ع ح

وعن ابي هريرة ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه آخر فسأله فنهاه فاذا الذي رخص له شيخ واذا الذي نهاه شاب رواه ابو داود
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اوسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اوس نے حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اوسکو وہ بوڑھا تھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اوسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بڈھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اوسکو نہیں ہوتا اس لیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی ہے ع

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذرعه القيء وهو صائم فليس عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عيسى بن يونس وقال محمد يعني البخاري لا اراه محفوظا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے یعنی آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزہ دار پس نہیں ہے اوسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی انگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی ابو داود ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہیں گمان کرتا میں اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے **ف** قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہے اور بھولکر لاوے تو قضا نہیں اور یہ مسئلہ ابتدا باب میں مفصل ذکر کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع ح

وعن معدان بن طلحة ان ابا الدرداء حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فافطر قال فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه رواه ابو داود والترمذي والدارمي اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی اونکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور میں نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو کا نقل کی یہ ابو داود و ترمذی دارمی نے **ف** یعنی روزہ نفل میں قصداً قے کر کے روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اس لیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تبطلوا اعمالكم یعنی اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں امام ابو حنیفہ اور امام احمد وغیرہما کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قے سے اونہوں نے وضو کرنے سے مراد لی ہے کلی کرنی اور منہ دھونا موافق لغت کے واللہ اعلم ع ح

وعن عامر بن ربيعة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا احصي يتسوك وهو صائم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہیں گن سکتا مسواک

کرتے

کرتے تھے اور وہ روزہ سے ہوتے روایت نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنا روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور اسی
بات میں بہت سی حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور امام مالک جائز کہتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک
یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور امام ابویوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد
زوال کے ح **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم
قال نعم رواہ الترمذی وقال لیس اسنادہ بالقوی وابو عاتکۃ الراوی یضعف اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث
کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے **ف** اس میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا
مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک
مکروہ ہے اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب
ملکر قابل دلیل پکڑنے کی ہو جاتی ہیں ع ح **وعن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالعرج یصب علی راسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ مالک وابوداؤد اور روایت ہے بعض اصحاب نبی سے صلی اللہ
علیہ وسلم کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے تھے سر پر پانی حالت روزہ میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا واسطے دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ
مالک اور ابوداؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو
یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی مسامات میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکے کے ع نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے لکھا ہے
کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح در مختار میں لکھا ہے
وعن شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلا بالبقیع وھو یحتجم وھو اخذ بیدی لثمانی عشرۃ
خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ
اللہ وتاولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لا یامن من ان یصل شیء الی
جوفہ بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینہ کے قبرستان کا
اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہویں تاریخ رمضان کے پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی
کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے
اون شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اوسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے **ف** شخصوں سے مراد جمہور یعنی اکثر علما ہیں مذہب
اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے روزہ دار کو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری
ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا حدیث کا اونھوں نے یہی کہا ہے جو کہ مذکور ہوئی کہ
قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لگوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہے تا ہے افطار کرنے کے
یا ہلاک ہو جانے کے اور [illegible] کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتی ہوئے کہ مونھ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلی ہم

ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سولھوین رمضان کو بعضون نی ہم مین سی روزہ رکھا یعنی قویون نی اور بعضون نی ہم مین سی افطار کیا یعنی ضعیفون

نی یا امیرون کو خادمون نی پس نہ عیب کیا روزہ دار نی افطار کرنیوالی پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اوس نی رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالی نی روزہ دار پر اسلیے

کہ عمل کیا اوس نی عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى زحاما ورجلا

قد ظلل عليه فقال ما هذا قالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوسپر یعنی دہوپ کی بچاؤ کی لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا اونہون نی

کہ یہہ روزہ دار ہی یعنی بسبب ضعف کی گر پڑا ہی پس فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی وہ نیکی جب ایسی

حالت ہو جاوی تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہی ع **وعن** انس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في

السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا في يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا

الركاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضی ہم مین سی روزہ دار تھی اور بعضی ہم مین سی افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کی پس گر پڑی روزہ دار

یعنی بسبب ضعف کی لائق کاروبار کی نہ رہی اور کھڑی رہی افطار کرنیوالی یعنی خدمت مین مشغول ہوئی اور کھڑی کیے خیمی اور پلایا پانی اونٹون کو پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کی دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ثواب یعنی ثواب کامل کیونکہ اسلیے کہ افطار اونکی حق مین اسوقت

مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گذاری روزہ دارون کی تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہی کہ خدمت صاحبون کی

افضل ہی نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع ح **وعن** ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة

الى مكة فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يده ليراه الناس فافطر حتى قدم مكة وذلك في رمضان

فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى الله عليه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق عليه وفي

رواية لمسلم عن جابر انه شرب بعد العصر اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی طرف

مکے کی یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک نام ہی ایک جگہہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر

اوٹھایا اوسکو ہاتھ مین یعنی ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تاکہ دیکھین اوسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ مین اور یہہ سفر تھا رمضان مین

پس تھی ابن عباس کہتی کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہی روزہ رکھی اور جو چاہی افطار کری نقل کی یہہ

بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی یہہ ہی کہ حضرت نی پیا پانی پیچھی عصر کی **ف** تا دیکھین اوسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہی افطار

کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس بن مالك الكعبي قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان الله وضع عن المسافر شطر الصلوة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلى رواه ابو داؤد

والترمذي والنسائي وابن ماجة روایت ہی انس بن مالک کعبی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نی موقوف کر دی مسافر سے

آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودہ پلانیوالی سے اور حمل والی سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نی **ف** موقوف کر دی

یعنی سر ہی سی مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہین اور یہہ نہیں کہ پہلی چار تھین پھر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ

یعنی

یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہو اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہو اگر نقصان کرے
بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہو اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہو اونپر فدیہ بھی + ح **وعن سلمۃ**
بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابو داود
اور روایت ہو سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے سواری کہ پہنچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین
یعنی اچھی حالت مین سفر کرتا ہو پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہان آجاوے رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یہہ حکم استحباب و فضیلت کے لیے ہو
والا جائز ہو سب علما کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بھی ہو + ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام
الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک
العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم اور روایت ہو جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے مکہ کی طرف بیچ رمضان مین پس روزہ رکھا
یہانتک کہ پہنچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نے طرف اوسکی پھر پیا
پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیون نے روزہ رکھا یعنی روزہ دار ہی ہو سب نے افطار نکیا پس فرمایا یہہ مین یہہ گنہگار ہین یہہ ہین
یہہ گنہگار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا
زیادتی جبر کے لیے اس لیے کہ حضرت نے یہہ فعل اس لیے کیا تھا کہ لوگ دیکہکر پیروی اونکی کرین یعنی قبول کرین رخصت اللہ تعالی کو پس جنہون نے کہ روزہ
رکہا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اس لیے حضرت نے خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے
سفر مین + ع **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی
الحضر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہو عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر مین
مانند افطار کرنیوالے کے ہو حضر مین یعنی گھر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین برا گناہ ہو جیسا افطار
کرنا گھر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کے نزدیک منسوخ ہو یا محمول ہو اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو
مولانا من الشروح **وعن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی
جناح قال ہی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہو حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنے مین قوۃ روزہ رکھنے کی سفر مین پس کیا ہو مجھپر گناہ یعنی روزہ
رکھنے مین یا افطار کرنے مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہو اللہ عز وجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے
رکھنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس مین اشارہ ہو اسپر کہ افطار اولے ہو + ح

باب القضاء باب ہو بیچ

بیان قضا روزہ کے **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہہ ہو کہ مراد قضا روزے رمضان کے ہین اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے
اوسکے تین حکم ہین اگر بھول کر افطار کرے تو نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہو اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ
کے اوس مین قضا ہو + ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع
ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید تعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

قضا نہیں کی مگر شعبان مین کہا یحیی بن سعید کے

[illegible] عائشہ کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین اکہ مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ کے ذمہ جو قضا روزے رمضان کی ہوتی بسبب حیض کے تو اونکو رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوائے

شعبان کے اس لیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تھین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہوون اور شعبان مین

آنحضرت روزے بہت رکھتے تھے [illegible] اور روزہ قضا رکھتین ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجہا شاہد الا باذنہ ولا تأذن فی بیتہ الا باذنہ رواہ مسلم اور روایت

ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل اس حالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو

ساتھ اوسکے اور نہ اذن دیوے کسیکو اپنے گہر مین آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو

پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کی خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی

[illegible] اور حدیث سے مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کے روزونکو

اور نہین درست عورت کو کہ اذن دیوے کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے

نہ اذن دیوے اور یہی حکم اذن کا ہے علم رضا اوسکی کا یعنی [illegible] اذن نہ دیا مگر جانتی ہے یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنے کی

[illegible] اذن دلالۃً ہے ع وعن معاذۃ العدویۃ انہا قالت لعائشۃ ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوۃ

قالت عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوۃ رواہ مسلم اور روایت ہے معاذہ

عدویہ [illegible] پوچھا حضرت عائشہ سے کیا حال ہے عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نے

[illegible] حیض ہم حضرت کی زمانے مین پس حکم کی جاتی تھین ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا نماز کے نقل

کی یہہ مسلم نے ف یعنی شارع [illegible] کی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہ

کہ قضا نماز مین حرج ہے کہ بہت ہین اس لیے [illegible] اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین اونکی قضا مین اتنا حرج نہین

اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت [illegible] تھی لیکن حضرت عائشہ نے جواب کو دیگر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجکو

[illegible] مشقت نہین ع وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صوم صام عنہ

ولیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مر گیا اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہے یعنی فدیہ

[illegible] اوسکا [illegible] اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے اوس شخص کے حق مین کہ مر جاوے اور اوسکے ذمہ روزے

[illegible] اور شافعی کہتے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکہے اوسکی طرف سے کوئی اور

[illegible] یہہ کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اوسکا ایک [illegible] بیان فدیہ کا آگے ہوگا اسیع بمنزلہ روزہ رکہنے کے ہے چنانچہ

اگلی حدیث سے یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ [illegible] کی طرف سے منع اس لیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہے چنانچہ اخیر باب مین

[illegible] حدیث موجود ہے اور امام احمد نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکہے اوسکی طرف سے وارث اوسکا پہر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے

میت کو تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہین واجب وارث پر

بعد ممکن ہونے قضا اوسکی کے اور جب سے فوت ہوگئے رمضان پر رہتے ہے تو جب تک ممکن ہو قضا کرے تب تک اوسکا اور گناہ ہے اور یہہ
اجماع ہے علما کا اسپر مگر طاوس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھہ روزہ یا فدیہ کو اگرچہ جاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کو نزدیک
وصیت کرے یا نکرے دیا جاوے کل مال سے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین رواہ الترمذی وقال والصحیح انہ موقوف علی ابن عمر روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر ہوں روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اوسکی طرف سے بدلے ہر روزے کے ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہے ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روزے کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں دوسرے یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب یہ ہے کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھہ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اسلیئے کہ مانند اسکے نہیں جانا جاتا ہے عقل سے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن مالك بلغہ ان ابن عمر کان یسال ہل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطا اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہہ موطا میں **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک یہہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صیام التطوع

باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ کان یصوم شعبان کلہ کان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ پورے ہوں روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا مینے حضرت کو کسی مہینے میں کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ میں اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے کہا عائشہ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ ابتدا اس حدیث کے یہہ ہے کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کئی کئی دنوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کبھی کئی افطار نہیں کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے تھے کہ گمان کرتے کہ روزے کبھی ہی کو نہیں اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام شعبان میں ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ح ع وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطر کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ
رواہ مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تمام مہینہ کہا نہیں
جانتی میں انکو کہ روزے رکھے ہوں کسی مہینے میں تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہیں افطار کیے تمام مہینے یہانتک کہ روزے رکھتے کچھ اوس میں سے یہانتک کہ
وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع
فقال یا ابا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کیا نہیں روزے رکھے
تونے آخر شعبان کے کہا نہیں فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھہ دو دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف اس شخص نے واجب کیا تھا اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کو بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوئے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا
جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھہ لینا اور بعضوں نے کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی اتفاقا
آخر شعبان میں اتفاق روزے رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھدینا ۔ **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد
الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے
روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعضے حفاظ نے کہ اکثر محدثین
جب کے روزوں کی موضوع ہیں اور پیچھے نماز فرض کے یعنی اور سنتوں موکدہ اوسکی کہا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتوں موکدہ سے
باعتبار مشقت کے اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سے اور سنتین موکدہ افضل ہیں اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے اونکی کے اور تابع ہونے فرضوں کے
اور داخل ہے فرض میں وتر بھی ۔ **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی
غیرہ الا ہذا الیوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اوسکو اوسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورہ کے کو اور اس
مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روزے کو اوسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوائے عاشورہ کے روزے کے
اور رمضان کے روزوں کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہے علماء نے کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہے کہ اونہوں نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ایسا سمجھا والا روزہ عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہیں عاشورہ سے اور روزہ اوسکے سے ۔ **وعنہ** قال حین صام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کا اور حکم کیا ساتھہ روزے رکھنے اوسکی کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
تحقیق یہہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کریں ہم اونکی اسکی
تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
سال آئندہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کی اول حدیث میں آتا ہے اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھہ واجب ہونے اوسکی کے پھر بعد نسخ کے ساتھہ

مستحب ہے نویں کا بھی جیسے ہوا دسویں سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ یہود کو ہوا اوسکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو نویں کو
رکھونگا یعنی فقط نویں ہی کو یا نویں کو ساتھ دسویں کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور قول ظاہر تر یہ ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال
آئندہ تک بلکہ وفات پائی بارھویں ربیع الاول کو پس نویں کا روزہ بھی سنت ہے اس لیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزہ رکھنے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے
کہ مستحب ہے روزہ عاشورہ کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکے یا بعد اوسکے پس اگر روزہ رکھے فقط دسویں کو تو مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود
کے انتہی مع ح **وعن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشرب
متفق عليه اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کئی شخص جھگڑے اونکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزہ سے پس بھیجا میں نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے
تھے اونٹ اپنے پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اوس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل بی بی حضرت عباس کی تھیں اور چچی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالی کو سنت نہیں اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہے + ح
وعن عائشة قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے
کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے بیچ دہے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد دہے سے دس دن اول بقر عید کے ہیں
اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں میں یعنی سوا دسویں کے نویں تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا
ہر شب میں انکی ہے کو برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا کہ نہ دیکھنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور شاید یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنوں کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا
نہیں ہوا مولانا من المرقاة **وعن** ابي قتادة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف تصوم فغضب رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قوله فلما راى عمر غضبه قال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا نعوذ بالله من غضب الله
وغضب رسوله فجعل عمر يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله كيف من يصوم الدهر كله
قال لا صام ولا افطر او قال لم يصم ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك احد قال كيف
من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذلك صوم داود قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وددت اني طوقت
ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم
عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر
السنة التي قبله رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصہ ہوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اوسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے
پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب
رسول اوسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہنا بار بار کہتے تھے یہ کلام یہانتک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ
کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اوس نے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی برابر ہے کو

غصہ ہوا کہ وہ نشانات گئے پایہ کہ حضرت عمر نے کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے
اسکی کہا عمر نے کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہہ ہے روزہ حضرت
داؤد کا کہا کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہہ
کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان
یہہ تین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالے کو امید رکھتا ہون خدا سے
یہہ کہ جہاڑ دے گناہ اوس سال کے کہ پہلے اس سے ہے اور گناہ اوس سال کے کہ پیچھے اس سے ہے یعنی بچا دے گناہ کرنے سے اوس مین یا اگر واقع
ہون گناہ اوس مین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہہ کہ جہاڑ دے گناہ برس کو کہ پہلے اس سے ہے نقل
کیا مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تھا کہ اوسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے
کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اوسکی کے ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کے سے سوال کرے اس لیے کہ حضرت کے
افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسی نہیں ہو سکتی اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے تھے اس لیے کہ مشغول
رہتے تھے مصالح مسلمین کے بیچ اور حقوق بیبیون اور مہمانون کے مین آور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہہ اچھا ہے یا برا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا
تھا اوسکو حضرت عمر نے ساتھ تفصیل کے ادب عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعاء بد ہے اوسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے
کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شارع کے حکم سے نہیں ہے اور نہ افطار کیا اس لیے کہ نہ کہایا کچھ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ جو
ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اوسکو کچھ مضائقہ نہیں
روزے رکھنے کا اس لیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوا ان دونون منع کیے گئے کو اور نہیں انکار کیا اون پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہے کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادای حقوق سے
پس جو کہ ضعیف نہو وے اوسے نہیں مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اس لیے کہ ضعیف کر دیتے
ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہیں
مضائقہ اوسکو یا بس یہہ افضل ہے آور یہہ روزہ داؤد کا ہے یعنی یہہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے اس مین عبادت و عادت کی کہا ہے بعضے
علما نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و شرہا
تفریطہا و افراطہا اس لیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت
دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنیکے اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ
ہوا اسپر کہ مین اسکی طاقت نہیں رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکا حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل
مین نہیں لائے آور تین روزے ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے
مہینہ مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کے کہ آگے آتی ہے ۔ع **وعنہ** قال سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے
گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئے کتاب اوترنے

بھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ پوچھا سبب حضرت کے روزہ رکھنے کا یہ کہ پایا سبب اس روزے کی روزے کو مستحب ہے کہ کا پوچھا پھر تقدیر سبب اسکا بیدا ہے کہ بڑی نعمت اوس دن ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اترا اوسکا شکر اسمین یہ کہتی ہین ح **وعن** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ اوس نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مینے واسطے حضرت عائشہ کے کہ کون سے دنون مین مہینے کے روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے کے روزہ رکھنے کے یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھ قید تیرھوین چودھوین پندرھوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین بھی واقع ہوئی ہین سو یہ افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہونگی ح **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنے راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اوسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** امام شافعی کے نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھ لے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہین کہ سارے مہینے مین رکھ لے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اوس مین تغلیب ہے اس لیے کہ تشریق کے دنون مین بھی حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اس لیے کہ دسوین ذی الحجہ کو نحر ہے فقط اور دو دن بعد اوسکے یعنی گیارھوین بارھوین نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنون کے یعنی تیرھوین تشریق ہے فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہین دو روزے دونو عیدون کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیرھوین تک ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے روزہ بیچ دو دنون کے یعنی دو وقتون کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرھوین تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نبیشہ ہذلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایام تشریق کے تین ہین گیارھوین بارھوین تیرھوین اور اس مین تغلیب ہے اس لیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اوسکے پس یہ چارون روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اس لیے کہ اس مین تعظیم ہوتی ہے اون دنون کی اور وہ منع ہے مگر جسکا روزہ معمولی آپڑے اوسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اس مین اشارہ ہے اس آیت پر وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازون کی بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوا اونکے ح ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ

الجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی
تنہا دن جمعہ کو مگر اس طرح کہ روزہ رکھے پہلے اوس سے یا روزہ رکھے پیچھے اوس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کو روزہ نہ رکھے
بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملالیوے اور اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ
رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمۃ اللہ کے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنے کے درمیان راتوں کے اور
نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنوں میں مگر یہ کہ ہووے جمعہ بیچ دن روزہ کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے
ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کیلیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اوسکو عبادت کیلیے
اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کیلیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتھ یعنی
تعظیم و تخصیص شرع میں آئی ہو وہ تو ثابت رکھنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہے
کہ بندہ کو چاہیے کہ سب اوقات میں عبادت و طاعات میں مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات
میں معطل رہنا کچھ نہیں واللہ اعلم اور مگر یہ کہ ہووے جمعہ الخ یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً
روزہ نذر کیا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ میں آن پڑی تو اس عذر سے روز جمعہ کا روزہ منع نہیں اور کہا نووی نے کہ اس حدیث
میں نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اوس پر سب علما متفق ہیں اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ
ہونے اس نماز بدعت کے کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں پڑھتے ہیں اور علما نے بہت سی کتابیں اوسکی برائی میں
اور گمراہی اوسکے نکالنے والے کی میں لکھے ہیں اور نہی روز جمعہ کے روزہ رکھنے میں جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہیں تو یہ بموجب
مذہب اونکی کے ہیں کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہیں اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہیں اسلیے کہ اونکے نزدیک یہ مکروہ نہیں چنانچہ
فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ جائز ہے روزہ جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار میں مستحب لکھا اسکو پس اونکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے
آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثوں کی کہ جن سے منع معلوم ہوتا ہے مولانا **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا میں دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سے مقدار مسافت
ستر برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راہ خدا میں یعنی جہاد میں یا خالصۃ للہ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ
عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ
فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ
مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ

کیا تمہیں خبر دیا گیا میں یعنی خبر پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب
پس کہا میں نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہوں فرمایا نہ کر روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے
کہ واسطے بدن تیری کے تجھ پر حق ہے یعنی بہت مشقت میں نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھوں تیری
کے تجھ پر حق ہے یعنی کبھی سو یا بھی کر تا آنکھیں آرام پاویں اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی اوسکے ساتھ
سو اور صحبت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی کلام کر اون سے اور خاطر داری کر اور کھانا
کھا اونکے ساتھ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہیں
روزے رکھ ہر مہینے میں تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن مہینے میں یعنی ختم ہر مہینے میں
کر لیا کر کہا میں نے طاقت رکھتا ہوں میں زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن بیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزوں اور ختم کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نہ کر اس لیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتوں ضروریہ میں خلل
پڑتا ہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اس لیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس
نیکیاں لکھی جاتی ہیں پس تین روزوں کی تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا + ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس
رواه الترمذي والنسائي روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات
کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض الاعمال
يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل یعنی درگاہ رب العزة میں دن پیر اور جمعرات کے
پس دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں ہوں روزے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہیں اور عرض ان دونوں میں ہوتے ہیں پس تعارض نہ رہا اس حدیث میں اور اوس حدیث میں
کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہوں اور مجمل ان دونوں میں ع
وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اذا صمت من الشهر ثلثة ايام فصم ثلث عشرة واربع عشرة
وخمس عشرة رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابوذر جس وقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نے **ف** یہہ تین روزے مہینے کے کسی طرح پر آئے ہیں لیکن افضل اسیطرح ہیں کہ ان تینوں دنوں مذکورہ میں رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے
ہیں ع **وعن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام
وقلما كان يفطر يوم الجمعة رواه الترمذي والنسائي ورواه ابو داود الى ثلثة ايام اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اوائل مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کریں دن جمعہ کو نقل کی یہہ ترمذی

اور نسائی نے اور روایت کی ابوداود نے لفظ ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نرکھو اور اس سے کہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہو کہ ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکہتے تھے اور یا دن جمعہ کو فقط روزہ رکہنا خاصہ حضرت کا تھا جیسے روزے طے کے رکہنا یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہے یعنی بند رہتے تھے کہانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل بموجب مذہب اونکی ہے کہ جو مکروہ کہتے ہین نری جمعہ کے روزیکو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزیکا ثابت کرتے ہین مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے کسی مہینے تین تاریخ ہفتہ اور اتوار اور پیر کو اور ایک دوسرے مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حضرت عدل کرتے تھے کہ سب دنون ہفتہ کے مین روزہ رکہتے اس لیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکہین اور بعض مین نرکہین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چہہ دنونکا اس مین ہے ع

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجھکو یہہ کہ روزے رکہون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا اون مین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابوداود و نسائی نے **ف** لفظ والخمیس مین واو بمعنی او کے ہے یعنی تین روزے رکہہ کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکہنے والا اختیار رکہتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ع ح

وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا مینے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکہنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیری کے تجپر حق ہے روزے رکہہ رمضان کا اور اون ایام کے کہ متصل اوسکے ہین یعنی شش عید کو اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے روزے رکہے ہمیشہ نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی نے **ف** واسطے اہل تیری کے تجپر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکہنا سبب ضعف کا ہے اور اوس سے اونکی ادای حقوق مین قصور آتا ہے اور اسیطرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہو اوسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکہتے تھے اور شاید کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزونکا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ع ح - اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کی گئی اون سے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی ح نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکہنے دن عرفہ کو سے عرفات مین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اس لیے کہ بسبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

عن اختہ الصماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد
احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے
عبد اللہ بن بسر سے کہ نقل کی انہوں نے بہن سے اپنی کہ نام اوسکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کے یعنی اکیلا مگر
اوس صورت میں کہ فرض کیا جاوے تم پر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اوسکو نقل کی یہ احمد نے
ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسی کے حکم
میں ہیں وتر و سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے موافق ہیں اگر ان عذروں میں سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں آیا
پس چاہیے کہ چباوے اوسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتہ کا اگر کھانا اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور
سبب منع کا روزے ہفتہ کے سے یہ ہے کہ اس میں تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے میں مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ
وہ روزہ نہیں رکھتے بسبب عید ہونے اوسکے کے ولیکن تعظیم کرتے ہیں اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے +ع+ح **وعن** ابی
امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما
بین السماء والارض رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ
رکھے ایک دن خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ تعالیٰ درمیان اوسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ
ترمذی نے **ف** خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں یا حج کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا اللہ کی رضامندی طلب کرنے کیلیے اور خندق
یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید +ع **وعن** عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم
فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے میں ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے
وذکر حدیث ابی ہریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی باب الاضحیۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے ما من ایام
احب الی اللہ قربانی کے باب میں

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی
تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن
نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وامر بصیامہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ میں پس پایا یہودیوں کو روزہ رکھتے
دن عاشورہ کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمیں روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیوں نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمیں موسیٰ کو اور
قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوس دن موسیٰ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اوس دن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسیٰ کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اوسکی کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن**
ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم من الایام ویقول انہما
یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفہم رواہ احمد اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے

اور اتوار کو اکثر دنوں میں سے روزہ رکھتے اور فرماتے تحقیق یہ دو دن عید کے ہیں واسطے مشرکوں کے یعنی وہ انہیں روز عید کرتے ہیں سو کہتے بسبب عید
ہونے کے اس میں میں بہت دوست رکھتا ہوں یہ کہ خلاف کروں میں اونکا نقل کی یہ احمد نے **ف** مشرکوں کو یعنی یہود و نصاریٰ کو اور انکو مشرک اس لیے
کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جس میں منع کیا روزہ رکھنے
ہفتے کو یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرت کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ
محبوب ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم عاشوراء
ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورہ کے اور رغبت دلاتے ہمکو اوس پر اور خبر گیری
کرتے تھے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اوس دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبر گیری رکھی
ہماری وقت آنے اوس دن کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخوں مشکوٰۃ کے میں بغیر لفظ نا کی ہے مگر صحیح مسلم میں موجود ہے
وعن حفصة قالت اربع لم تكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من
كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا چار چیزیں ہیں کہ نہ چھوڑتے تھے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی سنتوں موکدہ سے ہیں روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہے ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے
یعنی سنتیں فجر کی نقل کی یہ نسائی نے **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في
حضر ولا سفر رواه النسائي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض میں نہ گھر میں
نہ سفر میں نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتوں کے ہیں یعنی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں پس بیض
صفت لیالی کی یعنی راتوں کی ہے ان راتوں کو بیض اس واسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اس لیے
کہتے ہیں کہ روزے ان کے دور کرتے ہیں گناہوں کو اور روشن کرتے ہیں دلوں کو یا اس واسطے بیض کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو اونکا
تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنوں میں رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اونکا سفید اور
روشن ہو گیا جب چودہویں کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہو گیا اور جب پندرہویں کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہو گیا اور جاننا
چاہیے کہ تین روزے ہر مہینے میں کہ جو مسنون ہیں بیان بارہ طرح پر آئے ہیں ایک تو یہ کہ غیر معین کہ سارے مہینے میں جب چاہے رکھ لے اور دوسرے یہ کہ تین روزے اول مہینے کے
یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتہ اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچویں تیرہویں چودہویں پندرہویں اور چھٹے یہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو
یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتویں یہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھویں یہ کہ پیر اور دو جمعراتیں اور نویں یعنی دو
جمعرات اور دو پیریں اور دسویں پیر اور جمعرات اور پھر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہویں ہر عشرے میں ایک روزہ اور بارہویں تین روزے اخیر مہینے میں
اور سب روزے مسنون سب میں ایک یا دن میں تینتیس تو ہیں حساب کی جہتی تین روزے کی اور روزے ذیحجہ میں یعنی پہلی سے نویں تک اور ایک روزہ
عاشورے کا اور ایک قبل عاشورے کے یا بعد اوسکے اور ایک پندرہویں شعبان میں اور چھہ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہیں سع مولانا ناقلا
من سيد الحديث **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم رواه
ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف**

واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنی جیسا کہ دیا جاتا ہے بعض اوسکا باطہارت ہر کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھہ اوسکے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ ہے
کہ گھٹتا ہے بعض ان اور نا قص ہوتا ہے اوس سے اور پاک ہوتا ہے گناہوں سے سبب وسکے پس زکوٰۃ عبادت مالیہ ہے اور روزہ طاعت بدنیہ ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کو پس کہا گیا
یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں میں
واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ چھوڑ دو انکو یہاں تک کہ صلح کریں نقل کی احمد و ابن ماجہ نے **ف**
بخشش کرتا ہے الخ یعنی روزہ رکھتا ہوں انہیں سبب بزرگی ان دونوں کی اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور
فرماتا ہے یعنی فرشتوں کو جو کہ معین ہیں اوپر شمار نیکیوں کے یعنی انہوں پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کریں یعنی آپس میں پس جب مغفرت کیجاوے
گی اونکی ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ
مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا [illegible] وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ
بْنِ قَيْسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی
اللہ تعالیٰ کے دور رکھتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اوڑتے ہوئے کے اور وہ بچہ ہو یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مر جاوے
نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہے کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہے پس اوڑنا
اوسکا ابتدای عمر سے اخیر عمر تک ہوتا ہے تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اوتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار
کو دوزخ سے دور رکھتا ہے ح ع بیہقی سے منقول ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور چپ
رہنا اوسکا تسبیح ہے اور عمل اوسکا مضاعف ہے اور دعا اوسکی قبول ہے اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہے اور یہ بھی منقول ہے بیہقی سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل میں سے یہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ
کہ روزہ رکھے کسی دن واسطے طلب کے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اوسکو اور بہت دیتا ہوں ثواب اوسکو اور خطیب نے
روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہیں راضی ہوتا اللہ تعالیٰ واسطے
اوسکے ساتھہ ثواب کے سوا جنت کے یعنی اوسکا ثواب یہی ہے کہ جنت میں داخل کرتا ہے اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ایک خوان ہے روزہ داروں کا [illegible] ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور
نہ کسی کے دل میں خطرہ اونکا آیا ہے نہیں بیٹھیں گے اوسپر مگر روزہ دار باب ہے یعنی بیچ حلال ہونے باہر نکلنے کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ
فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ
صَائِمًا فَاَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہ سے کہا داخل ہوئی مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے نزدیک تمہارے
کچھہ یعنی کھانیکی چیز کہا ہم نے کہ نہیں فرمایا تحقیق میں اسوقت [illegible] ایکدن پھر پوچھا کہ تمہارے پاس

پھر ہم نے عرض کیا کہ تحفہ دیا گیا ہے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہے ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجھکو وہ تحقیق صبح کی تھی مینے روزہ سے پھر کھا لیا نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
اسوقت روزہ دار ہوں یعنی نیت روزہ کی کر لی مینے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن میں کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا
اور امام مالک کا یہہ مذہب ہے کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کی روزے میں بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ مثل
مالیدہ کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قروت کا بناتے اور قروت اوسکو کہتے ہیں کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے میں باندھکر لٹکا دیتے ہیں اوسکا
پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسپر ہیں اکثر علما اور امام ابو حنیفہ اور
علما اونکے کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اوسکا اور جائز نہیں افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اوسکی
اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اونکے مذہب کی آگے آتی ہے ع ح

وعن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فاني صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها رواه البخاري
اور روایت ہے انس سے کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی
پس فرمایا رکھو گھی اپنا بیچ مشک اوسکی کے اور کھجور اوسکے باسن میں اسلیے کہ تحقیق میں روزہ سے ہوں پھر کھڑے ہوئے طرف کونے کی
گھر کے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والوں اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہر حضرت نے
نے افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہیں ہونگی اور اختلاف کیا ہے مشایخ نے کہ آیا نفل روزے والے کے
ضیافت عذر ہے یا نہیں صحیح یہہ ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنیوالے کو لیے اگر صاحب مکان راضی ہو حاضر ہونے سے بغیر شریک ہوے ذکر
کھانے میں اور نہ ملول ہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ ہے کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے
کہ راضی ہوگا اونکا تو فقط حاضر ہونے سے ہوگا روزہ نہ توڑے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کرے
مہمانی کرنیوالے کے لیے ع در مختار

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم وفي رواية قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
طرف طعام کی اور وہ روزہ سے ہو پس چاہیے کہ کہے میں ہوں روزہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزہ سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
واجب نہیں افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا
بسبب کھانے اسکی کے اور نہیں تشویش میں پڑیگا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہے اور اگر دونوں امر برابر ہوں اوسکے نزدیک تو افضل ہے یہہ کہ کہے
انی صائم یعنی میں روزہ سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ام هانئ قالت لما كان يوم الفتح فتح مكة جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم وام هانئ عن يمينه فجاءت الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ فشربت منه فقالت يا رسول الله لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها اكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرك ان كان تطوعا

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ ۔ روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا جب ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہ اور بیٹھین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کے بیٹھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوس مین تھی کچھ پینیکی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اوس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینے اور تھی مین روزہ سے پس فرمایا واسطے اوسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنی یہہ روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اوسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزہ سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتدا اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزہ کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نرکہنے کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزہ کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزہ والے کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کوئی ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نکریگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اوسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا انس والفت ہو آپس مین لیکن اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا ہے حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کے بیچ مین کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہے ع ح

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے زہری سے کہ اونہون نے نقل کی عروہ سے اونہون نے نقل کی عائشہ سے کہا عائشہ نے تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس حاضر کیا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کہایا ہمنے اوس مین سے پس کہا حفصہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس حاضر کیا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اوسکی پس کہایا ہمنے اوس مین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اوسکے بدلے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا اونہون نے زہری کو زہری نے روایت کیا عائشہ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اوس مین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہ سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ اونکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہے قضا اوسکی اس لیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور انکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ بیچ روایت زہری کے واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کے تھا وہ اس مین نہین یہہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہہ ہے کہ مرسل اوس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ح

وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ

علیہ الملٰئکۃ حتّٰی یفرغوا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ام عمارہ بنت کعب کے سے یہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے واسطے حضرت کے کھانا پس فرمایا حضرت نے اوسکو کھا تو کہا اونہون نے مین روزہ سے ہون
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہے نزدیک اوسکے یعنی اور رغبت کرتا ہے دل اوسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہے
اوسپر صبر کرنا تو دعا کرتے ہین اوسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے

الفصل الثالث

عن بریدۃ قال دخل بلال علٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یتغدّٰی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول اللّٰہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ناکل رزقنا وفضل رزق
بلال فی الجنۃ اشعرت یا بلال ان الصائم یسبّح عظامہ ویستغفر لہ الملٰئکۃ ما اکل عندہ رواہ البیہقی فی
شعب الایمان روایت ہے بریدہ سے کہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانیکے لیے ای بلال کہا بلال نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہے کیا جانتا تو نے ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتے ہین ہڈیان
اوسکی اور بخشش چاہتے ہین اوسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اوسکے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین

باب لیلۃ القدر

یعنی بیان مین فضیلت ... کے ف یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہے اوسکے ہونے کی اور اوسکو لیلۃ القدر
اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اوس مین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہون گے اور بعضون نے کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر
ہونے کے اوسکے اور بیچ تعین اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہے خصوصًا طاق راتون
مین عشرہ اخیر کی مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اس لیے کہ باوجود
تھوڑے دنون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرونکا
معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین اون کے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی اونکو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کہ ہزار
مہینے سے بہتر ہے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ انہون نے عبادت کی تھی
اللہ تعالیٰ کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن
نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپ کی امت نے
عبادت کرنے ... [illegible] ... اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالیٰ نے خیر بہتر پڑھی اون پر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری
سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اون ... چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ
ابن ابی حاتم نے جانا ... [illegible] ... برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار
مہینے ... [illegible] ... برس اور چار مہینے ہوتے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالیٰ کے آسمان دنیا پر وقت غروب سے
صبح تک ہوتی ہے ... [illegible] ... مین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اس مین نزول قرآن کا ہوا اور اس مین پیدائش
ملائکہ کی ہوتی اور اس مین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اس مین درخت جنت مین لگائے گئے اور اس مین دعا قبول ہوتی ہے اور اس
... [illegible] ... بہت ہو ... فضیلت اوسکی پوشیدہ ہونے مین یہہ ہے کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور لکھا ہے

كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر فقد اريت هذه الليلة ثم انسيتها وقد رأيتني اسجد في ماء وطين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر قال فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته اثر الماء والطين من صبيحة احدى وعشرين متفق عليه في المعنى واللفظ لمسلم الى قوله فقيل لي انها في العشر الاواخر والباقي للبخاري وفي رواية عبد الله بن انيس قال ليلة ثلث وعشرين رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مینے کیا تھا اعتکاف پہلے دہے مین تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مینے بیچ کے دہے مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا رکہے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین یعنی شب قدر کو پھر بھلایا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون بیچ کیچڑ کے بیچ اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کو یعنی اخیر دہے کی طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے دیکھا اوسکو اور تھی چہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ اونکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکی نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک فقیل لی انها في العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہ کہا تیئیسوین شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی ہے مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی گول سا بنتا ہے چھوٹا سا اور اوسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین اور من صبیحتہا مین حرف من کا معنی فی کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول اسجد کے اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکھا تو یہہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بھی برسا تھا یہی علامت اونھون نے پائی اوس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب تھی معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے ۔ و مولانا

وعن زر بن حبيش قال سألت ابي بن كعب فقلت ان اخاك ابن مسعود يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها في رمضان وانها في العشر الاواخر وانها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثني انها ليلة سبع وعشرين فقلت باي شيء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او بالآية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها رواه مسلم اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا انھون نے پوچھنے کا کیا مینے ابی بن کعب سے پس کہا مینے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق جانا ہے انھون نے کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کی مین ہے اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ نہ استثنا کیا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہے پس کہا مینے ساتھ کس دلیل کی کہتے ہو یہہ اے ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اوس دن نہین روشنی ہوتی واسطے اوسکے

دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی سبب اونکے اللہ تعالی فرشتون اپنی سے یعنی اون فرشتون سے کہ جنھون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس
فرماتا ہی ای فرشتو میرے کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے ای رب ہمارے بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری
عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی
گھرون سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنی کے اور بزرگی اپنی کے اور جود اپنی کے اور بلند قدری اپنی کے
اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہے اللہ تعالی پھر جاو یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل دین
مین نے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اوس حالت مین
کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اونکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کے

ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے
مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اس لیے کہ ہمیشہ حضرت
اعتکاف کرتے رہے اور اس مین اور در مختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اوسکے
ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہی اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مینے اپنے پر اعتکاف
اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مینے نذر مانی یہہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف
کرونگا اور سوائے ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرکے
جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی
ظاہر روایت ہی امام اعظم سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح
کہ نیت اعتکاف کی کی مینے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدھی دن سے
زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوا ظاہر روایت کی یہہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ح در مختار

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه
الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے
مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کے اللہ نے پھر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے پیچھے اونکے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** پھر اعتکاف
کیا حضرت کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین اس لیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر
مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اوس مین اعتکاف کرین پس وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اوس مین سے نکلین
اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع عالمگیری در مختار **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبريل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه
وسلم القران فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبریل ملاقات کرتے
حضرت سے ہر شب رمضان مین وہ جبریل سے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کے پس جس وقت ملاقات کرتے حضرت کو

وابن ماجة عن أبي ابن كعب روایت ہو انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے بیچ رمضان کے پس
نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی
یہہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہو اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابوہریرہ سے اور کہا طیبی نے
کہ دلالت کرتی ہو حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسیکہ قضا کیے جاتے ہین فرائض انتہی تشبیہہ ہی قضا کرنے
مین ہو بعد فوت ہونیکے والا قضا فرض کی فرض ہو اور قضا نوافل کی نفل ع۔ **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا اراد ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل في معتكفه رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت عائشہ سے ہو کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے
ف دلیل پکڑی ہو ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہو اور چاروں اماموں کے نزدیک یہہ ہے
کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس اونکے نزدیک
تاویل اس حدیث کی یہہ ہو کہ آنحضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اوس حجرہ مین
کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف
کی جگہ مین صبح کو [illegible] **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معتكف فيمر كما هو فلا
يعرج يسأل عنه رواه ابو داود اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اوس
حالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے اوس سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے
ف پس گذرتے یعنی گذرتے اوس ہیات پر کہ ہوتے وہ اوسپر نہ میل کرتے اوس طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان
ہو اوسکے پہلے کا [illegible] یعنی فلا یعرج کے یہہ مین کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اوس طرف اور لفظ یسأل بیان ہو یعود کا بطریق استیناف کے
[illegible] جائز ہو معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چاروں اماموں کے جبکہ
نکلے تقاضائے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اوسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھہرا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے
تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹہرا ہو کا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکے جنازہ کے
لیے اور نماز جنازہ کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر
کے اور التزام کے یہہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازہ اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہہ ع عالمگیری **وعنها**
قالت السنة على المعتكف ان لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمس المرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لا بد
منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في مسجد جامع رواه ابو داود اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سنت ہو یعنی طریقہ لازم
ہو اعتکاف والے کو یہہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور ٹھہرنیکے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کے یعنی خارج مسجد کے مطلقا اور نہ صحبت
کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اوس کام کے لیے کہ ضروری ہو یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کے لیے
اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** نہ مباشرت کرے مباشرت سے
مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کے ہین مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کے [illegible] اور یہ اعمال کرنے معتکف کو حرام

مین لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہو اگرچہ رات ہو یا بھولے سے کرے اور [illegible]

اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بیان حاضر [illegible]

مکروہ تحریمی ہی اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے [illegible] معتکف

کو اسطرح خرید و فروخت بھی درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانکر اوسکو اور چپ رہنا بُری اور بیہودہ باتون

سے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہی اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا ہے [illegible]

کو کھاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالیٰ کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن [illegible]

کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکھتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزہ کے یہہ دلیل حنفیہ کی

ہی پیچ شرط ہونے روزہ کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جس مین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا

اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی بیان افضل

کا ہی لکھا ہی علما نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اوس مسجد

مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین + ع + ح در مختار

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ [illegible] وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ

أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا

اونکے لیے بچھونا اونکا یا رکھی جاتی اونکے لیے چارپائی اونکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا

ستونون مسجد نبوی کے سے یہہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے باندھ دیا تھا کئی دن تک

بندھے رہے بعد کئی دنکے توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کھول دیا + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کی جاتی ہین

واسطے اوسکے نیکیان مانند کرنیوالے سب نیکیون کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنی چونکہ مسجد مین کا رہتا ہی اوسکی

شان سے ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری

کی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالے کے لیے ثواب اون نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے

مانند ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیونکا

کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوا اونکی کے

جیسے کہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد

کرتا ہی نفس اپنا طرف مولیٰ کے اور ہمیشہ عبادت اور خانۂ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی

ہی اور گویا اللہ تعالیٰ کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہوا

عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ اے مولیٰ میرے تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک تو مجھے بخشیگا نہین اور

میری سب مقاصد پر لائیگا نہین اور میری ہم کو دور نہین کریگا بع امداد الفتاح

کتاب فضائل القرآن

کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کے ف جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصًا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اوسکا ایسا ہے
کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس ۲۵ اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے
دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت سے یہہ ہے کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانے امور دین اور
آخرت کے ہو اور بسبب کثرت تلاوت کے احکام الٰہی یاد و مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اوس سے پکڑی جاوے نہ یہہ کہ نری آواز و حرف
آراستہ کرین اور دل غفلت مین ہو پس جو کوئی قرآن پڑہے اور عمل اوسپر نکرے قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رب تال
للقرآن و القرآن یلعنہ یعنی بعضے قرآن پڑہتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے
کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوا پڑہنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑہنا
قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہے اور عبادت کے لیے بھی سات
روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نجانے اوسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع
کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اوسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ
سے سنتا ہے **آداب** تلاوت کے یہہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کے اچھی جگہہ مین متواضع او روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے
اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہے دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ
آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہے اور آیت وعدہ و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ
چاہے اور آیت تنزیہہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جب آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑہنے کے روے اور اگر رونا نہ آوے
بتکلف غمگین ہوکر اپنے کو رونہا کرے اور در پے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑہنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑہنے سے
کہ خالی ہو ان چیزون سے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شماری کے کچھہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے
کہ ایک وزن کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز
معصیت جان میکند ✦ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑہنا منقول ہے یہہ کرامت ہے اونکی اور ونکو اونکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس جسقدر
کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت
نکرے اور اگر ضرور ہو اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر پڑہنا یاد پڑہنے سے افضل ہے اس لیے کہ اس مین آنکھین اور اور اعضا بھی
عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان
تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کے کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ
پڑہکر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور اوستاد اور
والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اوسوقت حاضر کرے اور دعا مین شاغل رہے
کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہکر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہے

لیکن افضل یہی ہے کہ مودب بیٹھکر پڑھے اور اسیطرح راہ مین پڑھنا جائز ہے اگر شغل ہو پکار کر پڑھے ورنہ الا چپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور
کھیل اور کوڑی وغیرہ کو پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے
ہفتیان اور مانند اوسکی کر لی جائیں اور قرآن کو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین نلیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ پڑ
پڑے اور وہ بیحرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہوجاوے سب مسلمانوں پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے
کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہوجاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانوں پر
واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اوسکے احکام اور فقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے
مصحف کی طرف اگر سامنے پانون کے نہو مکروہ نہیں اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اوسطرف پانون پھیلانے منع نہیں
اور مصحف خرجی مین رکھکر اوسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہیں اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اوس مین جماع

کرنے کا مضائقہ نہیں کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ کتاب تیری ہے اوتاری گئی ہے تیری طرف سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اوپر انکے اور آل اور اصحاب اور تابعین انکے کے سب پر اور کلام ہے تیرا
النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِيْهِ عِبَادَةً وَّقِرَاءَتِیْ فِيْهِ
ناطق تیرا ہے اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور واسطہ متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون اپنے کے یا اللہ پس کر نظر میری کو بیچ اوسکے عبادت اور قراءۃ میری کو بیچ اوسکے
فِكْرًا وَّفِكْرِیْ فِيْهِ اعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
فکر اور فکر میری کو بیچ اوسکے عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان پاس میرے

بعد اس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِّبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِّهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَيِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ
یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تو نے اوسکو اور ساتھ حق کے اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری بیچ اوسکے اور کر اوسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے فکر و غم میرے کا اور سفید کر ساتھ اوسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور نصیب کر مجھکو تلاوت اوسکی اور سمجھنا معانی اوسکے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہہ دعا پڑھے ہاتھہ اوٹھاکر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِی الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّفِی الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو میرے لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ

اور اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی مغنی الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے
قرآن دعا کرتے کھڑے ہوکر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر مکانی سے
اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی ... کھڑے ہوتے پھر کہتے

خلق السموات ... ت والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون

... كذب ... ون بالله وضلوا ضلالا بعيدا لا اله الا الله وكذب المشركون بالله من العرب والمجوس

... واليهود والنصارى والصابئين ومن دعا لله ولدا او صاحبة او ندا او شبها او مثلا او سميا او عدلا فانت ربنا اعظم من

ان نتخذ شريكا فيما خلقت والحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من

الذل وكبره تكبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا والحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب

ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا حسنا

ماكثين فيه ابدا وينذر الذين قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لابائهم كبرت كلمة تخرج من افواههم

ان يقولون الا كذبا الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الاخرة وهو الحكيم الخبير يعلم ما

يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور الحمد لله فاطر السموات والارض

جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله

للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم الحمد لله وسلام على عباده

الذين اصطفى آلله خير اما يشركون بل الله خير وابقى واحكم واكرم واعظم مما يشركون فالحمد لله بل اكثرهم

لا يعلمون صدق الله وبلغت رسله ... على ذلكم من الشاهدين اللهم صل على جميع الملائكة والمرسلين

وارحم عبادك المؤمنين من اهل السموات والارض واختم لنا بخير وافتح لنا بخير وبارك لنا في القرآن العظيم

وانفعنا بالآيات والذكر الحكيم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم درمنثور

الفصل الاول

فصل اول **عن** عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه رواه البخاري روایت ہی عثمان

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین ہو وہ شخص جسنے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف**

یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسکہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اوسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہہ ہو کہ احکام حقائق

او دقائق قرآن کے سیکھے ع **وعن** عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة

فقال ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او العقيق فياتي بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا

يا رسول الله كلنا نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ آيتين من كتاب الله خير له من

ناقتين وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن

عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سے دوست

رکھتا ہے یہہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لا دے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے

ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے

دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہو واسطے اوسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اوسکے تین اونٹنیون سے اور چار آیتین

بہتر ہین واسطے اوسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سوا اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیون کی سے یعنی زیادہ چار آیتون سے بہتر ہین

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیوں سے اسیطرح بعد اسکا اور سمجھ لے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر چبوترہ سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اوس مین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک [illegible] ہے مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس پر ہے ان دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوس مین [illegible] اور [illegible] بہت دوست رکھتے ہین خصوصاً عرب کو وہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات [illegible] کی طرف دلانے کا ذکر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک [illegible] **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا جس وقت کہ پھرے طرف گھر اپنی کے یہہ کہ پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیاں حاملہ والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اوسکے تین اونٹنیون حاملہ والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتون لکھنے والوں بزرگ نیکوکارون کے ہے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اوس مین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہے واسطے اوسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑھنے مین اور نہ دشوار ہو پڑھنا اوسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھ اونکے ہے یعنی دنیا مین اونکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت مین اوسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا اون مین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت [illegible] اور یہہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے [illegible] ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے [illegible] [illegible] ثواب افضل ہے [illegible] اٹک کر پڑھے [illegible] کہ سے اتقیا مشقت کو ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ہے [illegible] [illegible] **عَنْ** ابن عُمَرَ قَالَ [illegible]

لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [illegible] روایت [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد مگر اوپر دو شخصون کے یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کی [illegible] پر ایک شخص کہ [illegible] اوسکو اللہ [illegible] وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ [illegible] دن کے یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت [illegible] دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ [illegible] کرتا ہے [illegible] مین ساعات کی مین اور اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اما یہ کہ حسد دو قسم ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکے لیے یہہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھ کر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اوسکی کے اوس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امر دنیا مین مباح ہے اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھ کر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہوتا تو مین بھی بناتا خوب ہی ثواب

اپنا اجر سب پر ... بہتر یعنی حسد اچھا نہیں مگر دو خصلتون مین اتنی یعنی ان دو مین اور رشک کرین چنانچہ اسی لیے کہا ہے
... یعنی نہیں لائق ہے آرزو کرنی ... آدمی ... مگر ... اسکی نعمت ... پاس ہو مگر یہ کہ وہ نعمت الیسی قریب آنے حاصل ہوئے
اوسکو ... قرآن ... تصدیق کرتا ... اور ... سکو قرآن یعنی یاد ہو اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور
وہ قیام کرتا ہو ساتھ اوسکے یعنی تلاوت کرتا ہو اوسکی اور یاد کرتا ہو معانی اوسکے یا تامل کرتا ہو اوسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہو اور
... اوسکو ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی
یقرء القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرء القرآن مثل التمرة لا ریح
لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی لا یقرء القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مر ومثل المنافق الذی
یقرء القرآن مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر متفق علیه وفی روایة المؤمن الذی یقرء القرآن ویعمل به
کالاترجة والمؤمن الذی لا یقرء القرآن ویعمل به کالتمرة اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہے اور حال مومن کا کہ نہیں
پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہے نہیں بو اوس مین اور مزہ اوسکا شیرین ہے اور حال منافق کا کہ نہیں پڑھتا قرآن مانند حال اندراین
کے پھل کے نہین ہے اوس مین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اوسکی اچھی اور مزہ
اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کے ہے
اور وہ مومن کہ نہیں پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اوسپر مانند کھجور کے **ف** مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت
ہونے ایمان کے اوسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قراءۃ اوسکی کے اور سیکھتے ہین قرآن اوس سے ع **وعن**
عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع به آخرین رواه
مسلم اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ
کی کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہے ساتھ اوسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہے
اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبی مین داخل کرتا ہے اون لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن پڑھا
اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہے ع ح **وعن** ابی سعید الخدری ان اسید بن حضیر قال بینما هو یقرء من
اللیل سورة البقرة وفرسه مربوطة عنده اذ جالت الفرس فسکت فسکنت فقرء فجالت فسکت فسکنت ثم
قرء فجالت الفرس فانصرف وکان ابنه یحیی قریبا منها فاشفق ان تصیبه فلما اخره رفع راسه الی السماء فاذا
مثل الظلة فیها امثال المصابیح فلما اصبح حدث النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اقرء یا ابن حضیر اقرء یا ابن حضیر
قال فاشفقت یا رسول اللہ ان تطأ یحیی وکان منها قریبا فانصرفت الیه ورفعت راسی الی السماء فاذا مثل الظلة
فیها امثال المصابیح فخرجت حتی لا اراها قال وتدری ما ذاک قال لا قال تلک الملائکة دنت لصوتک ولو
قرأت لاصبحت ینظر الناس الیها لا تتواری منهم متفق علیه واللفظ للبخاری وفی مسلم عرجت فی الجو
بدل فخرجت علی صیغة المتکلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اوسوقت کہ وہ بیچ مین پڑھتا تھا رات

کو سورہ بقرہ اور گھوڑا اوسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اوسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنی ناگاہ چپکا ہو گیا بسبب شوخی کا پس گھوڑا
بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہی شوخی کرتا تھا پھر شروع کیا پڑھنا پھر بولا اور اچھلا گھوڑا پس چپکا ہو رہا پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی
گھوڑے نے یعنی پہچانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہو پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا اسید کا یحیی قریب گھوڑے کے پس ڈرا یہ کہ کچل نہ جاوے یعنی پس گیا
اسید یحیی کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اوسکو اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز تھی مانند ابر کے اوس
مین تھی مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھ جو کیا ہوتا ای ابن حضیر کہا اب
حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اوٹھایا مین نے سر
اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اوس مین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اوسکو
یعنی چراغونکو فرمایا حضرت نے جانتا ہو تو کیا تھا یہ کہا کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قراءۃ تیری کی اگر پڑھتا رہتا تو
البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اونکی نہ چھپتے اون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے مین اور مسلم مین بدلے فخرجت
صیغہ متکلم کے یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا اون فرشتون سے کہ ڈر
کا اوتری تھی واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی بعضون
نے یہہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر در پیش آوے زمانہ آئندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو
بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب یادتی کے ہین زمانہ ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسیلیے کہا اوسکے
جواب مین خاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکی موافق کیا ہے اور ایک چیز تھی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہہ ہو کہ ملائکہ اوسکو حائل
کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہو گئے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی کے درمیان اوسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہہ چراغ
مونہہ اونکے + ع + وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف
اوسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اوس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا
گھوڑے اوسکے نے اوچھلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ تھی سکینہ
اوتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکے سبب
دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے + ع + ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ
سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ
اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے اونکو پھر آیا

مین حضرت کی پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہیں کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے اور اطاعت
کرو حکم اوسکی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلو تو مسجد سی پھر پکڑا حضرت نے
ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ نکلین کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سی فرمایا
وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نے
ف جواب دینا واسطے اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے
سے نماز نہین جاتی اور سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اس لیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہی اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی بہت ہین
باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد وایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضی عارفین
نے جو کچھ اگلی کتابون مین ہی وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ سب سورۃ فاتحہ مین ہے اور جو کچھ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ
مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہی اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی دی ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی اونکے ساتھہ فصاحت کی اور اعجاز کے مراد اون سے سورۃ فاتحہ ہی اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سی بھی
فاتحہ ہی بسلیے جزو اعظم قرآن کی ہی مبالغۃً فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہے ۰ع+ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہی اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہی اوس مین
سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے
اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کے وہ
چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اس لیے
ذکر کیا کہ اس مین بہت سے اسرار اور احکام اللہ تعالی کے ہین ۰ع+ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ
فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ پڑہو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا پڑہنے والون کی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین چمکتی ہوئین
سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگے دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنیوالی
ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑہنے والون اپنی کی طرف سے پڑہو سورہ بقرہ
پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑہنے پر اور تامل کرنا معانی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہی یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہی
بیچ روز قیامت کے اور نہین طاقت رکھتے اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل کسلمند یعنی بسبب کاہلی اسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف
پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے
[illegible] دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالی کے نزدیک مانند چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کی

اور

اور ٹکڑے ہیں ابر کے کہ سایہ کرینگے اپنے پڑھنے والوں پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنیوالی چیز ہیں یعنی ابر سیاہ اور بادل اور دال انکا
بنسبت اول کے اور قریب ہیں کہ اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہوں کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا
طیبی نے کہ لفظ او اور لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہیں اول یعنی بصورت ابر کے یہ سورتیں اوسکے سبب ہونگے کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکو
اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کے جیسے کہ واسطے اوسکے ہونگے کہ پڑھا انکو اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیوں کے واسطے اسکے ہونگے کہ پڑھا اور
سمجھا معنی اور اوروں کو تعلیم بھی کی ع وعن النواس بن سمعان قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يؤتى بالقرآن
يوم القيامة وأهله الذين كانوا يعملون به تقدمه سورة البقرة وآل عمران كأنهما غمامتان أو ظلتان سوداوان
بينهما شرق أو كأنهما فرقان من طير صواف تحاجان عن صاحبهما رواه مسلم اور روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے [illegible] تھے ساتھ اوسکے آگے
ہونگیں سارے قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں انکے ایک چمک ہے یا گویا
کہ وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندے جانوروں کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والوں کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگی نقل کی یہ مسلم
نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرنیکے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جسنے
پڑھا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ قرآن حجت اوسپر اور آگے ہوں گی یعنی سارے
قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتوں کا اور بعضوں نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی ایسی کہ دیکھیں گے اوسکو لوگ جیسی کہ صورت ہے
گی اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنی بسبب تہ بتہ اور گنجان ہونیکے سیاہ ہوں گے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے
اور درمیان میں انکے ایک چمک ہے یعنی باوجود گنجان ہونیکی نہیں مانع ہونگی روشنی کے اور بعضوں نے کہا کہ شرق کے معنی ہیں درز
یعنی درمیان اون دونوں سورتوں کے فرق ہوگا اسلیے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ع وعن أبي بن كعب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا أبا المنذر أتدري أي آية من كتاب الله تعالى معك أعظم قلت الله ورسوله أعلم قال
يا أبا المنذر أتدري أي آية من كتاب الله معك أعظم قلت الله لا إله إلا هو الحي القيوم قال فضرب بيده في
صدري وقال ليهنك العلم يا أبا المنذر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالی سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری
آیۃ الکرسی کہا ابی نے پس مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اولی
یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کے اول ازراہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب فرمانبرداری کو
جیسا کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ منکشف ہوا انکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد سے رسول اوسکی کے بسبب برکت تفویض اور
حسن ادب کے پس جواب دیا سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اس لیے کہا کہ اس میں بیان توحید و تعظیم الہی اور ذکر اسما حسنی اور
صفات باری تعالی کا ہے ع وعن أبي هريرة قال وكلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان
فأتاني آت فجعل يحثو من الطعام فأخذته وقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إني محتاج

حاجة شديدة قال فخليت عنه فاصبحت فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة ما فعل اسيرك البارحة قلت يا رسول الله شكى حاجة شديدة وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال اما انه قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيعود فرصدته فجاء يحثو من الطعام فاخذته فقلت لارفعنك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعني فاني محتاج وعلي عيال لا اعود فرحمته فخليت سبيله اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنی جمع کرنے زکوٰۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کیا کہ بعد جمع ہونیکی بانٹیں حضرت فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کیں لپیں بھرنی غلہ میں سے یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن میں رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ پہنچاؤنگا میں تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوس نے کہ تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنی قرض وغیرہ ہے میرے ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا میں نے اوسکو پس صبح کی مینے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی میں تھا کہا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دیا مینے اوسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈرتا رہا اوس سے پس جانا مینے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا میں اوسکا پھر آیا لپیں لینے لگا غلہ میں سے پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوس نے چھوڑ دے مجکو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبہ کا ہے پھر نہ آؤنگا میں پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دی مینے راہ اوسکی **ف** اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اوسکی کہ کہ پھر نہ آؤنگا ورنہ ثابت ہو چکا تھا جھوٹا اوسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کی زبانی مخبر صادق کے ع **فاصبحت فقال** لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة ما فعل اسيرك قلت يا رسول الله شكى حاجة شديدة وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال اما انه قد كذبك وسيعود فرصدته فجاء يحثو من الطعام فاخذته فقلت لارفعنك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اخر ثلث مرات انك تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني اعلمك كلمت ينفعك الله بها اذا اويت الى فراشك فاقرأ اية الكرسي الله لا اله الا هو الحي القيوم حتى تختم الاية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطن حتى تصبح فخليت سبيله فاصبحت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل اسيرك قلت زعم انه يعلمني كلمت ينفعني الله بها قال اما انه صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلث ليال قلت لا قال ذاك شيطن رواه البخاري پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر چھوڑ دی مینے راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی اس میں کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا میں اوسکا پھر آیا لپیں لینے غلہ سے پھر پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آنیکا اور پھر آتا ہے تو کہا اوس نے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا میں تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکے جس وقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کی یعنی سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وھو العلی العظیم تک پڑہو پس تحقیق ہمیشہ ہیگا تجہپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین
نزدیک ہوئیگا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن و انس سے واسطے ایذا دینی دینی و دنیوی کے صبح تک پس چہوڑ دیا مینے اوسکو پس صبح کی مینے پہر فرمایا
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قیدی نے یہہ کہ سکہلادونگا تجکو کتنے کلمے کہ نفع دیگا تجکو اللہ سبب انکے فرمایا حضرت
نے خبردار ہو تحقیق اوس نے سچ کہا تجسے یعنی اس سکہانے مین اور وہ ہے جہوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تہا تو تین رات
سے کہا مینے نہین فرمایا یہہ شیطان تہا یعنی صدقات کو ناقص کرنیکے لیے آیا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابن عباس قال بینما
جبرئیل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع رأسہ فقال ھذا باب من السماء
فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ھذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال
ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف منہما الا
اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اوس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہے ہوئے تہے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کہلنے کی سی اوپر کی طرف سے پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہہ دروازہ ہے آسمان کا کہولا گیا
آج کے دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین
اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نور کے کہ دیئے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی
نبی پہلے تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اون مین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا
تیری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہہ کلام راویکا ہے کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے
انکا نام نور اس لیے ہوا کہ یہہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑہنیوالے اپنی کے قیامت کو اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا ظاہر یہہ ہے کہ مراد تمام
سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہے چنانچہ کعب سے بہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اس مین دو طرح
کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے اونکے اور دوسرے کلمے فقط حمد وثنا کے
ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑہیگا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کے
حرفون پر ملتا ہے +ع+ **وعن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیتان من آخر سورۃ البقرۃ
من قرأ بہما فی لیلۃ کفتاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر
سورۃ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑہے اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سے شرارت جن و انس کے گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے +ع+ **وعن**
ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکہف عصم من
الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ
کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے
مراد ہے جہوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اوس مین یون ہے کہ جسنے پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال
کے سے کہا بعضون نے وجہ جمع کی انمین یہہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکے سے اگر ملیگا اوس سے اور جو کوئی

[illegible] اوس [illegible] ملاقات كا اشد ہوگا بسبب فقد عدم ملاقات کی پہر
[illegible] تقصیر اوسکو ملنے کی لوگ اوس مین گرفتار
ہوں [illegible] **وعن** [illegible] ایعجز احدکم ان یقرء فی لیلۃ ثلث
القرآن قالوا وکیف یقرأ ثلث القرآن [illegible] تعدل ثلث القرآن رواہ مسلم ورواہ البخاری
عن ابی سعید اور روایت ہے ابی درداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے ایک رات
مین تہائی قرآن عرض کیا اصحاب نے اور کیسے [illegible] تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کی نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی
بخاری نے ابی سعید سے **ف** [illegible] ہے کہ قرآن مین تین مضمون ہین [illegible] اور توحید اس مین توحید خوب کو ذکر
[illegible] ثواب کا مضاعف [illegible] ثواب تہائی قرآن کو پس موجب تقریر اول [illegible] تین بار پڑہنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو
[illegible] **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی سریۃ
وکان یقرء لاصحابہ فی صلاتہم فیختم بقل ہو اللہ احد فلما رجعوا ذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال سلوہ لای شیء یصنع ذلک فسألوہ فقال لانہا صفۃ الرحمن وانا احب ان اقرأہا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ یحبہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر
ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز مین اور ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہرے یعنی لشکر کے لوگ
ذکر کیا سیہہ حضرت کو پس فرمایا پوچہو اوس سے کس واسطے کرتا ہے یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوس نے کرتا ہون مین یہہ اس لیے کہ تحقیق
اس مین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کی اس مین فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہے اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنا اسکی کے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ختم کرنا ساتہہ قل ہو اللہ کے یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورۃ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہتا بعد فاتحہ کے یا
بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکہے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ع **وعن**
انس قال ان رجلا قال یا رسول اللہ انی احب ہذہ السورۃ قل ہو اللہ احد قال ان حبک ایاہا ادخلک
الجنۃ رواہ الترمذی وروی البخاری معناہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سے سورۃ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ سے داخل کریگی
تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیے بخاری نے معنی اسکے **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الم تر آیات انزلت اللیلۃ لم یر مثلہن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس رواہ مسلم
اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکہی گئین
مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل
ہو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ بہما

عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونوں ہاتھہ اپنی پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں میں پس پڑہتے اون میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پہیرتی دونوں ہاتھوں کو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتے پہیرنا ہاتھوں کا اپنی سر پر اور اپنی منھہ پر اور اگلی جانب بدن اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتھہ اور جگہہ پہیرتی کرتے یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتھہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑہتے تھے بعد اوسکی پس بعضوں نے تو کہا ہی کہ یہہ اس سبب سے کرتے تھی کہ تا مخالفت ہووے ساحروں کی کہ وہ پہلی پڑہتے ہیں اور دم پیچھی کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑہتے اور پھر دم کرتے ۱۲ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج میں انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزیں ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطی قرآن کی ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہیں ہوویگا اوس پر یہہ نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب و اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت میں کہ ضائع نہیں کریگا حق سبحانہ انکی حق کو اور ثواب اون لوگوں کی کہ محافظت کرینگے انکی جیساکہ حال بادشاہوں کی مقربوں کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندوں سے یعنی جنہوں نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اون سے جھگڑیگا اور جنہوں نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سے جھگڑیگا یعنی جناب الہی میں شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہیں کہ اکثر لوگ سمجھتی ہیں احتیاج تامل کی نہیں اور باطن ہی یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہیں تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہیں سمجھتی اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھہ اپنی کی ساتھہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندوں کی کہ لازم ہی ادا اونکا ۱۲ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَاُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجوں پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑہ جیساکہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑہتا تھا دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہو اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کرے اوسپر یعنی جو عمل نہیں کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت میں آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑہا اوسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہو اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر

بقدر آیتوں کے کہ پڑھی ہو اور آیا ہی ایک روایت میں کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہیں پس اگر تمام قرآن پڑھے گا
اوپر سب کے درجہ جنت کے پہونچیگا لائق حال اوسکے کے ہوگا پڑھیگا اور اس میں اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہیں اونکا بڑا رتبہ
ہوگا جنت میں اور آیتیں قرآن کی بسبب گنتی کوفیوں کے کہ اس دیار میں قراءۃ اونکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہیں
اور سوای اسکے اور بھی قول بہت ہین اور تفصیل اس میں جو چاہے قراءۃ کی کتابون میں دیکھ لے ح + ع بحرالعلوم **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہیں اوسکے دل میں کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث
صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اوسپر وہ مانند گھر ویران
کے ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد
ہوگا ع + **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ
عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهٗ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے
میری سے دیتا ہون میں اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند
بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالی کے اس میں اوپر غیر اوسکی کے نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول ہی
یاد کرنے قرآن کے میں اور جاننے اور تحقیق معانی اسکے میں اور عمل کرنے میں اوس چیز پر کہ اوس میں ہی اور باز رہا اور ذکر و دعا میری سے
کہ سوای کلام اللہ کے ہیں تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر
کرنیوالون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون کے اس لیے کہ ذکر بھی حقیقت میں دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثناء کریم سے
مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچھ ملے اوس سے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہو قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہو ظاہر یہی ہے ع + ح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ
حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں سے پس واسطے اوسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف
پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے
کہنے میں تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے
وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْأَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهٗ

فقال او قد فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انها ستکون فتنة قلت ما المخرج منها یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیه نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم هو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه اللہ ومن ابتغی الهدی فی غیره اضله اللہ وهو حبل اللہ المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم هو الذی لا تزیغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا یشبع منه العلماء ولا یخلق عن کثرة الرد ولا ینقضی عجائبه هو الذی لم تنته الجن اذ سمعته حتی قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فآمنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حکم به عدل ومن دعا الیه هدی الی صراط مستقیم رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث اسناده مجهول وفی الحارث مقال

اور روایت ہے حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا میں مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں لوگوں پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہاں لوگ مشغول تھے بیچ باتوں بیفائدہ کے یعنی قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا میں حضرت علی کے پاس پس خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اونہوں نے یہہ بات یعنی چھوڑ دیا اونہوں نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتوں میں کہا میں نے کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور بُرے مذاہب نکالینگے کہا میں نے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اوس میں خبر ہے پہلوں تمہاری کی یعنی اگلی امتوں کی خبریں اور خبر ہے اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی علامتیں قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوس میں حکم ہے اوس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنیوالا ہے درمیان حق وباطل کے نہیں بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈی ہدایت اوسکی غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں کہ نہیں نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے استوار یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہے مذکور باحکمت اور وہ راہ ہے سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اوسکی کے خواہشیں حق طرف باطل کے اور نہیں ملتیں ساتھ اوسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتی اوس سے علماء اور نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتی عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اوس وقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجیب ہدایت کرتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جس نے کہا موافق اوسکے اوس نے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھ اوسکے ثواب دیا جائیگا اور جس نے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جس نے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کی اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث میں گفتگو کی ہے یعنی وہ جھوٹا ہے ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی گردن اوسکی اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑنا اور جدا کرنیکے پس معنی یہہ ہیں کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کیسی مخالفت اوسکی کہ عمل کرے قرآن پر اوسکی پہنچائیگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جس نے ترک کیا عمل کرنا ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر یعنی آیت و کلمہ کہ واجب ہے عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قراۃ اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہے اور جس

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے بالکل ضعیف کہ باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی کی پس نہین گنہگار اوسپر و لیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کچھ
ہوتے بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
و خوارج وغیرہ بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہہ ہی کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتے ہین اس لیے کہ چھوڑ دین اونھون نے حدیثین حضرت کی اور جن سے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونھون نے اون کی
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم جنہون نے پہچانا اونھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اس لیے کہا ہی جنید نے کہ جو کوئی نہ یاد
کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہو طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ
مسخرہ ہی شیطان کا اس لیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب سنت کے واللہ اعلم + اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین تجاوز ہوتے اہل ہوا
یعنی بدعتی اوپر تبدیل و تغیر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہے اور نہین ملتبس ساتھ اوسکے زبانین یعنی اور عبارت
اسکی مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہے مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اوسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ + اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما
یعنی نہین احاطہ کر سکتے کنہ اوسکے کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اوسکی سے مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے سیر ہوتا ہی کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اوس چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرأت اوسکی
کی اور شنیدن اذکار و اخبار اوسکی کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ
نہ سمجھے معنی اوسکے + **وَعَنْ** مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ
اوس چیز کے کہ اوس مین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سے بیچ گھرون
دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمہاری کے پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے
ف پڑھے قرآن یعنی خوب طرح پڑھے اوسکو اور کہا ابن حجر نے یا یاد کرے اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہارے گھرون مین اس مین
مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہی باہر اور اونچا اور آخر
جملہ کا مطلب ہی کہ جب اوسکی ماں باپ کی یہہ قدر ہوئی اوسکے سبب سے تو اوسکا کیا کچھ درجہ ہوگا + **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی
بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کی
اونکی زمانے مین ہوتی تھی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اوسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جائیگا پس مراد
چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہی + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ
فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّاوِیْ
لَیْسَ ھُوَ بِالْقَوِیِّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال
اوسکو اور حرام جانا حرام اوسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں یعنی اول ہلہ میں اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصوں کے
گھروالوں اوسکی سے کہ سب ایسی ہی ہوں گے کہ واجب ہوگی واسطے اونکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث
میں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرٰۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی
الْقُرْاٰنِ مِثْلُھَا وَاِنَّھَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ
مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ یَذْکُرْ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز میں پس پڑہی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہے اوسکے ہاتھہ میں ہے نہیں اوتاری گئی توریت میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی
سورہ مانند اوسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتیں ہیں کہ پڑہی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہوں میں وہ نقل کی یہہ ترمذی نے
اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہیں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** تحقیق مثانی اور
قرآن عظیم کے معنوں کی پہلی فصل میں ہو چکی ہے + **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْہُ
فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْکًا تَفُوْحُ رِیْحُہٗ کُلَّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَہٗ فَرَقَدَ
وَھُوَ فِیْ جَوْفِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے
اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھہ اوسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہنچتی ہے بو اوسکی
تمام مکان میں اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأت اور قیام سے یا عمل نہ کیا اور کہ قرآن اوسکے دل میں ہے
مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکے
کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑھنا فرض ہے
نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن میں کہ زیادہ ہو فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اس لیے کہ وہ فرض کفایہ ہے
اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھہ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے دوسرے علموں سے کہ جو فرض کفایہ ہیں نہ
فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہیں ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بندھی ہوئی کے ہے یعنی سینہ قاری کا مانند
تھیلی کے ہے اور قرآن اوس میں مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہنچتی ہے برکت اوسکی گھر اوسکے میں اور سننے والوں کو اور یہہ حملہ کا یہہ مطلب
ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور وں کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اوسکا بندھا ہو اسے
نہیں پہنچتی خوشبو کسیکو + **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ

وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَ بِھِمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے
حٰمٓ المؤمن کو یعنی سورہ مومن کو تو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن
سے شام تک اور جو پڑہے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت اونکی کے صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے
کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** الیہ المصیر تک آیہ مذکور یون ہے حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ
ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ
لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ مین پہلی
پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ انکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر
تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِّنْ
اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے تین آیتین اول سورہ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کے
بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتون کی یاد کرنیکی یہہ
خاصیت مترتب ہوتی ہے بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتون کے پڑہنے سے یہہ خاصیت ٹہری واللہ اعلم ح **وَعَنْ** اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِھَا
قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑہتا ہے یٰس لکھتا ہے اللہ واسطے
اوسکے بسبب پڑہنے اوسکی کے ثواب پڑہنے قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہے اس لیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اس مین مذکور ہین ع **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یَّنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوْبٰی
لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا
خوشحالی ہے واسطے اوس امت کے کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوسپر اور خوشحالی ہے واسطے ان دلون کے کہ اوٹھاوینگے یہہ

یعنی یاد کیجیو اور محافظت کیجیو اسکی اور خوشحالی ہو واسطے اون زبانون کو کہ پڑھین گے یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پڑھین یعنی طاہر
یہہ سورتین اور سپاس [illegible] اور نکا یا سمجھایا اونکو پھر فرشتون کو [illegible] فرمایا [illegible]
فرشتون کو ساتھ پڑھنے اونکی کے باقی فرشتون سے نہ او وہ جانتین بندگی انکی اور جیکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرأت ہے یعنی سنا پڑھنا اونکا
سو تو بکا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰسین مراد ہین کہ قرآن نام ہی جزو کل دونون کا ہی ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ
عُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ هُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہہ ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام
راوی ضعیف ہی حدیث مین **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ
اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ
مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے
مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان مین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے
خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سبحان
یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک
آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا کہ وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن
وہو بکل شیء علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہی ح مولانا **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ
تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اوس نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اوسکے
اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ شفعت کے
معنون مین دو احتمال ہین یا یہہ کہ خبر دی یہہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت
کی اس نے اوسکی یہانتک کہ دور ہوا اوس سے عذاب اور یا یہہ کہ شفعت معنی مستقبل کے ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر میں اور قیامت میں اوس
شخص کی کہ پڑھیگا اوسکو ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰی قَبْرٍ وَهُوَ
لَا یَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس ناگہاں اوس میں ایک آدمی پڑھتا ہے سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا کھڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۂ ملک منع کرنیوالی ہے یہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنیوالے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** سنا خیمہ کھڑا کرنیوالے نے اوس مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے نیند میں یا جاگتے میں اور ظاہر یہ ہے اور منع کرنیوالی ہے یعنی بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہوں سے جو کہ سبب ہیں عذاب قبر کے یا بچاتی ہے اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اوسکو رنج محشر میں ع - **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل و تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح غریب اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسیطرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہ غریب ہے **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہیں اس لیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ع + **وعن** ابن عباس وانس بن مالک قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکفرون تعدل ربع القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے اور انس بن مالک سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ھو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن بیان مبدأ و معاد کا ہے اور اذا زلزلت میں بیان معاد کا خوب ہے اس لیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ھو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اس لیے ہے کہ قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورۃ میں بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ح **وعن** معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم فقرأ ثلث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے معقل بن یسار سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہے شیطان رجیم سے پھر پڑھے تین آیتیں اخیر سورۂ حشر کی یعنی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اوسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش چاہتے ہیں اوسکے گناہوں کے لیے شام تک اور اگر مرے اوس دن میں تو مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑھے اس [illegible] وقت شام کے تو ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے + **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائتی مرۃ قل ھو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین رواہ الترمذی والدارمی وفی روایتہ خمسین مرۃ ولم یذکر الا ان یکون علیہ دین اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن خبیب سی کہ کہا نکلی ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کی ڈھونڈہتی ہوی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت کہین تشریف لیجاتے تھے ہم بھی ڈھونڈہتی ہوی نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا ہمنی اونکو پس فرمایا
حضرت نے کہہ کہا ہمنی کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار
کفایت کرینگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کرینگے ہر آفت وبلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ**
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پڑہون مین سورہ ہود یا سورہ یوسف
یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع بلائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور
نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کی واسطی دفع بلائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کامل تر نہین
ہی اس لیی سب سی زیادہ کامل ہی کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے
کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل تر نہین اور کہا ابن
ملک نی کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کی انتہی حاصل ان دونون کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری
سمجھی گئی قرینہ سی ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی کے اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہین اور حدین اوسکی **ف** مراد
فرائض سے مامورات ہین یعنی جن چیزون کی کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سی منہیات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے سی منع فرمایا ع
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ
فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ
الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑہنے قرآن کے سی غیر نماز مین اور پڑہنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب
رکہتا ہی تسبیح وتکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکہتی ہی صدقہ دینی سی اور صدقہ دینا بہت ثواب رکہتا ہی روزے سے اور روزہ ڈہال ہی
آگ دوزخ کی سے **ف** جو نماز کہڑی ہو کر پڑہی اور اوس مین پڑہنا قرآن کا افضل ہے پڑہنے اوسکی سے اوس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑہے
اور تسبیح وتکبیر سے یعنی اوراد وذکرون اور دعاؤن سی بھی افضل ہے اس لیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اوس مین احکام اوسکی ہین
اور تسبیح یعنی اوراد کا بہت ثواب کہتے ہین صدقہ دینے سے مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل ہی عبادت
لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالے ہی کو پہونچے ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ذکر اوس سے مستثنیٰ ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیساکہ صحیح
حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی نفل روزے سے
اس لیے کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہونچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس گنا ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میرے لیے
ہی مین جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے

تطبیق ان میں یون دی گئی ہو کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہو یعنی صدقہ افضل ہو باعتبار اسکے کہ متعدی ہو اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار
صفت رحمان کو حاصل کرتا ہو کہ باز رہتا ہو کھانے پینے وغیرہ سے ع ج **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ
اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی ہو کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنی یاد پڑھنا ہزار درجہ اور ثواب پڑھنے اوسکے کا مصحف میں یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہو اوپر
ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک **ف** دیکھکر پڑھنے میں ثواب زیادہ اس لیے ہوتا ہو کہ تدبر اور تفکر اوس میں خوب ہوتا ہو اور دیکھتا ہو قرآن کو
اور ہاتھ لگاتا ہو اور اوٹھاتا ہو اوسکو اور یہہ آیا ہو کہ دیکھنا قرآن میں عبادت ہو اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھکے پڑھتے تھے آیا ہے
کہ حضرت عثمان کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اون میں اور کہا نووی نے کہ یہہ حکم مطلق نہیں ہو بلکہ اگر قاری کو یاد
پڑھنے میں تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہے دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہے اور اگر دونوں برابر ہوں دیکھکر پڑھنا افضل
ہو + ع + **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ
اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا
کہ زنگ پکڑتا ہو لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہو اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہو جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل
کیں بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** یعنی بسبب کثرت گناہوں کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہوجاتا ہے
موت کو بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہوجاتی ہو + ع + **وَعَنْ** اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہو ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآن میں
بہت بڑی ہو یعنی بیچ بیان صفات باریتعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نے کونسی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے
فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنے کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ آخرۃ
سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوترا ہو خزانوں رحمت خدا کے سے نیچے عرش اوسکی سے دیا ہو وہ اس امت کو نہیں چھوڑی کوئی بھلائی دنیا
کی سے مگر شامل ہو اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہلا ایک حدیث گذری وسمین سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین
قل ہو اللہ کو پس ان میں منافات نہیں ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہو باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا اور عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا
اور یہہ اس باعتبار بڑی ہو کہ اس میں توحید خوب کور ہو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکھتا ہوں یہہ
کہ پہونچے مجکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کی امد نہیں چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارا ہو ایمان و تصدیق
پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہو اسلام و احکام پر اور الیک المصیر اشارہ ہو جزاء عمل پر آخرت میں اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے

ساتھ ہیں دونوں اخیری پرہ ع ص ح وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ
الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہو عبد الملک بن عمیر سو بطریق ارسال کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ مین شفا ہو بیماری سو نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف
یعنی اگر پڑہو اسکو ساتھ ایمان ویقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکہہ کر لٹکانا اسکو
یا باندہنا بھی نفع کرتا ہو امراض کو ع ۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ
اور روایت ہو عثمان بن عفان سو کہ کہا جو شخص کہ پڑہو آخر آل عمران کا رات مین لکہا جاتا ہو واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا
ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات مین یعنی اول شب مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا ہے
پڑہنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کی ع ۔ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہو مکحول سو کہ کہا جو شخص کہ پڑہے سورۂ آل عمران دن جمعہ کے
دعا کرتے ہین اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نے وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ
فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے
جبیر بن نفیر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کیا سورۂ بقرہ کو ساتہ دو آیتون کے یعنی آمن الرسول
سے آخر تک دیا گیا مین وہ دو آیتین بیچ اوسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکہو اونکو اور سکہلاؤ اونکو اپنی عورتون کو اس لیے کہ وہ آیتین
رحمت ہین اور سبب نزدیکی کے ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نے بطریق ارسال کے وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہو کعب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ
سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے
ابی سعید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہو واسطے اوسکے نور یعنی نور ایمان وہدایت
اوسکے دل مین درمیان دو جمعون کے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ
الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَإِنَّهٗ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ
رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَإِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً
وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ
فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ
خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر وحشر کے سے اور وہ سورۂ الم تنزیل ہے اس لیے کہ پہنچا ہے
مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو اور نہ پڑہتا کسی چیز کو سوا اوسکے یعنی ورد اپنا نہین ٹہرایا تہا کچہہ سوا اوسکے اور تہا وہ بہت

گناہ گار پس پھیلائی اوس سورۃ نے بازو اپنا اوسپر کہا ای پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ بہت پڑھتا تھا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نے اوس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اوسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اوسکے درجہ اور کہا خالد نے تحقیق یہہ سورت جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر مین کہتی ہے یا الہی اگر ہون مین تیری کتاب سے [illegible] قرآن سے [illegible] لکھا [illegible] مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکے حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنی [illegible] اور کہا خالد نے تحقیق سورت ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے رکھے گی بازو اپنے اوسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اوسکے پس [illegible] رکھیگی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاوس نے کہ بزرگی دیگئی ہین یہہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھ ساٹھہ نیکیون کے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے کہ ستر صحابیون سے ملاقات کی ہے پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاوس سے منقول ہے مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلئے کہ یہہ چیزین عقل سے نہین معلوم ہوتین مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلائی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلا دے اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا بازو رحمت کے پھیلاوے اوسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا [illegible] شفاعت کرتی ہے قبر مین واسطے تخفیف عذاب اوسکی کے اور فراخ کرنے قبر اوسکی کے اور مانند اسکے اور طاوس بھی تابعین سے ہین [illegible] الخ یہہ منافی نہین ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلئے کہ اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اوس مین [illegible] ہین اور انکو فضیلت اس جہت کر سے ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کی ہین ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاوس کا اونکو مولف نے جمع کردیا ہے + ع + ح + مولانا **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [illegible] عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کے بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کئے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالی اور پڑھو نزدیک مردون اپنی کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اونکی کے اور ہووے سبب مغفرۃ کے یا مراد یہہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اس لیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی + ع + ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل [illegible] **ف** بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتون سے اور احکام بہت [illegible]

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات میں دوسو
آیتین لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کریگا اس حال مین کہ موتا ہے اوسکے لیے
بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا اوس سے یعنی
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کیساتھ کہ نہ پڑھے اوسکو اور ملازمت نکرے اوسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور
ادای حق اوسکی کے اوس شب مین کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور دوسرے بسبب عمل نکرنے کے
پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑھیگا
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت
کرتی ہے حدیث اسپر کہ قراءت قرآن کی لازم و واجب ہے ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اوس سے پس نسبت جھگڑنیکی طرف
قرآن کے مجازا ہے حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اوسکی کے مراد اس سے یہہ ہے کہ بہت ثواب پاتا ہے
ح + ع **ف** فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اونکے ثواب و فضیلت کے سننے سے خوشدل
ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہوویں لکھا ہے مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہے مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ
والسلام جب کشتی پر سوار ہوے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانیکے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہا کشتی اونکی غرق سے
سالم رہی پس جب بسبب اس آدھے کلمے کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کاموں کے
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا + اور لکھا ہے علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین ساتھ
ہر حرف کے بلا ہر ایکی اون مین سے دفع ہوسکتی ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ روز و شب کے چوبیس ساعتیں ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین
مقرر فرمائین اور انیس باقی کے لیے یہہ انیس حرف دیئے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ساعتون مین ہوتے
برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاتی ہین اور یہہ بھی لکھا ہے علما نے کہ سورہ برات
کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ کہین اس لیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہے اور رحمت مقتضی اوسکی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن ملازمت کرے
اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہے کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ
ہوویگا اور خواص اس آیت کے سے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع
ہو درمیان شرمگاہ اوسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اوسکی کے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤنکو اور
مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جائز
رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے رقیہ فرمایا
اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورہ کے اوپر مقام درد اونکے کے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کیا ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اسکی

مقدار ہو یعنی سب سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے
ہے ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ چار چیزیں گنج عرش سے مجکو دی ہیں اور کوئی چیز سوا ان چار کے اوس گنج سے کسی کو نہیں پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ
کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی
ہے اوس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے میں رکھیں اور تمام قرآن دوسرے پلے میں تو البتہ
فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ
ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنی سر پر چار بار اتفاق
پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھی
جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑہے اور بعد ختم کرنے کے
حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اونکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ
اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوس نے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے
کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑہنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کو ساتھ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہے جو مطلب ہو گا بر آویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی
پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلا دے اور دوسرے یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتھ لام کے
بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے
اور تیسرے مہینے میں اسیطرح کرے اور لکہنا اس سورہ کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اوسکا واسطے شفاء امراض
مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اندرون کے لیے سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے
اور سورہ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا
تو اوسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بہیجتے تھے اور تعین امیر میں
تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورہ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تہا عرض کرتا تہا
حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر میں سب سے چہوٹا تہا اوس سے بھی پوچہا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکہتا ہے تو عرض کیا فلان فلان
سورہ اور سورہ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بھی یاد رکہتا ہے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر ہے
اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتھ حقائق اور
دقائق اوسکی کے بارہ برس کے عرصہ میں پڑہا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کے طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارونکو
کہلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہے کہ آٹھ برس تک بیچ پڑہنے سورہ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تھی کہ اور سورہ ویسی نہ رکہتی تہی اور خواص مجربہ اس سورۃ

پیچھا آسانی ہوتی ہی اور سیر اوسکو جسنی پڑہا یس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس اور کہا مقبری نے
پس پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑہو یس پس وہ چیز دفع کیجاویگی تم سی بسبب اسکی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یس اور والصافات دن جمعہ کی پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی روایت
ہی کہ کہا تھی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کی اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی کہا پیچھی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھہ پیمانہ پوری کی اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیے کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی کی جسوقت
کہ ارادہ کری اوٹھنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن
مین ہین جگہہ توریت کی اور دین مجکو الرآت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کی حامیمون تک جگہہ زبور کی اور
فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون کی اور مفصل کے نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے پہلے میری آور ابن عباس سی ہی کہ ہر چیز کی لیی خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین آور سمرہ بن جندب سی ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کی سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بھی سات آویگی ہر حمیم ان مین سی کھڑی رہیگی ہر دروازی پر ان دروازون مین
سی کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازی سی اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجہپر اور پڑہتا تہا مجکو آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کی لیی پہل ہی اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین آراستہ کہ نیوالی سیر کرنیوالے گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری
باغون جنت کی مین پس چاہیے کہ پڑہی حامیمین آور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ
پڑہتی تبارک الذی اور الم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان اور صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش
کیجاتی ہی اوسکی لیی آور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکے لیی اللہ تعالی گھر
جنت مین آور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح
کیا جاویگا اوسکا حور عین سے آور جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات مین بخشی جاتے ہین پہلے گناہ اوسکی آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنی پڑہی الم تنزیل آور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور
بلند کیجاوینگی اوسکے لیی درجے دن قیامت کی آور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ
ہر رات مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمانون زمین کی ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس
مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو آور
ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیان اپنی کو آور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری کو یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ
آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورہ حشر کا پہر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیا جاویگا اوس سے
تمام خطائین کہ [illegible] آور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو [illegible] جگہ [illegible] سے اپنی کے یہہ کہ پڑہی سورہ
حشر اور [illegible] آور فرمایا رسول خدا [illegible] علیہ وسلم نے [illegible] شخص [illegible] ساتھہ [illegible]

اخیر سورۂ حشر کا پڑھتا ہو اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہیں اوس سے شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑھتا ہو صبح تک دفع کرتے ہیں
اور اگر صبح کو پڑھتا ہو شام تک دفع کرتے ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھیں حشر کی اخیر آیتیں رات میں یا دن میں پھر
مرا اوسی دن یا رات میں تو واجب ہوا اوسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہ سورۂ تبارک الذی
ہو دل میں ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے پڑھا میں یعنی قرآن اسمعیل کے آگے پس جب پہونچا میں والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ
نزدیک خاتمہ ہر سورۂ کے اخیر کلام اللہ تک پس لیکہ میں پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا میں والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک
اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اوسکا اور خبر دی ابن عباس نے اونکو پڑھا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے اونکو حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہے آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں ہزار آیتیں ملیگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہے ہزار
آیتوں پر پس پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے کہ یہہ سورہ
برابر ہے ہزار آیتوں کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ میں اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اونھوں نے اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمأ مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی
ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دی اپنے رب سے یعنی کیا ہے ہمکو بتا پس نہ جواب دیا
اونکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا اونکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہے نہ اوسکے اصول و فروع ہیں اور نہ شریک
اللہ الصمد اللہ بے پروا ہے نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا اور نہ احتیاج رکھتا ہے پس ہے یہی سورۃ یہہ سورۃ ہے کہ نہ اس میں ذکر جنت کا ہے اور نہ
آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکے لیے ہے جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر
ہوئی ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہیں افضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سے اوسدن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جس نے پڑھا
اوسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس میں اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر میں دور ہوتا ہے اوس سے فقر اور ایک روایت میں
ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے
پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہیں اوسکے گناہ دو سو برس کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہیں اوسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیاں اور دور کیے جاتے ہیں
اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن ضریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل میں انس سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم شام میں پس اوترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آپ یا دوست رکھتے ہو تم یہہ کہ نماز پڑھو اوسپر کہا
ہاں پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اونکے لیے ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اونکے لیے جنازہ اوسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑھی اوسپر دو صفوں نے ملائکہ سے کہ ہر صف میں چھ لاکھ
فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اوسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے
اسطرح آئی ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک میں پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کہ

کہ دیکہا تہا ہین اسکو پہلے اسکے پس تعجب کیا ذکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچہا جبرئیل سے
کیا ہی واسطے آفتاب کو کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکہا تہا اوسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی
مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ
احد کہڑے اور بیٹہے اور چلتے اور اوقات اتا ودن مین بہت پڑہو اوسکو اس لیے کہ نسبت ہی تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند
کرتا ہی اللہ اوسکو پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ
پڑہے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمہارے لیے زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی
حضرت نے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اونکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا
جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑہے پیچہے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے ان مین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک
کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے
قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت
مین ❊ اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر
پس چاہیے کہ پڑہے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد جس وقت
کہ داخل ہو گہر اپنے مین دور ہوتی ہے محتاجگی گہر والون سے اور ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اچہی صورت مین ہنستے ہوے خوش اور کہا ای محمد علی الاعلی تجہے سلام فرمایا ہے
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسبت ہی اور نسبت میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ
احد ہزار بار کبہی وہ نگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین
اون لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنے نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار پناہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی
پہنا اوسکا محبوب طرف اللہ کی ہزار گہوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہی کہ کہا کہ جو کوئی
پڑہے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہہ بہی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑہنے قل ہو اللہ
اور آیة الکرسی کے دس بار رات و دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی پہی اور ہوگا ساتہ انبیا اوسکے اور بچایا جاتا ہی
شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کچہہ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑہے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے
اسکو دو سو بار ہوتا ہی اوسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پہر کلی ڈالی اوس مین پہر لیا ہی علی کے ساتہ اپنے یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی انکے بیہان مین اور

درمیان دونون ہتھیلیون اونکی ہے اور اللہ کی پناہ میں دیا اونکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کسی سے او ٹھائی جاتی ہین اوسکے لیے اوس دن میں عمل پچاس
صدیقون کے **بَابٌ** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہے اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینون سے بہ نسبت اونٹ کی رسّی اپنی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسّی میں سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اوس سے
بھی زیادہ سینہ میں سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے۔ مولانا **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ
مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِھَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے
ایک انکی کے یہہ کہے کہ بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگون
کی سے بہ نسبت چارپایون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندہی ہون ساتھ رسّی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا اس سے
ترک پر دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں بسبب بے پروائی کی اور اسکے کہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل
کرنے اس سعادت و نعمت کے ۱۲ ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ
صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابندی کی اگر خبر گیری
رکھتا ہے اوسکی تھنبا تا ہے اوسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اوسپر
دل تمہارے پس جسوقت کہ آپس مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہے
کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اس لیے کہ کاہل اور آسودہ دل
کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ایک سیپارہ پڑھتے مین ملول ہوتے ہین اور ایک ایسے ہوتے ہین
کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق شوق کے پڑھتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتے ۱۲ ح **وَعَنْ** قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ
قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ
وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ دراز
کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے اصلی بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ

رحمن کو یعنی اسکی بھی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتے تھے ساتھہ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نے ف حتی
قراۃ دراز کی کے ساتھہ مراد یہہ ہے کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرح معلوم کی نزدیک اربابِ وقوف کے اور کہا طیبی نے
کہ حروف مد کی تین ہیں واو الف ی لیس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفونکی یا پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے
بقدر درازی کی آواز کے ہے جسوقت کہ کہو با یا تا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر
دو الفون کے اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اوسکے کے موہنہہ سے مانند ایاک کے اور مدات
بسم اللہ کے اسی قبیل کے ہین + ح + **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ
لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو
مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکہتا کسی چیز کو
اون چیزون مین سے کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑہتا ہے قرآن + ح + **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکہتا ہے اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان
رکہتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے اوس حال مین کہ پکار کر پڑہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی خوب
ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑہنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بہی نہو اور
جو شخص کہ پڑہے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہے پڑہنا نہ پڑہنا چاہیے + مولانا + من الشروح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ
مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَاءِ
شَھِیْدًا قَالَ حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھے پڑہ روبرو میرے کہا مینے پڑہون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہے قرآن فرمایا
تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑہی مینے سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک پس
کیا کرینگے یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لا دینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی اونکے فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لا دینگے تجکو
اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی اس لیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھہ فکر کرنیکے اس مین پھر التفات کیا
مینے طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین حضرت کے آنسو بہاتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اوتارا گیا ہے یعنی قرآن پڑہتا
حق آپ ہی کا ہے کہ جیسا اوتارا گیا ہے ویسا پڑہین گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑہے اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضے وقت کہ حاصل
ہوتا ہے عارف کو اوس مین سکوت جیسیکہ کہا گیا ہے من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہے کہ اوسکے حق مین یون کہا
گیا ہے من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہے
جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اوسکی ۱۲
جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوتی زبان اوسکی ۱۲

حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہے اور اور سورتون مین فائدہ یہہ ہے کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور رسوخ کامل ہوتی ہے
اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہے واسطے اسکے حضرت ہول اوس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے

اور حضرت نے شفقت اور عنایت فرمائی اپنی امت کو بین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ٭

ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑھون تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے اللہ تعالی نے نام لیا میرا واسطے آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی کو تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑھون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تھا اقرأکم ابی یعنی بڑے قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالی نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور کم نامی اپنی کے اور از راہ تعجب کے کہے کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا از راہ ذوق ولذت کے کہے کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہے اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہے اور خاص لم یکن پڑہنے کا اس لیے حکم ہوا کہ مختصر ہے اور فوائد اس مین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑہنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ح س **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اس لیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کے زمانہ مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانہ کے مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہے کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکھکر رکھ دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانہ کے جو لکھا جاوے گا اوسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علما نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اوس مین آیت لکھے تو مضایقہ نہین اس لیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَہُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَّقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِئُ

فسلم ثم قال ما كنتم تصنعون قلنا كنا نستمع الى كتاب الله تعالى فقال الحمد لله الذي جعل من امتي من امرت
ان اصبر نفسي معهم قال فجلس وسطنا ليعدل بنفسه فينا ثم قال بيده هكذا فتحلقوا وبرزت وجوههم
له فقال ابشروا يا معشر صعاليك المهاجرين بالنور التام يوم القيامة تدخلون الجنة قبل اغنياء الناس
بنصف يوم وذلك خمس مائة سنة رواه ابو داود روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت کے مہاجرین
کے کہ بعضے اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے اونکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگی ہونیکے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا
قرآن ہمپر ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہمپر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہا پڑھنے
والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے واسطے خدا کے کہ پیدا کیے
امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹھیراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ اونکے کہا راوی نے پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکی پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ
کرکے بیٹھو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئے مونہہ اونکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے
جنت مین پہلے دولتمندون سے آدہے دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے اونکے الخ یعنی
جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار اوسکے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنیکے لیے اور مراد ننگا ہونے سے ننگا ہونا سواے
ستر کے ہے اور پردہ اس لیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کھولنے کی نہین اور مقصود
اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج اونکا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اوس سبب سے آپس مین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنے قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے جیسیکہ فقہ مین مذکور
ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اوسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے
پوچھا اون سے جان بوجھکر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارا ہے اس آیت کی طرف ؞ واصبر نفسك
مع الذين يدعون ربهم آخر آیت تک و معنی لیعدل الخ کے یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالے ساتھ بٹھانے نفس اپنے کے بیچون بیچ
مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہہ معنی کہے ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سے اور پس
حلقہ باندہا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکے یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے مونہہ
کو اور ساتھ نور پورے کے اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے
دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی
کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقراء سے فقراء صالح اور صابر ہین اور دولتمندون سے
دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنیوالے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا
مال اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقراء کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اس لیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت
دنیا مین اور وہ محروم رہے ع ح **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن
باصواتكم رواه احمد وابو داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینی سی یہہ ہے
کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سی پڑہی اور راگ مین پڑہنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے
اسطرح کا پڑہنیوالا فاسق ہوتا ہی اور سننیوالا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطی کہ بہت بڑی بدعت ہی ۱۲ع **وَعَنْ**
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن پہر بہول جاوے اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کو کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف**
بہولنا ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکے یا معنی یہہ ہین کہ چہوڑدے پڑہنا اوسکا
بہول یا نہ بہولے ۱۲ع + یا بہولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیہو ہو کو یاد نہ پڑہ سکے اور بہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر
بہی نہ پڑہ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکہنے کے اور یاد کرنیکے بہولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اوسکے پڑہنے سے تغافل
نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہے + مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ
قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نے
درود بہیجے اللہ کا اونپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہہ ہی کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کو اور دقائق قرآن کے سمجہنے کو عمرین بہی نہین
کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بہی دقائق نہین سمجہ سکتا آدمی مراد نفی سمجہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہین متفاوت ہین لوگون کی انتہی
جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین +
وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم + مولانا اور اورون نے
نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تہے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے
ایک رکعت مین بہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور
بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تہا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑہ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہہ قید
ملا علی قاری نے اس لیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کو اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑہے اور روز ہفتہ
کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طہ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے
آخر ص تک اور بدہ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑہے واسطے قضاے اکثر حاجات
کے اس ختم کو مجرب لکہا ہے علما نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور ادا حاجت روائی کے
مجرب کہا ہی اور اسکو بہی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی الغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب
اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہی ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی پس
دونون ایک ہی ہوے + ترتیب اسکی فمی بشوق ہے منزلین سات دن مین اسطرح پڑہے کہ اونکے سرون پر حروف فمی بشوق کے

واقع ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سی طرف یونس کے اور ب سی طرف بنی اسرائیل
کے اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کے اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہ
منقول ہی اور کہا نووی قدس سرہ نے مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجہتے ہون کلام اللہ کے
وہ اقتصار کرے اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوس چیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی مین یا جہگڑون کی فیصلہ کرنے مین
پس وہ اکتفا کرے اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل عیال کے مین مشغول ہو اوسکے لیے
بہی یہی حکم ہی اور جو کہ ان مین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراءۃ کو نہ پہونچے ع + ح + **وعن**
عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ
كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کے ہی اور آہستہ پڑہنی والا
قرآن کا مانند چپکی دینی والے صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف**
یعنی چپکے سے جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنے سی کہا طیبی نے کہ حدیثین
پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین بہی آئی ہین اور چپکی پڑہنی کی فضیلت مین بہی پس تطبیق انمین یہہ ہی کہ چپکی پڑہنا افضل اوسکے لیے ہے
کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑہنا افضل ہے اوسکے لیے کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسیکو نمازیون مین سی یا سوتی
ہوون مین سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اس لیے ہے کہ اوسکا نفع اورونکو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکہتی ہین یا ذوق
پاتی ہین یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہے اور بیدار کرتا ہی قاری کے دلکو اور اور کسیطرف دہیان بٹنی نہین دیتا اوسکا
اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والے کے دل سے اور اورونکو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سی کوئی نیت حاصل ہو
پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع + **وعن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتہہ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
نہین اسناد اوسکی قوی **ف** جس نے حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر
نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتہہ اون چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان
لانیکا قرآن پر یہہ ہی کہ عمل کرے اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ع + ح + **وعن** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ
قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ
سی اونسی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوس نے پوچہا ام سلمہ سے حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قراءۃ
واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی حضرت اسطرح پڑہتے تہے کہ [illegible] حرفون
قراءۃ کیا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑہتے تہے اور [illegible] کہ بیان کرنا ام سلمہ کا احتمال دو وجہ کو ہی ایک تو

سیدہ ہر کہ اونہون نے بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہ نے پڑھی قراءۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے کہ اگر پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے + ع **وَعَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ اور روایت ہے ابن جریج سے نقل کیا ابن ابی ملیکہ نے اونہون نے نقل کی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قراءۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ لیث نے روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوس نے نقل کی یعلی بن مملک سے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے **ف** کہا بعضون نے کہ یہہ روایت نہین ہے لائق حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہے اسیلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہے ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپس مین وصل اولی ہے اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر ہے اور شافعیہ مین اور جمہور نے جواب یہہ دیا ہے کہ یہہ وقف اس لیے تھا کہ تا معلوم کرادین سننے والون کو سرے آیتون کے واللہ اعلم ع + ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور آویگی ایک قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کو دنیا مین اور نہ کھینگے آخرت پر نقل کی یہہ ابوداود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوا اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قراءۃ اون گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچھی اور لائق ثواب کی ہے اس لیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر و شہرت کی جلدی کرینگے بدلے قرآن کو دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھین گے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہ رکھین گے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچین گے حاصل یہہ کہ قرآن کے پڑھنے میں تامل چاہیے اور فکر کرنا اوسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آواز سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا + ع + ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ اور روایت ہے حذیفہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کی اور آوازون اونکی سے اور بچو تم طور اہل عشق سے کے سو اور طور اہل
کتابون کی سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال اونکا یہہ ہوگا کہ نہ پڑھیگا قرآن حلقون
اونکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑے ہون سے گے دل اونکے اور دل اون لوگون کی کہ اچھا لگیگا اونکو پڑھنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کی اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی
کے اوسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہے اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے
ہین اور رعایت قواعد موسیقی سے کرتے ہین اونکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاریٰ بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اسکی اوس
طرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہون گے دل اونکے یعنی مبتلا ہون سے گے حب دنیا مین اور لوگون کی اچھا کہنے مین
ع+ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کی یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ
کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ** طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ
اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ
طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون
مین سے بہت خوب ہے از روی آواز کی واسطے پڑھنے قرآن کی اور بہت خوب ہے پڑھنے مین یعنی از راہ ترتیل کے و ادا کی فرمایا وہ شخص کہ جسوقت
سنے تو اوسکو پڑھتے گمان کرے تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہے
اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑھنے کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کی اور کثرت رونے کی
اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے +ج+ح **وَعَنْ** عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ
وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی
سے اور تھے وہ صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اوسکے
کا اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوس مین ہے
تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی سے یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اوسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل
کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادای حقوق اوسکے سے بلکہ پڑھا
کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن
کو اور پاؤن پھیلانا اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹھ کرنے اوسکی طرف اور روندنا اوسکو پھینک دینا اوسکو اور مکروہ ہے
فال نکالنی اوس مین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھنے ہی حق پڑھنے اوسکی کا حق پڑھنے اوسکی مین چار یا تین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست
پڑھنا اور دوسری معنون کو سمجھنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اون مین خوب فکر کرو ع

ملا ۔ **باب** ف اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہے یعنی یہہ باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعض نسخون مین ہے باب اختلافات القرآن و جمع القرآن یعنی باب ہے بیچ بیان اختلافات قرأت اور لغات اوسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اوسکا ہے ایک مصحف مین ۔ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مینے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑہتے سورہ فرقان غیر اوسکے کہ پڑہتا تھا مین اوسکو اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورۃ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سے پہلے تمام کرنیکے پھر مہلت دی مینے اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا یعنی نماز سے پھر ڈالی مینے اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کھینچا اوسکو پھر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مینے سنا ہے اس سے کہ پڑہتا ہے سورہ فرقان اوپر غیر اوس طرح کے کہ پڑہائی تمنے مجکو وہ سورۃ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نے اوس طرح کا پڑہنا کہ سنا تھا مینے اوسکو پڑہتے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اوتاری گئی ہے پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہا مینے پہر فرمایا اسی طرح سے اوتاری گئی ہے یہہ سورۃ تحقیق یہہ قرآن اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہو سکے اوس مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف** اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہے قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسیکو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قرأتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سے لیکن رجوع کرتے ہین طرف سات وجہون کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرا اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھا اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند میت اور میّت اور یقنطوا اور یقنِطوا اور یعرِش اور یعرُش کے پانچوین اختلاف حرکات کا چھٹا اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑہا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑہا ہے ساتھ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کے اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۱۲ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنا مینے ایک شخص کو کہ پڑہتا تھا اور سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے خلاف اوسکے پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اونکو پھر پہچانی مینے حضرت کے

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپس مین یعنی جھٹلایا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن اوپر اور قراءتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا اون مین سے انکار کیا قرآن کا کیا اور بعضی قراءتین متواتر ہین اور بعضے احاد متواتر یہہ سات قراءتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین ۱۲ ح + **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَرَأَ قِرَاءَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَۃً سِوٰی قِرَاءَۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأَ قِرَاءَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَاءَۃِ صَاحِبِہٖ فَاَمَرَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَانَھُمَا فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقًا فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اقْرَأْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَۃَ اقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُّکَھَا مَسْأَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مینے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اونکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑھتے تھے یا حجرے مین داخل ہوئے پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قراءۃ کہ انکار کیا مینے اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اوس نے قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے پڑھنے والے کی پھر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونون نے پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس ڈالا گیا میرے دل مین تردد و شبہہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہہ تہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہہ دل مین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اوسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل مین شبہہ پڑا مارا ہاتھہ میرے سینے پر یعنی تا اوسوا اس حالت سے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اللہ کو مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو ای ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میری یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پس پھر تکرار کی مینے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے مین تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہونا آسانی ہے پھر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی مینے طرف اوسکی یہہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہے پھر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑھ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اوسبار کا سوال ہے کہ کرے تو مجسے اوسکو پس کہا مینے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مینے تیسرے سوال کو واسطے اوس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم اونپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہہ ہے کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نفل اور ڈالا گیا تردد اور شبہہ

ف قراءۃ متواتر کی انکار سے انکار قرآن کا لازم آتا ہے نہ انکار احاد سے پس مراد حضرت شیخ کی متواتر ہی ہے حاصل یہ کہ انکار تو نہ احاد کا کرے اور نہ متواتر کا لیکن کفر جو لازم آتا ہے متواتر ہی کے انکار سے آتا ہے اور انکار احاد کا فاسق ہوتا ہے ۱۲ مولانا

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونوں قاریوں کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر جاہیے ہر کوئی ہر طرح پر کیونکر پڑھے کیونکر درست ہوا اور تردد اور شبہہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت میں جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اوس حالت میں اتنا بعید و بڑا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بڑا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور پھیرا اوسکا جواب دیا اونکے عوض میں سوال کر تا قبول کریں ہم وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مغفرت ہی کی کیے اس لیے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت نہو کسیکو خلاصی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالے کے لیے مانگیں اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اس لیے کیا کہ افضل ہیں سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجھکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول بہ تکرار کی میں نے اوس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا میں زیادہ کرواتا اوس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجھکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجھکو کہ تحقیق وہ سات طور نہیں بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہیں نہیں اختلاف حلال میں اور نہ حرام میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراءۃ سے حکم متبدل نہیں ہوتا یعنی ایک قراءۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہو اور دوسری قراءۃ سے حکم اوس چیز کے حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہیں بلکہ اگر ایک قراءۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراءتوں میں اختلاف لفظوں کا ہے حکموں کا نہیں ۞ مولانا من الشرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق میں بھیجا گیا ہوں طرف امت ناخواندہ کے کہ اون میں بڑھیا ہیں اور بوڑھے بڑے ہیں اور لڑکے اور لڑکیاں اور اون میں ایسا شخص ہے کہ نہیں پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداود کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہیں اون طرحوں میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونیکے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے

سنکر ونکی اور یہہ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل
بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑہو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواو ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح
بہی پڑہنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کر زیادہ کرواوے پہر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی
امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** طاقت ناخواندہ کی یعنی اچہی طرح پڑہ نہین سکتی
اور اگر پڑہا وین اونکو ایک قراءۃ پر نہین قادر ہونیکی اوسپر اسلیے کہ بعضے انمین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا فتح پر اور
بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکے پس اونکے لیے کئی قراتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو
وہ پڑہے اور باوجود اسکے بعضے اون مین بڑہیان ہین اور بعضے بوڑہے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکہنے سے بسبب بڑہاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے
ع + **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِیْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑہتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سے کچہہ پس انا للہ
وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اس لیے کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پہر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے
جو شخص کہ پڑہے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتہہ اوسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑہینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتہہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یاد کر
جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالی سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ
قراءۃ کے ساتہہ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بہلائی مومنین کے دین و دنیا مین + ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑہے قرآن کہاوے بسبب اوسکے لوگون سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپر
گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ
حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہنچانتے
تہے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت
کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے + ح **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ
فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تہے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑہی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک
شخص نے نہین اس طرح سے نازل کی گئی پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا
حضرت نے خوب پڑہا تو نے پس اوس وقت کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

یقینا ہو خلاف کیا ہو قرآن کا ... جھٹلاتا ہو تو کتاب اللہ کو یعنی قراءت اوسکی کو یا ادا اوسکی کو پس مارے اوسکو حد نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف ابن مسعود جو یہ حد ماری اگر وہ قراءۃ مشہورہ تھی تو یقینا کتاب اللہ کی تکذیب انکار اوسکا کفر ہے یقینا اور اگر قراءۃ شاذہ پڑھتے تھے تو تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہے اس لیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظا کہا اس لیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قراءت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اوسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسی لیے جاری کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علما سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں مارنی آتی اس لیے کہ بو سیب ترش کی اور امرود کی مشابہ ہوتی ہے بو سے شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی + ع + ح

وعن زید بن ثابت قال ارسل الیّ ابو بکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عمر هذا والله خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك ورأیت فی ذلك الذی رای عمر قال زید قال ابو بکر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علیّ مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل ابو بکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت آخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری لم اجدها مع احد غیره لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمة براءة فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاه الله ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاری

اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابو بکرؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں اونکے پاس ناگہاں عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریوں قرآن کے یعنی اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا کتنی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں یعنی ابو بکر نے واسطے حضرت عمر کے کس طرح کرو گے تم ایک چیز کو نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت اس میں جو کہ دیکھی عمر نے کہا زید نے کہ کہا مجھکو ابو بکر نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھ والا نہیں تہمت جانتے تجھکو یعنی جو کہ نقل کرے تو اوس میں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتی بسبب نیک بختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجھکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہ ہوتا بہت بھاری مجھپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجھکو ساتھ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اس لیے کہ اس میں محنت [illegible] کہ شک ہوتی کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا میں نے کس طرح کرو گے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا حضرت صدیق نے وہ قسم ہی خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہی ابوبکر گفتگو کرتے مجہہ سے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کہولا واسطے اوسکے سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کے سے اور سفید پتہرون سے اور لوگون کے سینون سے یہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اوسکو ساتہہ کسی کے سوای اوسکے وہ آخر سورۃ کا یہہ ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تہے صحیفے لکہے ہوئے نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پہر نزدیک عمر کے اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابوبکر رضی نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتہہ لشکر کے وہان بہیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی وس مین مارا گیا اور بہت قاری اید ہر کے مارے گئے بعضون نے کہا سات سو اور بعضون نے تہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رضہ نے زید بن ثابت کو بلایا جیساکہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکتا وحی یعنی اکثر لکتا تہا اس لیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تہے کہ اون مین خلفاء اربعہ بہی تہے پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتہر کے ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رض نے ساتہہ مشورہ حضرت عمر رضہ کے جمع کیا پس یہہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اون مین قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تہی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی بر حسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہی اور وہان سے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب وقائع کے سورتین اور آیتین لائے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہی اور جبرئیل ع ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مینے اوسکو الخ حضرت کی زمانے مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتہہ کسی کے یہہ ہی کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوای انکے اور تہے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون کے لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر رض کے پاس رہتے تہے تا دم زیست پہر حضرت عمر رض کے پاس رہے اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رض نے جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکہوا کے کئی مصحف شہرون اسلام کے بیچ بہیجے جیساکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ع ح **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

وَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ بن یمان آئے حضرت عثمان کے پاس اور تھے حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قراءۃ کے یعنی آپس مین ایک دوسرے کے قراءۃ سنکر انکا کرتا تھا پس کہا حذیفہ نے واسطے حضرت عثمان رض کے اے امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کے پس بہیجا حضرت عثمان نے طرف حفصہ کے یہہ کہ بہیج دے طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کروا دین ہم اونکو مصحفون مین پہر پہنچا دین گے اونکو طرف تمہاری پس بہیجے صحیفے حفصہ رض نے طرف عثمان رض کے پس حکم کیا حضرت عثمان رض نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمان رض نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تہے یعنی سواے زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوے اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کے اس لیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پس کیا سبنے اسیطرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بہیج دیے حضرت عثمان نے صحیفے طرف حفصہ رض کے اور بہیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف اونمین سے کہ نقل کیے تہے اور حکم کیا ساتہہ قرآن کے کہ تہا سوا اون مصحفون کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھکو خارجہ بیٹے زید بن ثابت کے نے یہہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مینے ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اوسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مینے اور قریشون نے مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو پس تلاش کی مینے وہ آیت پس پائی مینے وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے اور وہ آیت یہہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ پس ملا دی مینے وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کرمانی نے شرح

بخاری کے مین لکہا ہے کہ معنی بخاری کے یغازی مین اے کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین وفتحہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکے موافق کیا ہے اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہے اور قاموس سے ملا علی رح نے لکہا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاری نے تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہہ کہا تو حضرت عثمان رض نے لوگون کو جمع کیا اور وہ اوسدن پچاس ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجھکو یہہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قراءۃ میرے بہتر ہے قراءۃ تیری سے اور یہہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان نے مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسی نسخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پس معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہے اب حضرت عثمان رض نے ساتہہ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف لوگون کے بعد وفات کے اون لغات کا حکم کیا اور سب لوگون کو لغت قریش مین پڑہنے کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکے قول کی کہ لکہو اوسکو

لغت قریش میں کہا سخاوی نے لیکن اختلاف کیا لوگوں نے لفظ تابوت میں پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اوروں نے التابوت پس رجوع کی
لوگوں نے طرف عثمان کے پس کہا اونہوں نے لکھو اسکو ساتھ ت کے اس لیے کہ قریش کی زبان میں یوں ہی ہے اور پوچھا لوگوں نے حضرت عثمان سے
لفظ لم یتسن پس کہا عثمان رض نے لکھو اوس میں ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہرا مراد ہر صحیفے سے وہ ہیں کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد مصحف سے
وہ کہ اور بعضے لوگوں نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ عکس اوس کا ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ رض کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفات حضرت صدیق کے [illegible]
وہ بھی حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رض لکھوانے مصحف کے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پھیر دیے
اور سوا اونکے اور جتنے مصحف تھے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اونکو جلانے کے لیے اونہوں نے
نہ دیے جب حفصہ رض کا انتقال ہوا تو مروان نے انکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کریں گے
اور اختلاف ہے بیچ گنتی اون مصحفوں کے کہ حضرت عثمان رض نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہہ ہے کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا میں نے ابو حاتم
سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکے کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ میں رکھا
اور اختلاف کیا ہے عالموں نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اوس میں نفع تو آیا اولی دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضوں نے
تو کہا جلا دینا بہتر ہے اس لیے کہ دفع ہو جاتی ہیں تمام صورتیں ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اوسکا اور بعضوں نے کہا کہ دھونا
اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اوسکا پاک جگہہ میں بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اوسکا اس لیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی
علتوں کی اور حضرت عثمان رض نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہیں شرع میں آیا ہو کہ جلانا
بی ادبی ہے جبکہ شرع میں یہہ آیا نہو اور اونہوں نے بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیوں اون پر طعن کریں بحسب عادت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علما نے
کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف میں نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت
ابوبکر رض کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگ ترین لوگوں کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر ہیں رحمت کرے اللہ ابوبکر
پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہیں کتاب خدا عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت میں جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفوں
میں ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف میں بھیجے یہہ بات سنہ پچیس میں ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کے یہہ ہے کہ ابوبکر
نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن میں سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت میں جمع
کرنیوالے قرآن کے نہیں ہیں بلکہ جمع کرنیوالے ہیں لوگوں کو لغت قریش پر ع ح **وعن** ابن عباس قال قلت لعثمان ما حملكم
على ان عمدتم الى الانفال وهي من المثاني والى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا سطر
بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك قال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد وكان اذا نزل عليه شيء دعا بعض من كان
يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فاذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه
الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدينة وكانت
براءة من آخر القرآن نزولا وكانت قصتها شبيهة بقصتها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين
لنا انها منها فمن اجل ذلك قرنت بينهما ولم اكتب سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مینے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہے انکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف
سورہ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورہ براءۃ کی اور وہ ہی مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے ان دونون سورتون کو آپس مین اور
نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتون کی اور رکھا تمنے سورہ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کے کیا باعث ہوا
تھا اسپہ فرمایا حضرت عثمانؓ نے ایسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اوترتی تھین اون پر سورتین آیتون والی یعنی
حضرت جسوقت کہ اوترتا اوپر کچھہ یعنی قرآن مین سے بلاتے بعضے اوس کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھو ویہ آیتین
بیچ سورہ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوس مین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی آیت فرماتے رکھو اس
آیت کو بیچ اوس سورۃ کے کہ مذکور ہی اوس مین ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اون سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور
تھی سورہ براءت آخر قرآن اوترنے مین اور تھا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کی یعنی دونون مین ذکر ہی کافرون سے لڑنیکا
اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براءت سورہ انفال سے ہی پس سبب بیان کرنے
حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے اور رکھدی ہمنے وہ اکٹھی دونون سورتین لنبی بیچ سات سورتون کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے
شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تمنے
طرف انفال کی الخ کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورہ بقرہ سے سورہ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لنبی کو کہتے
ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورہ یونس سے سورہ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور
یہہ سورتین زیادہ سو آیتون سے ہین یا قریب ہین اسکے اسلیے انکو مئین کہتے ہین اور سورہ شعرا سے سورہ حجرات تک کو مثانی کہتے ہین وہ
سو آیتون سے کم کی ہین اور قصے انمین مکرر ہین اس لیے مثانی نام ہوا اونکا اور سورہ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اس لیے کہ ان
سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ
حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن
سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور
براءۃ مئین مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپس مین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو
مثانی مین لکھتے اور براءۃ کو مئین مین اور خیر یہہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان مین انکے لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اوسکا یہہ ہے
کہ یہہ امر ان دونون سورتون کا اشتباہ ہی ایک جہت سے تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا اونکا بیچ طوال مین اور
نہ لکھنا بسملہ کا درمیان مین اونکے درست ہوا اور ایک جہت سے دو سورتین ہین اس لیے فاصلہ درمیان مین چھوڑا ع ح +

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھہ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے
کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل اوسکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوۃ
اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونیکے اپنی قسمت پر
اور راضی ہونیکے رضاے مولی پر یہہ قول بعضے زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضون کو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوس مین غالب ہوتی ہے

رضا بقضا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبریل نے دعا کے لیے کہا اونہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہے
مجھے حاجت سوال کی نہیں ۔ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیامۃ فھی
نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے
اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک
کیا ساتھ اللہ کے کسیکو نقل کی یہہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ
اپنے مخالفین پر بددعا کر تباہی کے لیے اور وہ کر دیتے اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ
السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی سنتے
آواز جبریل کی اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بددعا نکی اس لیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف
رکھا ہے قیامت پر کہ اوسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت
کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے
درجے بلند ہونگے جنت میں اللھم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم انی اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ
فاجعلھا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی میں نے تجھ سے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھ اوسکے اور نہ نا امید کر مجکو اوس میں یعنی امیدوار
ہوں کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوای اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی
میں نے اوسکو مارا ہو میں نے اوسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اوسکو
بسبب ان چیزوں کے طرف اپنی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں
کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فای المؤمنین بیان اور تفصیل ہے اوس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے
ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عھدا پس حاصل یہہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت وغیرہ کا کر ۔ منقول ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئیں حضرت کے پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا
دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنے
حجرے میں خفے ہو کر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت اونکے پاس اور دیکھا اونکو اسطرح فرمایا اونکے خوش کرنیکے لیے اللھم انی اتخذت
عندک عھدا الخ پس سنت ہے اوسکے لیے کہ بددعا کرے کسی پر یہہ کہ دعا کرے اوسکے لیے بدلے اوسکے ۔ ح **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی
ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمہارا پس کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجھکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے
مانگنے میں کہ شک کا نہ ہو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی عاجزانہ مانگو
اور یا الٰہی یہہ مطلب جاہیے [illegible] جو چاہتا ہے کرتا ہے یہہ کہ اگر چاہے تو دے اس لیے کہ یہہ شک کرتا ہے قبول میں اور وہ اپنے وعدہ میں خلاف نہیں
کرتا [illegible] دعا [illegible] قبول کو [illegible] کوئی زبردستی کرنیوالا اوسپر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بیفائدہ ہے یہہ کہنا
اگر چاہے تو [illegible] **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللّٰھم اغفر لی ان
شئت ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ فان اللّٰہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کرکے بغیر شک کے اور
بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللّٰہ ما الاستعجال
قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندہ کی بعد شرطوں قبولیت کے جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنا ناتے
کی جبتک کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی میں نے اور تحقیق دعا مانگی میں نے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا میں نے
کہ قبول کی گئی واسطے میرے پس تھک جاوے وہ نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جبتک دعا نہیں مانگتا گناہ کی جیسے کہ
کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ
مرا ہو کافر یقینًا اور مانند انکی ہے مانگنا محال چیزوں کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا میں بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسے کہ کہے
یا اللہ جدائی ڈال مجھ میں اور میرے باپ میں حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہیں کرتا اور جلدی نہیں
کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہیں ہے بندہ کو کہ تھکے دعا سے اس لیے کہ یہہ عبادت ہے
اور تاخیر قبولیت میں یا تو اس لیے ہوتی ہے کہ نہیں آتا وقت اوسکا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل میں یا اس لیے کہ مقدر نہیں ہوتا
ازل میں قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا میں پس دیا جاتا ہے آخرت میں ثواب عوض اوسکے یا تاخیر کیجاتی ہے دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا میں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنیوالوں کو دعا میں ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظہر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل
بہ آمین ولک بمثل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن
اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے نزدیک سر دعا کرنیوالے کی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ
کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے ہے مانند اسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پیٹھ پیچھے اور اسیطرح اگر سامنے بھائی مسلمان
کے دعا کرے اور اپنے دل میں یا چپکے تو بھی اسمیں داخل ہے بسبب خلوص کے اور کہتا ہے فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الٰہی میں کہ دعا اسکی
قبول کر بیچ حق بھائی اوسکے کے اور دعا کرنیوالے کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ تجکو بھی ہو مانند اسکے ع **وعن** جابر قال قال رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللّٰہ

ساعۃً یسأل فیہا عطاء فیستجیب لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو
اپنی جانون پر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بددعا کرو اپنی مالون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس
ساعت کو کہ مانگی جاوی اوس مین بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بعضی اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونیکے ایسا نہو
کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بددعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور
مصیبت کے اپنے لیے بددعا کرتے ہین خوب نہین ہے ع **وَذُکِرَ حَدِیْثُ** ابن عباس اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فی
کتاب الزکاۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈرو دعا مظلوم سے کتاب الزکوۃ مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نعمان بن
بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا
مین واسطے تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے
کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوس مین حق تعالی کی طرف اور مونہہ پھیرتا ہی سوای حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اوسی سے
اور دعا مین ہے اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد
مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اس لیے لائے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہی اوسکو کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپر ثواب
اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بہی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ
جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہی اس لیے کہ حقیقت عبادت کی
اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہی ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** نہین کوئی چیز الخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی
ہی یہہ قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ
الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوترنا ایک چیز
مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوس سے اور
تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچہ تغیر و تبدیل نہین اور قضای معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی پس
یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بہی مراد زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور

اگر نیکی کریگا تو اوس کی عمر ... یعنی لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پھر جب نوبت کو پہونچے سو سچا ہی پس نہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوگی چالیس سے پس کم ہوتی انتہای عمر اوسکی سو کر ساٹھہ برس تھی اور بعضون نے معنی اسکی یون کہی ہین کہ جب نیکی کی تو منضایع ہوتی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری ہی پس لازم کرو اپنی پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سے کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سے یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھہ اوس بلا کی جیسے لذت پاتے ہین اہل دنیا ساتھہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنے نہین دیتی روکتی ہی ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگی خیر کی عوض نہ دینے کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنا ناتے کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار ہونا جانے بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنے شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کے یہہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور بیشک جزای صبر کی خدا دیتا ہی ع **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غضب ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بسبب دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولی گئی واسطے اوسکی دروازی رحمت کی یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبھی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکھتا ہی اس سی ابرا اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریون اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہ شامل ہی سب بلائیون کو نسال اللہ العافیۃ ع **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ
دعا اوسکی سختیوں کے وقت پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال
هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کی
اور جانو کہ اللہ نہیں قبول کرتا دعا دل غافل کی کھیلنے والے کی سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بُری باتوں سے
بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلوں تمہاری کے غالب نہ قبول ہونے سے یا مراد یہہ ہے
کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہیں ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کے **وعن** مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوه ببطون اکفکم ولا تسئلوه بظهورها وفي رواية ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون اکفکم
ولا تسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم رواه ابوداود اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اوس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھ اوپر
کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور ایک روایت میں ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اوس سے
ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھوں کو اپنے مونہہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھوں پر اوتری ہے
مونہہ پر پہنچے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کی الخ یعنی دعا کرنے میں ہاتھہ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھوں کا سامنے
مونہہ کے رہے جیسا کہ معمول ہے دعا مانگنے میں اولٹے ہاتھہ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنیٰ ہے اوسمیں اولٹے ہاتھہ سے دعا مانگنی آئی ہے
چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا میں ہو چکا ہے مولانا **وعن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم
حیی کریم یستحیی من عبده اذا رفع یدیه الیه ان یردهما صفرا رواه الترمذی وابوداود والبیهقی فی
الدعوات الکبیر اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے
یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مندوں کا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندے اپنے سے یہہ کہ پھیرے اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہے بندہ اپنے دونوں ہاتھہ طرف
اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **وعن** عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح بهما وجهه رواه الترمذی اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت اوٹھاتے دونوں ہاتھہ اپنے دعا میں نہ گراتے اونکو جبتک کہ نہ پھیرتے اونکو اپنے مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ
ہاتھوں کا اوٹھانا اور مونہہ پر پھیرنا سنت ہے دعا میں مولانا **وعن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب
الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک رواه ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اچھا جانتے تھے اون دعاؤں کو کہ جامع ہوں اور چھوڑتے تھے اون دعاؤں کو کہ نہ جامع تھیں نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** دعاء جامع وہ ہے
کہ لفظ اوسکے تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہوں امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہہ دعائیں ہیں ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار اور اللهم انی اسألک العفو والعافية فی الدین والدنیا والآخرة اور مانند انکے بہت دعائیں جامع آئی ہیں

بالائی میں ہاتھ سے ... اور عافیت دین و دنیا اور آخرت میں ١٢

حدیث شریف میں اور جو ہر آنکہ یعنی جو دعا کہ جامع ہو معنا و مطالب وہی جو مذکور ہوا حضرت نے ذکر کی تھی مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے مجھکو
بیوی اچھی وغیرہ ذلک کی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہو کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے اور خاص مطلب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت
ہے [illegible] **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب
رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب
کی ہے واسطے غائب کے یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ یہہ دعا اخلاص سے ہوتی ہے خیال سنانے دکھانیکا نہیں ہوتا ع **وعن**
عمر بن الخطاب قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا
تنسنا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابوداود والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ ولا تنسنا
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرہ کے پس اذن دیا مجھکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے
بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجھکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجھکو یہہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اوسکے تمام
دنیا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور تمام ہوتی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کے **ف** مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے اونکو فرمائی
یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اوس میں ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام بندگی میں اور رغبت دلانی امتکو
کہ اچھے لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا
میں خصوصا بیچ مقاموں قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمر رض کی بھی معلوم ہوئی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعہا اللہ فوق
الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہے یعنی اس لیے کہ بعد ادای
عبادت کی ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کرے یعنی اس لیے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ عدل ایک ساعت کا بہتر
ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں واسطے دعا اوسکی کے دروازے آسمان
کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہیں کرونگا حق تیرا اور نہیں رد کرونگا
دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اوپر ابر کے اوٹھانا اور کھلنا دروازوں کا کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اوسکے اور جلدی قبول ہونے
سے ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر
ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین دعائیں قبول کیجاتی ہیں نہیں شک اون میں یعنی اونکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول
ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اوسکی کے اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہے اوسکے حق میں کہ
جو احسان کرے اور ایسا ہی قبول ہوتی ہے اوسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہے خواہ اپنے لیے
کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اوسکو اور وہ دعا دے اوسکو یا جسنے ظلم کیا اوس پر اور

اس قدر عادی اوسکو قبول ہوتی ہے ۔ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى
يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَهٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت
میں ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اوس سے نمک اور یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی
یہہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت میں حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا
تاکید کے لیئے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان شرکا اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندونپر دیتا ہے جو مانگتے ہین بعض التجا کرے بندہ
مگر اوس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کے سے یہہ ہے کہ نہ مانگے حاجتیں اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے
جیسکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کے ہوئے تو کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ اور جب محتاج روٹی کے ہوئے تو کہا رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ
(اے رب میرے دکہا مجکو دیکہون طرف تیری) (اے رب میرے جو اوتارے طرف میری خیر سے اوسکا محتاج ہون)
اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ع **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اور
روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے ہاتھہ اپنے دعا میں یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلون کی **وَعَنْ**
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ اور روایت ہے سہل بن
سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت کرتے اپنی دونون اونگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھونکی اونگلیون کو برابر مونڈھون
کے اور دعا مانگتے **ف** یہہ اوسط درجہ ہے ہاتھہ اوٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اوٹھاتے تھے اور پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتھہ اوٹھانا آیا وہ محمول ہے
بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا میں جیسے مثل حالت استسقا اور رد بلاؤن سخت کو تو اتنے اوٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی
معلوم ہوتی ہے ع **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ
وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھہ اپنے پھیرتے اپنے مونہہ پر دونون ہاتھہ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین
دعوات کبیر میں **ف** کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹھاتے ہاتھہ اپنے دعا میں نہ پھیرتے مونہہ پر پس نماز میں اور
طواف میں اور وقت سونیکے اور بعد کہانیکے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائیں منقول ہین اور اون مین ہاتھہ نہ اوٹھاتے تھے تو مونہہ پر بھی
ہاتھہ نہ پھیرتے تھے ع **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا
وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا
وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب
سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹھاوے تو دونون ہاتھہ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اونکے اور ادب استغفار کا یہہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھہ ایک اونگلی
کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھہ اپنے اکٹھے یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت
میں یہہ ہے کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اوٹھائے دونون ہاتھہ اپنے اور رکھی پیٹھہ ہاتھون اپنے کی قریب مونہہ اپنے کے یعنی جیسکہ استسقا میں آیا ہے
نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اشارہ کرے تو ساتھہ ایک اونگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو اونگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہے سب یعنی

دعوات کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈو شر انکے سے اور قید ایک کر اس لیے لگائی کہ مکروہ ہے اشارہ کرنا دو انگلیون سے جیسا آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیون سے فرمایا اوسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اوٹھاؤ دونون ہاتھ
اپنے اوپر یعنی اوٹھاؤ دونون ہاتھ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلون کی اور ہووے ہاتھ مقابل سر کے ع **وعن** ابن عمر انه یقول
ان رفعکم ایدیکم بدعة ما زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا یعنی الی الصدر رواہ احمد اور روایت ہے ابن عمر سے
یہہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اوٹھانا تمہارا اپنے ہاتھون کو یعنی بہت اوٹھانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اس پر یعنی سینہ
تک اوٹھاتے تھے زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمر نے اوپر اس لیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالانکہ بعض ایام
کو لیے سینہ تک اوٹھاتا اور مونڈھون تک اور امر کے لیے اور مونڈھون سے اونچا اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ع
حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتھ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھون تک اور
بعضے امر کے لیے مونڈھون سے اونچے اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اوٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اس لیے ابن عمر نے
اونپر طعن کیا مولف **وعن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احدا فدعا له بدأ بنفسه
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب صحیح اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ذکر کرتے
کسیکا پھر دعا مانگتے اوسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہے
ف اس مین تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسیکے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اوسکے لیے مثلا کہے اللھم اغفر لی و لفلان ع
وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوة لیس فیھا اثم ولا قطیعة رحم
الا اعطاه اللہ بھا احدی ثلث اما ان یعجل له دعوته واما ان یدخرھا له فی الاخرة واما ان یصرف عنه من السوء
مثلھا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان
کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہووے اوس مین گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کے ایک تین چیزون مین سے یا یہہ کہ جلدی
دیوے اوسکے لیے مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اوسکے لیے اور دیوے آخرت مین اور یا یہہ کہ پھیر دیوے اوس سے برائی مانند اوسکے عرض کیا صحابہ نے
اب بہت دعا کینگے ہم یعنی جس لیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھ کہ تقاضا
فضل اپنے سے اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہے اوس چیز سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ع **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال خمس دعوات یستجاب لھن دعوة المظلوم حتی ینتصر ودعوة الحاج حتی یصدر ودعوة المجاھد حتی یقعد
ودعوة المریض حتی یبرأ ودعوة الاخ لاخیه بظھر الغیب ثم قال واسرع ھذه الدعوات اجابة دعوة الاخ
بظھر الغیب رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ
دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہے واسطے اونکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلا لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پھر کر
آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنیوالے کی یا کوشش کرنیوالے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہانتک کہ بیٹھے یعنی جہاد
کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کے یہانتک کہ اچھا ہووے یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کی غائبانہ پھر فرمایا بہت جلدی
قبول ہونے مین اون دعاؤن سے دعا بھائی کی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیه**

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکے طرف خدا کی ف یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ
نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دل سے بھی ہوتا ہے او زبان سے بھی اور افضل یہہ ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل
کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنے عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اوسکی مین کہ آسمان زمین
مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہین سنتے اوسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکہنے والے جبکہ قیامت کا دن
اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اوس چیز کو کہ یاد رکہتے تہے اور لکہا تہا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی
رہا ہے واسطے اوسکے کچہہ پس کہینگے وہ نہین چہوڑا ہمنے کچہہ اوس چیز مین سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکہا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اوسکو پہر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو
کہ تحقیق تیرے لیے میری پاس ایک نیکی ہے کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجہکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ
اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتہہ
زبان کے اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کے یہہ ہے کہ سناوے اپنی تئین بغیر اسکے معتبر نہین اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دلکا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہین
ذکر نام اوسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہہ بات خلاف ہے اوسکے کہ لغت کی کتابون مین لکہا ہے صحاح و قاموس مین لکہا ہے کہ ذکر ضد نسیان کے ہے اور یہہ خود
فعل دلکا ہے ہان جو کچہہ کہ زبان سے ہو اوسکو بہی ذکر کہتے ہین پس معلوم ہوا کہ لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ
نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر
زبان سے کرنا آیا ہے شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کے اور سوای انکے کے وہان دل سے ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سے
کرنا چاہیے نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ہے ع

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونون نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹہتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گہیر لیتے ہین اونکو فرشتے یعنی جو کہ ڈہونڈتے پہرتے ہین راہون مین اہل ذکر
کو اور ڈہانک لیتی ہے اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات کے لیے ہے اور اوترتی ہے اونپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے اونکو اللہ
تعالی اون شخصون مین کہ نزدیک اوسکے ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام مین نقل کی یہہ مسلم نے ف سکینہ خاطر جمعی دلکی ہے کہ اوسکے سبب سے خواہش
لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتہہ اللہ کے بہم پہنچتا ہے اور اوترنا سکینہ کا اس آیت سے بہی ثابت ہوتا ہے
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ
يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا
اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہے جمدان پیش دستی لیگئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو
یاد کرتے ہین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرتین ہین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نے ف ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے
مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہے اللہ کی ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر
کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئی بعضے الگ ہوکر اور دوسرے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچہے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا

ترجمہ بہت یاد کرنیوالے مرد اور بہت یاد کرنیوالی عورتین ۱۲

اور کہ قریب پہنچا جملہ یہ کہ بعضوں نے مفردون یعنی الگ ہونیوالی آگے پہنچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہ ہے کہ معنی ان مفردون کا ظاہر ہے اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھیکیون کر سبقت کرنیوالون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنی انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد ہیت یادکرنے سے یہہ ہے کہ ہمیشگی کریو ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بہی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھہ ذکر کرنے کے نمازون کے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اوسکی کے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین ۔س ع **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب کی ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردہ کے ہے کہ اوسکو زندگی سے کچھہ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ۔ علی مخرو **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندہ اپنے کے ہون کہ ساتھہ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھہ اوسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجھکو یعنی دل سے یا زبان سے پس اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکے ثواب کا اور کسپر ظاہر نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہو اونسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندہ اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندہ سے موافق گمان اور توقع اوسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکہے اور گمان اچھا رکہے کہ بخشیگا مجھکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کہڑا رہیگا تو عرض کریگا اے رب میرے میرا گمان تیرے ساتھہ اچھا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کرے اور پہر امیدوار بخشش کا ہو اور بغیر عمل کے امید رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع ۔ مخرو **وعن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اوسکے ثواب ہوتا ہے دس برابر اوسکے اور زیادہ بہی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوے برائی پس بدلا اوسکا برائی کی برابر اوسکے یا بخشدیتا ہون اوسکو اور جو نزدیک ہووے مجہسے یعنی ساتھہ طاعت کے ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہونچاتا ہون رحمت اپنی طرف اوسکے زیادہ اوس سے اور جو نزدیک ہووے مجہسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پہیلانے دونو ہاتہون کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس

چال چلکر آتا ہون مین اوسکے پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھ سے مقدار زمین کے گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے
مانند اوسکے مغفرت سے یعنی اگر چاہونگا مین یہہ اوسکے لیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہان سے
توجہ اور التفات اور رحمت اوسپر زیادہ ہوتی ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی
قال من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیه وما یزال عبدی
یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها
وان سألنی لاعطینه ولئن استعاذنی لاعیذنه وما ترددت عن شیء انا فاعله ترددی عن نفس المؤمن یکره
الموت وانا اکره مساءته ولا بد له منه رواه البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندے میرے نے یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی
اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی ساتھ قرب فرائض کے نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میرے
ساتھ نفلون کے یعنی طاعتون کے کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے
اور جسوقت دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھ اوسکے اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی
ساتھ اوسکے اور ہاتھ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھ اوسکے اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھ اوسکے اور اگر مانگتا ہی مجھسے یہہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اوسکو
اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو
مانند تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہی کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین
اوسکو مرگ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اوس سے بسبب ایذا اولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اوسکی
کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہی مجھسے کہا امام نووی نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اوسکے کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہی ساتھ اوسکے سوا اس گناہ کے
اور کہانے بیاج کے کہ اوس مین بہی فرمایا ہی فاذنوا بحرب من اللہ ورسوله پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے
دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبہی اور فرض کیا مینے یعنی جو کچھ واجب کیا ہی مینے اوسپر یعنی فرمانبرداری
کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سے اونکو ادا کرکے جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہی اوسکے برابر اور چیز ادا کرکے نزدیکی نہین حاصل کرسکتا اور
ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون
مین اوسکو اون افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالی حواس اوسکے اور اعضا
اوسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اوسکے الخ اور بعضون نے یہہ معنی
کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہانتک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست
رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اوسکو
اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اوسکے مرنے مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہی
اوسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور جنت اوسی سے حاصل ہوتی ہے
اور تردد کی معنی ہین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونون سے اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس

یعنی پہنچنے مین کسی مین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کو کہ توقف کرتا ہون مین اوس مین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھ اوسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہہ پکڑے اعلی علیین مین

ع ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہیں پھرتے ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنیوالون کو یعنی تاکہ ملین اون سے اور سنین ذکر اونکا پس جس جگہہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتے ہین آپس مین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کی یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالون کے فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اونکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہے فرشتون سے پروردگار اونکا حال حالانکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتون سے حال اونکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے تسبیح کرتے ہین تیری یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالی عزوجل کیا دیکھا ہے اونہونے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالے کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے تیری بندگی کے یاد کرنیوالے اور ہوتے بہت اعلی تیری تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجسے بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہون نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا اونہون نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور رغبت کرتے اوس مین رغبت یعنی اس لیے کہ نہین ہے بلند دیکھنے سے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے [illegible] اوس سے بہا ہے واسطے گناہون کے جو باعث داخل ہونے دوزخ کے ہین اون سے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

اوس سے ڈرنیوالے یعنی اپنے دلون مین کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مینے بخشا اونکو فرمایا حضرت نے کہتا ہے
ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنیوالون مین فلانا شخص ہے کہ نہین ہے ذکر کرنیوالا سوا اسکے نہین کہ آیا تہا کسی کام کے لیے پہر بیٹھ گیا اون مین
یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پوچھنا
فرشتون سے پوچھنا ہے اللہ تعالیٰ با وجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اونہون نے بنی آدم کے حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح
اور تقدیس تیری کرتے ہین اور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہے کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس پہر اگر نہ کرسکو یہہ
پس صحبت رکھو ساتھ اوسکے کہ صحبت رکھتا ہے اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہے ساتھ اللہ کے +ع **وَفِيْ رِوَايَةٍ** مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً
سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى
يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ[1] مِنْ
اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ
قَالَ وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَ
يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا
يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ
فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ اور مسلم کی روایت مین
ہے کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہین پہرنیوالے زیادہ یعنی اعمال لکہنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اونکو مقصود سوا حلقون ذکر کے کچہ نہین
ڈہونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کے پس جب پاتے ہین مجلس کہ اوس مین ہو ذکر غالبًا بیٹھتے ہین ساتہ اونکے اور گہیر لیتا ہے بعض اونکا بعض کو ساتہ
پرون اپنے کے یہانتک کہ بہرجاتی ہین فرشتے درمیان ذکر کرنیوالون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنیوالے چڑہتے
ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمانتک فرمایا حضرت نے پہر پوچہتا ہے اون سے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہے حال اونکا
کہانسے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑہتے ہین تیرا اور ساتہ بزرگی کے
یاد کرتے ہین تجکو اور مانگتے ہین تجہسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجہسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجہسے بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا دیکہی ہے اونہون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے
اور پناہ مانگتے ہین تجہسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجہسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا دیکہی ہے اونہون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کی
بہی کرتے ہین تجہسے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا مینے اونکو اور دی مینے اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور دی مینے پناہ
دی مینے اونکو اوس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اون مین فلانا بندہ ہے بڑا گنہگار سوا اسکے
نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتہ اونکے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور اوسکو بہی بخشا مینے وہ قوم ہے کہ نہین بدبخت
ہوتا بسبب اونکے اور برکت اونکی کے ہمنشین اونکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہے لو انہم راوہا الخ
اور اس مین نہین مذکور اس لیے کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہے اور اس مین تعجب اور تعجب لانیکے لیے ہے +ع

[1] نسخہ اصل مین اعلم من ابن سے اور بعض نسخون مین اعلم بحالہم من ابن اور بعضون مین اعلم بہم من ابن ۱۲ مرقاۃ

وعن حنظلة بن الربيع الاسيدي قال لقيني ابوبكر فقال كيف انت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله
ما تقول قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راى عين فاذا خرجنا من عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابوبكر فوالله انا لنلقى
مثل هذا فانطلقت انا وابوبكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك فقلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كانا راى
عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم والذي نفسي بيده لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملئكة على فرشكم وفي طرقكم
ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابوبکر نے پھر کہا کیا حال
ہے تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر چیز کے سنی تو نے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا مینے منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال
کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اوس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مینے
یعنی عجب نہیں اس مین اس لیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب
اوسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتون اوسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے
ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین
ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت مین سنتے ہین اوس مین سے بہت کچھ بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرت
کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے یہہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہونچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال
ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکر یہان تک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے کہ منافق
ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے
ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم
بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور
ڈرانیوالے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہاری کے اور بیچ راہون تمہاری کے ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک
ساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مصافحہ کرین تم سے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر
بچھونون الخ یعنی حالت استراحت مین اور شغل مین اور ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہے حضور تا ادا کرے حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت
مین غفلت تا ادا کرے حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے مین منافق نہین ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ ہ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم
وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا
اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله رواه مالك واحمد والترمذي وابن ماجة الا ان مالكا وقفه على ابي الدرداء

سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے
نزدیک دستاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمہاری کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو تم دشمنون سے
یعنی کافرون سے پہر مارو تم گردنین اونکی اور مارین وے گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہہ حدیث ابو درداء پر **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد ذکر سے بیان وہ ذکر ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے
معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہے + ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ
تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اوسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئے عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکے
کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہونے ذکر اللہ سے زبان کی
کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہے رکنے اوس کی سے یا کنایہ ہے مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک ذکر سے ہنوز زبان خشک
نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے
اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہے ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذرو تم بیچ باغون
بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت
پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی کو پس تم بہی اونکے ساتہہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اس لیے کہا کہ اونکے سبب سے بہشت کے باغون
مین داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے جیسے مستحب ہے ذکر کرنا ویسی مستحب ہے بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبہی دل سے ہوتا ہے اور کبہی زبان سے
اور افضل یہہ ہے کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بہی خالی ثواب سے
نہین منقول ہے کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے اونہون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنے
مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین + ع + ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا
لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹہے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین
ہوگا بیٹہنا اوسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین
کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین ہوگا اوسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی ہر حال مین اوٹہتے بیٹہتے اور سوتے
اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین
[illegible] رم + بتسبیح نامت شتاب آورم + وگر نیم شب سر برآرم ز خواب + ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب +
[illegible] تا شب بناہم بہ تست + ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَّکَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی قوم کہ کھڑی ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو
اوس مین مگر کھڑی ہوتی مانند مردار گدہے کے ہی اور ہوگی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمدنے **ف** یعنی جس مجلس مین یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار
گدہے کے ہے اور جو لوگ وہان سے اوٹھے گویا وہ مردار کہا کر اوٹھے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ہی قوم کسی مجلس میں ذکر کیا اللہ کا
اوس مین اور نہ درود بہیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پہر اگر چاہی عذاب کرے اونکو اور اگر چاہے بخشے اونکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **ف** اگر چاہے عذاب کرے یعنی بسبب اونکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کے اور اس مین
اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہے اونکو یقیناً ع **وعن** اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَہْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن
آدم کا وبال ہے اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید
پہ بیچ منع کرنے لایعنی کلام کے نہین درست اور اس مین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کے نہین یا یون کہا جاوے کہ تقدیر
کلام کی یون ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اوسپر نہین نفع اوسکے لیے اوس مین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند اونکے پس
موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اوٹھہ جاتا ہے اضطراب شراح کا امر مباح مین ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ
اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو
کلام بغیر ذکر خدا کے اس لیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش کہتا ہے مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہے خوف خدا وغیرہ
اور بہت رکہتا ہے غفلت آخرت سے ع **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّہَبَ وَالْفِضَّۃَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ نَزَلَتْ فِی الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ
لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَۃٌ مُؤْمِنَۃٌ تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل
ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تہے ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اونکے مین پس کہا بعضے
اصحاب اونکے نے نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مذمت سونے اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنے حکم اونکا اور مذمت اونکی کاشکے جانتے ہم کہ کونسا
مال بہتر ہے یعنی سوا سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالے اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی
مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ظاہر ہے اگرچہ سوال تعیین مال سے تہا لیکن مراد
اونکی یہہ تہی کہ ایسی چیز بتائی کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتون کے پس اس لیے حضرت نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آخرت اور اوپر ایمان

اوسکی سے یعنی وکار رہو اوسکو دین سے کہ یاد دلاوے نماز روزہ اور اوراد عبادتین اور منع کرے اوسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابي سعيد قال خرج معاوية على حلقة في المسجد فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله ما اجلسكم الا ذلك قالوا والله ما اجلسنا غيره قال اما اني لم استحلفكم تهمة لكم وما كان احد بمنزلتي من رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل عنه حديثا مني وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما اجلسكم ههنا قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده على ما هدانا للاسلام ومن به علينا قال آلله ما اجلسكم الا ذلك قالوا والله ما اجلسنا الا ذلك قال اما اني لم استحلفكم تهمة لكم ولكنه اتاني جبريل فاخبرني ان الله عز وجل يباهي بكم الملئكة رواه مسلم ع اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نکلا معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اونہون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کو یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوای اسکے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونہون نے بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کی بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجہسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کے لیے کہ مبادا اونکی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تہا اپنی بہولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پہر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کو یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اوپر اس چیز کے کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکہی ساتہہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اونہون نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی جہوٹ کے ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پہر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عز وجل فخر کرتا ہے ساتہہ تمہارے فرشتون سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچہا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتون کو کہ دیکہو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مینے انپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اس لیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے اونکو دم آتا ہے

ع **وعن** عبد الله بن بسر ان رجلا قال يا رسول الله ان شرائع الاسلام قد كثرت علي فاخبرني بشيء اتشبث به قال لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل سنت غالب ہو گئی ہین مجپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون سبکو کرنے سے بسبب ضعف اپنی کے پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیزون کے کہ بہروسا کرون مین ساتہہ اوسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادای فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان سے مراد یا تو یہی زبان بدن کی ہے یا دل کی ع **وعن** ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العباد افضل وارفع درجة عند الله يوم القيامة قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات قيل يا رسول الله ومن الغازي في سبيل الله

قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ [illegible] بِالدَّمِ [illegible]

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا گیا کہ کونسا بندہ بہتر ہے

یعنی بہت ساثواب [illegible] قیامت کو فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنیوالیاں

بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے بھی افضل [illegible] فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہانتک کہ ٹوٹ جاوے

اپنی تلوار اور رنگین ہوجاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہے شہید ہوجانے سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجے میں

نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگر جہاد اس طرح کیجو تو پھر بھی یاد کرنیوالا اللہ ہی کا افضل ہے چہ جائے

نفی لڑائی میں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا

ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے

وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ

الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ

مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ

رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنیوالوں

کے پیچھے بھاگنے والوں کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد اونکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے یہہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد

کرنیوالا خدا کا بیچ غافلوں کے مانند ٹہنے سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان میں

اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں دکھلاتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اوسکا

جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفے کے دکھاتا ہے یا خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں

میں بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہہ رزین نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا نہیں عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن

ماجہ نے **ف** یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کروانیکا یعنی سب سے افضل ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت

ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ساتھ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں

اور رحمت و رعایت کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہے مجکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونوں ہونٹ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ

شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتی واسطی ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلونکی یاد خدا کی ہی اور نہیں کوئی چیز بہت نجات دینی اللہ کے عذاب سی ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے ساتھہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہونچے تو بہتر ہی افضل تر ہی

کتاب اسماء اللہ تعالی

کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالی کے **ف** جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالی کے توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سی از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونون نام کا ایک معنی ہو مثلا اللہ تعالی کو عالم کہی نہ عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب لیکن بندیکو چاہیے کہ صفات اللہ تعالی کی اپنی مین حاصل کرے جسقدر ہوسکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسما مبارک کی لفظ نصیب بندہ کی اور بعضی جای ساتھہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے اونکی حاصل کرنے مین اللہم وفقنا وسیرنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو یا غسل کر کر آتا تو اوسکی آگے اسما جناب باری تعالی کی پکار کر ساتھہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوس مین دیکھتی وہی تعلیم کرتے جاننے کہ اس سی کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ح مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله تعالی تسعة وتسعین اسما مائة الا واحدة من احصاها دخل الجنة وفی روایة وهو وتر یحب الوتر متفق علیه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہیں ہے نام اللہ تعالی کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسما مبارک کی کچہہ اون مین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہہ ان نامون کے ہے اور عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکی یاد کرنے ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی طاق کو یعنی اعمال و اذکار طاق کو مراد یہہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اون مین سی اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ہون ع مخز

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله تعالی تسعة وتسعین اسما من احصاها دخل الجنة روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین هو الله الذی لا اله الا هو یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامون کا اور اس کلمہ کے کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہے جان اور مال اور اہل اوسکی اور آخرت کی لیے کچہہ مفید نہیں اور دوسرا یہہ کہ ملا وی اسکی ساتھہ عقیدہ دل کا ساتھہ محض تقلید کے اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہی کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتھہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سے اکثرون کی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتھہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اس طرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دل کی آنکہون سی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچہہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچہہ عذر نہین تو آخرت مین کچہہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر
کرین اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنوں مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہی مگر اوسپر جو موجود جامع صفات الوہیت
کا اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتھہ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوای اسکے اور نہ امید رکہین اوس سے نہ ڈرین مگر
اوسی سے اس لیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوای اوسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرون کے
کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے
سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ح الرحمن الرحیم بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو ناموں سے یہہ ہے
کہ متوجہ ہووے اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اوسکے سے اور رحم
کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پہیرے ظالم کو ظلم سے ساتھہ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکہے طرف گنہگار کے ساتھہ
نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچہی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین
بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی
دل سے اوٹہاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہوں ح الملک بادشاہ حقیقی کہ ملک و جہان کا اوسکی قبضہ قدرت
مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اوسکے محتاج پس جب بندے نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکا اور گدا گلی اوسکی کا ہووے اور طلب عزت
کی آستان خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر
نکرے احتیاج اپنی اون سے اور ڈر اور امید نرکہے اون سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنی مین اور مالک ہووے اعضا
اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے اونکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھہ القدوس
کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکا ملک قائم و دائم رکہے والا نفس اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر بطمع عزت خرچ کرے پڑہے مجرب ہی ح
اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اوسکے ہوں
اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی ح القدوس نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو
کرے اوسکے کہ پاک کرے اوسکو اللہ تعالی عیبوں اور آفتوں سے اور پاک کرے نجاست گناہوں سے ہر حال مین خ القدوس جو کوئی ہر روز
نزدیک زوال کے پڑہے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھہ اسم السبوح کے روٹی کی ٹکڑی پر لکہکر کہاوے فرشتہ صفت ہو اور
واسطے پناہ حاصل ہونیکی دشمنوں سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے پڑہے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر
تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہکر دشمن کو دے مہربان ہو ح السلام سلامت و بے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہہ کہ بے عیب ہووے بری اخلاق
سے اور بری کاموں سے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کرے اپنی مولی کیطرف ساتھہ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہہ ہے
کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتہہ اوسکی سے بلکہ بہت شفقت کرے اوپر ہر پس جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکہے تو کہے یہہ بہتر ہی مجہسے اسلیے
کہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہی اور مجہسے سبقت کہتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹے کو دیکہے تو اوسکو بہی کہے کہ یہہ بہتر ہی مجہسے اسلیے کہ نسبت میرے
گناہ کم کیے ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور خ السلام جو کوئی اس اسم کو
ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہے حق تعالی صحت و شفا دے اوسے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو ح المؤمن امن دینے والا نصیب بیکا اس سے

یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سے + المؤمن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی
اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر و باطن اوسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہووی ✝ المُہَیْمِنُ نگہبان حق
کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدوں اور بری خلقوں سی مانند حسد و کینہ و غیرہا کی اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ
رکہی قوی اور اعضا کو مشغول ہونی سے اون چیزوں مین کہ غافل کرین انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سی المہیمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایکسو پندرہ بار
پڑہی اور پر باطنوں اور غیبوں کی مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتوں سی پناہ پاوی ✝ اور جملہ ہستیوں سی ہووی ✝ العَزِیْزُ غالب بیمثل کوئی اوس پر
غالب نہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس و ہوا و شیطان پر اور بیمثل ہووی علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال
کی مخلوق سے اور ذلیل نکرے اوسکو ساتہہ سوال کی انسے کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینی عزت مگر بیچ بلند رکہنی ہمت کی
مخلوق سی اور بعضوں نی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکی کو اور جسنی سہل جانا اوسکی امر کو اوسنی بجائی عزت اوسکی
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ + العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا اور عقبی مین کسیکا
محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب ہین ✝ الجَبَّارُ درست کرنیوالا کاموں بگڑی ہووں کا اور بعضوں نی
کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین لانیوالا بندوں کا اوس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ نقصانوں نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال و
فضائل کے درست کرے اور نفس کش اپنی پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی
کتابوں مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندی میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہوں مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ ارادہ کرتا ہوں مین پس اگر
راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں مین کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہوں مین نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہوں مین انتہی الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالموں کی شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سی نڈر
اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے ✝ المُتَکَبِّرُ ہووی
نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جاہ کی تونی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنی پرہیز کر میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنے
سی طرف الفت کی چیزوں کی اس لیے کہ ان چیزوں کی طرف رغبت کرنا کام جانوروں کا ہی اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کر سب چیز ما سوای حق
باطل ہی اور حقیر جان ہر چیز کو سوای پہونچنی کی طرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی سے تمام دعوی تکبر کے
تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوس مین بیٹہی پس نہ باقی رہی واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتہہ غیر اللہ کے قرار + المتکبر اگر اسکو بیچ بستر
حلال اپنی کی پہلے دخول سے دس بار پڑہی حق تعالیٰ اوسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدای ہر کار مین بہت
کہی مراد کو پہونچی ✝ الخَالِقُ اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی + الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ
فرشتہ پیدا کرے تا اوسکی لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہہ اوسکا روشن و نورانی کردی اور شاہ عبد الرحمن رح نے
لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑہی دل اور منہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کاموں مین قوی ہو ✝ البَارِئُ پیدا کرنے والا
اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑہی حق تعالیٰ اوسکو قبر مین نچہوڑی اور ریاض قدس کی طرف لیجاوی ✝ اور جو طبیب اسم الباری
پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑی ✝ المُصَوِّرُ صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینوں ناموں سی یہہ ہی کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور

وہ تصور کرے کوئی امر مگر کتا مل کرے تو ہیچ قدرتون اپنے عجایب کا سی کر یوگی کہ اوس مین ہین اور جو عورت بانجہ ہو سات روز روزہ رکہے اور افطار کے
نزدیک کیسن بار المصور کو پڑہے اور پانی پر دم کرکے پیوے حقتعالی فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑہے کام دشوار اوسپر آسان ہووے
الغفار بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور ڈہانکنے والا عیبون اونکا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے پہچانی تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ
اور ڈہانکے عیب لوگون کے اور بخشے قصور اونکے اور لازم کرے استغفار کو خصوصًا وقت سحر کے + جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار اغفرلی ذنوبی
حقتعالی اوسکو بخشنے والون مین کر دیتا ہے القہار غالب سب اوسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندے کا یہہ ہے کہ
غالب ہووے اپنے دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہے حقتعالی محبت دنیا کی اوسکے دل سے اوٹہا دیتا ہے اور خاتمہ
اوسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالی شوق و محبت اوسکے دل مین پیدا کرتا ہے اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑہے تو مہم اوسکی آسان ہو
اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اوسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑہے بہ نیت مقہوری دشمن کے شر
مقہور ہووے الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنا اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض بلا عوض +
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنے
پاس رکہتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑہے اور سر سجدہ مین رکہے اور سات بار پڑہے خلقت سے بے پروا ہوجاتا ہے
اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو درمیان صحن گہر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتہ اوٹہا کر سو بار پڑہے حاجت اوسکی روا ہوتی
ہے واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑہے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہے
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہے مولانا عبد العزیز رح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہین
کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوے پہر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کہانے پینے کے چیزون کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ
نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالی کے پس توقع رکہے اوسکی مگر اللہ ہی سے پس سعی کرے امور اپنے طرف اوسکے اور ہاتہ اور زبان سے رزق جسمانی
اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعای خیر کرے و غیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سے کہ کہان سے
کہاتا ہے تو پس کہا جبسکہ پہچانا اپنے خالق اپنے کو نہین شک کیا مینے بیچ رزق کے اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت اپنی کہا ذکر حی الذی لایموت کا
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گہر کے چارون کونون مین دس دس بار پڑہے اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے شروع
کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف رکہے پہیرے الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضون نے کہا کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے
کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت
مین کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ
نہین لگاویگا غیر اوسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونو ہاتہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہے زنگ دل اوسکے کا جاتا رہے اور صفائی ارزانی ہووے
العلیم جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اوسکی
عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤن سے اور بعضی کتابون مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان
مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکہنے والون کا کہ دیکہتے ہین تمکو یعنی اورون سے شرم کرتے ہین کہ کوئی

ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ بندہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو
کوئی بعد از نماز کو سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی اوسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا
کی سو بار سجدہ مین کہکر سووے ماہیت اوس کار کی اوسپر آشکار ہووے ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنیوالا روح
اونکی کا + جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالون کے لکہکر کہا لیا کرے عذاب قبر سے اور بہوک سے امن مین ہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ
کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہہ ہے کہ نہ نا امید ہو اوس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی
کو عدل اوسکی طرف سے پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہہ دو نو صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہوتی ہین دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتی ہین منقول ہے حضرت جنید رحمہ سے کہ کہا اونہون نے خوف دل تنگ
کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالی کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی اونکی
صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہونا ہوتا ہے اور لائق ہے بندہ کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چہوڑے خوشی اور بے ادبی
کو وقت فراخی کے اور اسی سے ڈرتے ہین بڑے بڑے لوگ + جو کوئی وقت سحر کے ہاتہہ اوٹہا کر اسکو دس بار پڑہے اور ہاتہہ مونہہ پر پہیرے ہرگز اوسکو
حاجت اسکی نہووے کہ کسی سے کچہہ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا ساتہہ خوار کرنیکے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین
روزے رکہے اور چوتہے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہے دشمن پر فتح پاوے ح اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنون کو ساتہہ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے
اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونو نامون سے یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سے اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنی سے اور پست
کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نے اوسکے پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اوسکی بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اوس نے کہ گردانی مینے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچہے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا + جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہے حقتعالی اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر
و دنیا دار کرے ح اَلْمُعِزُّ عزت دینیوالا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑہے اوسکے لیے خلق کی نظر مین
ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوای حقتعالی کی کسی سے نہ ڈرے ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینیوالا نصیب تیرا ان دونو نامون سے یہہ ہے کہ عزیز رکہے اونکو کہ جنکو
عزیز رکہا اللہ تعالی نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکہے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا
ہو پچہتر بار اسکو پڑہے بعد اوسکے سجدہ کرے اور کہے الہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حقتعالی امان دیگا ح اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ سننیوالا دیکہنیوالا
نصیب تیرا ان نامون سے یہہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکہنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام
غزالی نے کہ جس نے چہپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہین چہپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوس نے اللہ کی نظر کو پس جس نے کیا گناہ اور وہ
جانتا ہے کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوس نے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا
بڑا کفر کیا اوس نے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولی اپنے کا لیس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہہ کہاں
ہے کہ جہان اللہ نہ دیکہے حاصل یہہ کہ نہ کر گناہ ح اَلسَّمِیْعُ جو کوئی اسکو روز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑہے اور بموجب ایک قول کے ہر روز
سو بار پڑہے وقت پڑہنے کے کلام نکرے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اوسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
ساتہہ اعتقاد درست کے ایک سو ایکبار پڑہے مخصوص ساتہہ نظر عنایت حق کے ہوگا ح اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تو جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا با ختیار جاری
کریگا تجہہ پر بزبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجہہ پر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنیکا طرف غیر اوسکی کے جو کوئی اسکو
شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدہی رات کو اتنا پڑہے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی اوسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ح العَدْلُ انصاف کرنیوالا
نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گہبراہٹ اور تنگی اوسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اوس نے حکم فرمایا
سو وہ حق ہی عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھہ توکل اور اعتماد کر اوسپر اور جو کچھہ کہ پہنچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لائق
ہی خرچ کرنا اوس مین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکی عدل سے اور امید رکہہ اوسکی فضل سے اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجہ کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکہکر کہاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح
اللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین ہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہو اور کوئی بیمار داری اوسکی نکرے یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہو وضو اچہی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑہکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑہے حق تعالی مہم اوسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب کہلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کی اور کفایت
مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خوانیہ رح کا یہہ ہی کہ واسطے ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہہ مین ساتہہ شرائط
دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہے مراد کو پہونچیگا ع الْخَبِیْرُ خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہہ ہے
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بہیدون پر مطلع ہی اور جانتا ہی میرے دل کی باتین تو تو بہی اوسیکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسکے کو اگر یاد اوسکی کو اور
ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اس مین اور سب امور دین
و دنیا کی مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہے خلاصی پاویگا ح الْحَلِیْمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنون کے
عذاب دینے مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کی عذاب دینے
مین اور دور کر غصہ کو اور کمال حلم کا یہہ ہی کہ نیکی کر اوس سے کہ برائی کرے تجہسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووے اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اوس مین ہوگی ح ع الْعَظِیْمُ بزرگ برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جہکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے
اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کیلیے ساتہہ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی سے اور کوشش کرنیکے اون چیزون مین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اونکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ لازم کر استغفار کو اوقات
رات اور دن مین خصوصا وقت سحر کے اور بخش اوسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچہہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کرے
اوسکو کاغذ پر لکہے اور روٹی پر اسکے نقش کو جذب کرے اور کہاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑہے سیاہی اوسکے
دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ مین یا رب اغفرلی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچہلے اوسکے بخشیگا ح
جسکو درد سر ہو یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکہکر کہاوے شفا پاویگا ع الشَّکُوْرُ قدردان اور دینے والا
ثواب بہت کا تہوڑے عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نے ساتہہ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالی نے مجھے پس نکالا ہوا چاہیے کیوں نا میری کا بیس پڑتی اوس مین ایک تھیلی پھر بھاری ہو گیا وہ پس کہا میں کیا ہو یہہ کہا یہہ مٹی مٹی کی کہ ڈالی تہی تو نے
ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ شکر کرے اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اوسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی
اوس مین مصروف رکہے اور شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کرے اون پر حدیث شریف مین آیا ہی لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا
وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکہ کے پیدا ہوا کتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑہے اور پیوے اور آنکہ پر لگاوے شفا پاوے اور تونگر
ہوے الْعَلِیُّ بلند مرتبہ نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کے بیچ اور خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے علم و
عمل مین یہانتک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکھتا ہے
ادنی امور کو اور اسی لیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکہے اگر خوار ہو ذی قدر ہو بزرگ
ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے الْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب بندہ کا
اس سے یہہ ہی کہ یاد رکھے تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بہول جاوے بڑائی غیر اوسکی اور کوشش بیچ کامل کرنے نفس اپنی کے ساتھہ حاصل کرنے علم و عمل کے
یہانتک کہ پہونچے کمال بندہ اور روکے اور مبالغہ کرے تواضع مین اور احتراز کرے بے ادبی سے ساتھہ لازم کرنے خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے
بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین الْحَفِیْظُ نگاہ رکہنے والا عالم
کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہے اعضا اپنی کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کرے تمام امور اپنے
مین ساتھہ تدبیر اوسکی کے اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نے اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور
جسکا محفوظ رکہا اللہ تعالی نے دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کے نظر پڑی ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی
واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیری کے تو ہوئی اسکو پس اندہے ہو گئے اور تہے وہ نماز پڑہتے رات کو پس محتاج ہوئی پانیکی طہارت
کے لیے پانی نہ ہاتھہ لگا پس کہا الہی کہا تہا مینے واسطے تیری کے لی بینائی میری پس رات مین محتاج ہوں مین اوسکا واسطے عبادت تیری کے پس
پھر سکہی ہو گئی جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پر باندہے خوف غرق اور جلنے اور دیو پری او نظر بد کے سے نڈر ہووے الْمُقِیْتُ پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور
ارواح کا اور دینے والا اوسکا اونکو نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینے والا اوسکا ہی تو بہولے نہ ذکر قوت کا آگے
ذکر اوسکی کے جیسیکہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچہے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر حی الذی لایموت کا ہی اور نہ طلب کیے قوت و قوۃ مگر مولی اپنے سے
فرمایا اللہ تعالی نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اوسکے ہین اور نہین اوتارتے ہم
مگر ساتھہ اندازہ مقرر کے اور دیتا ہی متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہے اوسکا پس ہو وے طریقہ بندہ نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا
بہوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتے ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ کردانتا ہی اللہ تعالی قوت نفس اونکی کا توفیق عبادات کو اور قوت
دل اونکی کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اونکی کا مداومت مشاہدات کو اور سبب شغل کرتا ہی اللہ بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہی اوسکے لیے
ایسے شخص کو کہ خبرگیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی سونپتا ہی طرف قوت اوسکی کے اور اوٹھا لیتا ہی
اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکہے یا خود اسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روتا ہو سات بار خالی کوزہ
یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کرے اور بعد اوسکے پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا
ہو بہول پر پڑہ کر سونگہے قوت پاوے گا اور ہر روز روزہ رکہہ سکے گا الْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندون سے دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہہ ہو کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے
کو یہہ ہو کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل دنیا مین اور جس نے پہچانا کہ اللہ تعالی کافی ہی نہ ہوگا پریشان دل بوجہ خلق کی نہ متوجہ ہونے سے اور
بسبب التفات کرنے کے ساتھ اوسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ نہ توجہ کرین مجھ سے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ متوجہ
ہون لوگ تیرے اور جو کوئی اکتفا کرے گا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کریگا اوسکو مولی اوسکا ساتھ اوس چیز کے
کہ اختیار کریگا اوسکے لیے پس اختیار کریگا نہ نیکو بہتر فقر اور فقر کو غنی پر اور آرام کو پکڑ کا طرف نہ دیکھے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی
کسی چیز یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا روز پنجشنبہ
سے کرے اللہ تعالی اونکی شر سے نگاہ رکھیگا اور ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کہاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی
کرین ح الکریم بہت دینے والا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہوچکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتی خزانے اوسکا اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ
دیوے بہت عطا دے اور پیرو کرے بڑے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہہ اسم بہت پڑہے یہانتک کے سوجاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ یعنی کرم اور معزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتے تھے اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
ح الرقیب نگہبان دیکہنے والا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اونکا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ
رکھے تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجھکو نگہبان اونکا حدیث شریف
مین آیا ہی کہ تم سب اپنی اپنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاوگے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبرگیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ دل کے
اور جانے یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی سیر و حال پر پس رجوع کرے طرف اوسکی ہر حال مین اور ڈرے عذاب اوسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین خلاف
شرع از راہ حیا کی اللہ تعالی سے اور ہیبت اوسکی کے زیادہ اوس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کے اور جو کوئی
رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا مجھسے ہر عمل کا
خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اونکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا
کہ بخشا اللہ نے مجھکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجھہ سے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین
روزہ سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مینے اوسکو پھر یاد آیا مجھکو کہ نہین ہی میری ملک پھر ڈالا
مینے اوسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اوسکی کے اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کھو دیگا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تمسے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہے اور اونکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر رہیگا ح
المجیب قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنیوالون کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس رکھے
حق کی امان مین رہیگا ح الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو پہونچی نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور

سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سبہون سے کشادہ پیشانی ہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنی مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے حق تعالی اوسکو قناعت و برکت دیوے اَلْحَكِيْمُ استوار کار و دانا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنی کے اور علاقہ رکہنیکو ساتہہ کتاب اللہ کو اور محکم کرے کام اپنی اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بی باعث تحقیق اور داعیہ باقی کرنیکا نکرے اور مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینی کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف مشہور ہے اونکی زیارت کو گیا پس چالیس روز اونکے دروازی پر پڑا رہا نماز کی وقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پہرتے اور میری طرف کچہہ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان ٹہیرا ہون مین اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتی مجکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنی کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر ؏ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ✤ الا کسی کہ امید ہد از وی نشان ترا جسکو کوئی کام پیش آ دیے کہ اوس سے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے مہم اوسکی سرانجام پاوے اَلْوَدُوْدُ دوست رکہنے والا فرمان برداروں کا یا محبوب اولیا کی دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ دوست رکہے خلق کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے لیے اور احسان کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا ایمان تک کہ دوست رکہے اپنے بہائی کے لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنی نفس کے لیے اور دوست رکہنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہے اونکو اور دوست رکہنا بندون کا اللہ تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور ہیبت رکہتے ہین اوس کی دلونمین اور آیا ہے حدیث قدسی مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطی غیر عطا کی یعنی خاص اوسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتہہ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار طعام پر پڑہے اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو اوسکو دین تا کہاوے اونکے درمیان مین اتفاق والفت ہو جائیگی اَلْمَجِيْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندی کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزی رکہے اور وقت افطار کے بہت پڑہے اور پانی پر دم کرکے پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنی مجلسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوین ۹۹ بار پڑہے اور اپنے پر پہونکے عزت و حرمت حاصل ہوگی اَلْبَاعِثُ اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلون کا خواب غفلت سے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیا سے اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کی مین لیس ابتدا کرے ساتہہ نفس اپنی کے پہر اورونکی جو کوئی چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونی کے ہاتہہ سینہ پر رکہے اور اس اسم کو ایکسو ایک بار پڑہے حق تعالی دل مردہ اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا اَلشَّهِيْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتہہ اللہ کے کوئی مونس سوا اوسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتہہ اسکے کہ وہ دیکہتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا ایسہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور نصیب نیرا اس سے یہہ ہے کہ نگاہ رکہے تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہے تجکو اوس جگہ کہ منع کیا ہے تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکہے تجکو اوس جگہہ سے کہ حکم کیا ہے تجکو اوسکا اور بازرہے تو بسبب علم اور دیکہنی اوسکی کی اس شے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کے اور بازرہے سوال کرنے سے

درست عمل اوسکی کرے اور خلق کو پہچانے اور رعایت کرنیوالا ہے حق کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کو وقت ہاتھ اوسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کرکے اکیس بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اوسکو صالح کرے ح اَلْحَقُّ ثابت ساتھہ شہنشاہی کے اور لائق ساتھہ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ سب سے پہچانا تو اور وہ حق ہو وے تو اوسکی مقابلہ مین یا د خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھہ اوسکے یہہ ہے کہ لازم کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچہہ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین نام اوس اسباب کا بہی لکھے اور آدہی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کرکے شفیع لاوے یا پایا جاوے یا اوس مین سے کچہہ پاوے اور اگر قیدی آدہی رات کو سر ننگا کرکے ایک سو آٹھہ بار پڑہے خلاصی پاوے ح اَلْوَكِيْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا یعنی کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کارساز ہونے مین وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اوسکو وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ یعنی اور بہروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ یعنی اور بہروسا کر غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل انکا ہے اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑہے نڈر رہے ح اَلْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہو وے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سے عاجز ہو تہوڑا سا آٹا گوندہے اور اوسکی ایک ہزار و ایک گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹہاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اوسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑہے نسیان جاتا رہے ح اَلْمَتِيْنُ جسنے بچہ کا دودہ چہٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہے یا دودہ پلانیوالے کے دودہ مین نقصان ہو جاوے کہ لکہکر اوس بچہ کو پلاوے اور دودہ والی کو بہی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودہ والی کا دودہ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال اعمال ملکی مین سے کچہہ چاہے روز اتوار کے اول ساعت مین اوس نیت سے تین سو ساٹھہ بار پڑہے وہ منصب پاوے ح اَلْوَلِيُّ دوست اور مددگار اور رکہنے والا مومنونکا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے مین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے اوسکی سے اور اگر ناگہان اوس مین پڑ ہی جاوے تو ساتھہ توبہ اور انابت کے جلدی سے پہیر لاوے اور اوس مین چہوڑے اور یہی معنی ہین اسکے اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ یعنی جب دوست رکہتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اونکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے طرف قصور کرنے کے اطاعت اوسکی مین تو توفیق کرنے کی دے اور یہہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکی سے یہی ہے کہ اوسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جس وقت کہ اوسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑہے حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوے ح اَلْحَمِيْدُ تعریف کرنیوالا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش اور بد زبانی غالب آوے اور اپنے تئین اوس سے نہین نگاہ رکہہ سکتا ہے اس اسم کو پیالہ پر لکہے اور بعضون نے کہا نوے بار پیالہ پر پڑہے اور ہمیشہ اوس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ح اَلْمُحْصِيْ گہیرنیوالا ہے علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہے نزدیک اوسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نہو تجہے غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

کوئی سانس بگیر ہیچ طاعت خدا کے اسلئے کہ آیا ہے حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر
اس مین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوے اور خلق کے ساتھ آگاہ ہو کہ تکلف کرے بیچ شمار کرنے نعمتون کو کہ پہونچائی ہین اللہ تعالیٰ نے تجھکو تاکہ جانے
تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنی کی سے اور گناہ اپنی شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اون چیزونکو کہ خالی ہے طاعت اوسکی سے اور سے پہر افسوس کر اونپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کو
تئین ایک ہزار ایکبار پڑہے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ح الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب بندے کا اس سے
یہہ ہے کہ رجوع کرے طرف اوسکی ہر چیز مین اوّل بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کرے یعنی پہر لاوے کرے اوس عمل کو کہ اوس مین کچھ کمی یا
ہو یا قصور ہوا ہو ح الْمُبْدِئُ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہ جاتا ہے کہ خاوند اوسکا سحر کے وقت نناوے بار اسکو پڑہے اور اوسکی انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پہراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ح الْمُعِيدُ جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوے جسوقت کہ اوسکے گہر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گہر کے چارون
کونون مین ستر ستر بار پڑہے اور بعد اوسکے کہے یا معید پہیر مجہپر فلانیکو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑہے پا جاوے ع الْمُحْيِي الْمُمِيتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم میں
اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا ان سے یہہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانیکی علم سے
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار
اوسکی قضا و قدر کا اور رکہتا ہے یہہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑہے حق تعالیٰ اوسے نڈر کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے ساتھ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل
اوسکا زندہ ہو اور اوسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع المميت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتہ سینہ پر رکہے اور
اسم الممیت کو پڑہے یہانتک کے سووے حق تعالیٰ اوسکے نفس کو فرمان بردار کرے ح الْحَيُّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بہی نصیب بندے کا یہہ ہے
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑہے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑہے بیمار پر تو بہی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پر آنکہ سامنے کر کے پڑہے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑہے عمر اوسکی دراز ہو اور قوت
روحانیہ اوس مین زیادہ ہو ع الْقَيُّومُ قائم آپ ہی اور قائم رکہنے والا اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ بے پروا ہو
ماسوای اللہ سے اور کہا قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھ راحت تفویض کی پس بخل کریگا اور حقیقت
سمجہے گا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہے وقت سحر کے دلون مین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکہینگے لوگ اوسکو ح اور
اگر بہت پڑہے مہمات اوسکی بسبب نحو اہ بر آوینگے ع الْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری
کے سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوای اللہ سے جو کوئی ہر وقت کہانا کہانیکے ساتھ ہر نوالے کے اسکو پڑہے وہ کہانا پیٹ مین نور ہو اور
جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑہے تونگر ہو ح الْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا الْوَاحِدُ الْأَحَدُ یکا ذات و صفات مین
نصیب بندے کا یہہ ہے کہ یکا ہووے بندگی مین جیسے کہ وہ یکا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسی فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے نہون اگر کسیکا
دل خلوت سے ہراسان ہو ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے خوف اوسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کے رکہو اس اسم

اس میں بیٹھیگا اور بعضوں نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا میں مبتلا ہو وے سات بار پڑھے دل اوسکا اوس سے پھر جاوے التواب توبہ
قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کے ہین پہرنا جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پہرنا گناہ سے مراد رکہتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پہرنا
برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہے اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہے بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور
تحذیرات اور آگاہ کرنے کی آگے گناہون کی عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ فضل و کرامت کے
پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسا کہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم نکنم گر نہ دہی توفیقم + بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہے
اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کہلے رکہے اور توبہ مین تاخیر
نکرے اور امر عجلوا بالتوبة قبل الموت کی فرمانبرداری کرے **حکایت** ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوارون کی چلا جاتا تہا لوگ
(جلدی کرو توبہ مین پہلے موت کے)
بحسب عادت کے پوچہتے تہے کہ یہہ کون ہے یہہ کون ہے ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوس نے کہا چند آدمی کہتے ہین یہہ کون ہے یہہ ایک ہے کہ چشم عنایت
حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہہ سنا اور اپنے مکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ
مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹہہ بار پڑہے حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو
بہت پڑہے سب کار اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے + ح نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ امید قوی رکہے قبول ہونے توبہ کے
اور ناامید نہووے اوس کی رحمت سے اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھ کرم و انعام
کے اونپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللہم اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث المنتقم
بدلا لینیوالا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بدلا لے اپنے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنون کا نفس امارہ ہے
اور سزا اوسکی یہہ ہے کہ جب کچہہ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے تکاہل
کیا ایک رات اوراد مین سو میں نے سزا دی اوسکو پانی نہ دیا ایک برس تک کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک ملازمت
اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدہی رات کو پڑہے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت حضرت ابوہریرہ کے المنعم بہی آیا ہے جو کوئی اسم المنعم پر
مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہووے + العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو الغفور مین کہا اور
حضرت شیخ رحمہ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہا ہے کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہے ولیکن اوس سے
ابلغ ہے اس لیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہے پس غفار بمعنی ڈہانکنے والے کی اور عفو مشعر بمحو و معدوم کرنیکو ہے اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار
کا امیدوار رہے و بہت دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نہ رکہنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخشدے اوسکو بسبب اقامت شرع اور حکم دین کے ساقی
ردمکن بد را بہ بدنامی کہ دانی نام او + ور نباشد نیک نام بود بہ + او در وے بجای نیکان او گمان + ہر تو در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس اسم سے یہہ ہے
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اونکے کہ اوسکے حق مین کئے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی تمام گناہ اوسکے عفو فرماوے الرؤف بہت مہربان نصیب بندے کا مثل الرحیم کے ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ
تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز جنازہ پڑہنے سے پہر دیا دیکہا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجہکو اور کہا اوسنے
کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمة ربی اذا لامسکتم خشیة الانفاق + حاصل یہہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر
تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہہ اوس نے طعن کیا نماز نہ پڑہنے پر الرؤف جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتہہ سے چہڑاوے اوس کو دس بار پڑہے

وہلا شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکھے اور سب لوگ اوسپر مہربان ہوں ح
مَالِكُ الْمُلْكِ مالک سلطنت کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ شہر ایک دروازہ ہے یعنی اللہ کا دروازہ ہے پہ آنکھ کھولی جائین تیرے لیکن
بہت دروازہ اور گردن جھکا ایک دستکار ہے یعنی اللہ تعالی کے لیے تاکہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تونگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذو الجلال والاکرام کی ہے ح
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور حصہ جلال خدا کا پہچاننا تذلل کرے اوسکی درگاہ مین اور حصہ اکرام اوسکا دیکھنا شکر کرے اوسکا پس
خدمت نکرے غیر اوسکی کے اور سوال نکرے غیر اوسکی سے نصیب بندی کا اس سے یہہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے
بندگان خدا سے الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان سے اور وسوسہ اوسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکہتا ہو حاصل ہو ح اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جمع کرے علم
عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے بیت درجمعیت کوش تا ہمہ
ذات شوی ترسم کہ پراگندہ شوی بات شوی جسکا اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوگئے ہوں وقت چاشت کے غسل کرے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو
دس بار پڑھے اور ایک ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے مونہہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے ح اَلْغَنِیُّ بے پروا
ہر چیز سے جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ پھیر کو لاوے حق تعالی بلا اوسکی دفع کرے گا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اوسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِیُّ بے پروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندیکا اسمین یہہ ہے کہ
استغنا کرے ماسوای اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا ح اَلْمَانِعُ باز رکھنے والا ہلاک
و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب میان بیوی کی خفگی اور
نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچھونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالی اوس غصہ کو دفع کرے ح اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین پہلے اسم المانع
کا اسم المعطی بہی نقل کی ہے اور بیان شرح دونو اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندہ کو چاہیے
کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اوسکے منع سے خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقین کو دیوے اور فاسقون
اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے اور ابو ہریرہ کی
روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب اس روایت کی تفسیر کرتے ہین ساتھ رد ہلاک کے یہہ سب حضرت شیخ نے
لکہکر پھر خاصیت معطی کی یہہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو اَلضَّآرُّ النَّافِعُ
ضرر پہونچانی والا اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ ان مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے

ہے پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکے حکم کا پس وہ بیچ راحت مین اور جو نہ تابعدار رہوا پڑا بیچ آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ

وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَائِیْ فَاِنَّ عَبْدِیْ حَقًّا وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ ؛ شرح اسماء حسنی مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنیوالا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری بہی وہی ہے اور گمان نلیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہہ تمام اسباب عادی ہین بایمعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

سے نے اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہی بغیر انکی بہی پیدا کرے اور اگر چاہی باوجود انکی نہو اسیطرح تمام اجزای عالم کو علویات وسفلیات سے واسطہ اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالی کو ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتہہ کاتب کی ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سے جانی اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانی اور حکم اور قضاء الٰہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسیکو کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لاتی ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتونکو درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد ایک مدت کے پہر ایکدفعہ دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہہ وہی گہانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہونچا کہ اوس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونے درد زیادہ کیا ہمنے تا جانے تو کہ شفا دینے والے ہم ہین گہانس اور تخلق یہہ ہی کہ ساتہہ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی انصار جسکو ایک حال اور مقام میسر ہوا اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑہے حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابت عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے ✦ النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہے تمام کام حسب دلخواہ اوسکے ہون ✦ النُّوْرُ روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کے اور دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت وطاعت کے نصیب بندیکا یہہ ہی کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان وعرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے اوسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اوسکا روشن ہو ✦ اَلْهَادِيْ راہ دکہانیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہی کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام رہبرون کا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہی اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر وہی ہی

بیت گر نہ چراغ لطفت تو راہ نماید از کرم ✦ قافلہ ہای شب روان پی نبرد بمنزلی ✦ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی ہی حضرتہمین ہے الذی اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ہدی جیسے کہ لڑکے کو جو پیدا ہو نیکے پیٹ سے چہاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنے کے انڈے سے دانہ چلنے کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانے کی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہائی ہے اوس طریق کی کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک اوسکے ہو اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ونور توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت ومعرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندے کی متعلق ساتہہ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ دکہانیوالے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصًا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والضالین ✦ ذو النون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی اور زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکہانی یعنی مونہہ اونکی دلون کی دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانی الہادی جو کوئی ہاتہہ اوٹہاوے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اور مونہہ اور آنکہون کو پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ✦ البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وافعال مین اور کہانی مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی

کہا کرے جسکو مداومت ... علامت سنتوں کی اعمال اوسکا سے اور جو کوئی ہنستا ہو بدعتی کو دیکھکر نکال لیتا ہے اللہ تعالے
تو ایمان کا دل اوسکا سے البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوے
اور اگر با وضو ہو منہ قبلہ کی طرف کر کر پڑہتا ہے تو جو کچھ چاہے خواب مین دیکھے الباقی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہے تو تمام عمل اوسکا قبول
ہوں اور کسی طرح کا رنج اوسکو نہ پہونچے الوارث باقی بعد فنای موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ
باقیات صالحات ہوں کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کے آزاد وارث ہے باقی بعد فنای موجودات کے ہے کہ تمام املاک بعد فنای
مالکون کے رجوع اوسکی طرف کرینگے اور یہہ بنظر ظاہر کے ورنہ وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اوسکی لیے ہے
لا شریک لہ اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتے ہین بندہ کو چاہیے کہ بیچ فکر مال میراث کے نہو اور
جانے کہ سب کچھ چھوڑ جانا ہے مرنے سے قبل اون مونے کا شعار عارفونکا ہے مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت ببند + اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور
معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہے کچھ رنج اوسکو نہ پہونچے اور جو کوئی اسکو بہت
پڑہے تمام کام اوسکے بن آوین الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکہانا اللہ کا بندے اپنے کو یہہ ہے کہ راہ دکہاوے نفس اوسکی کو طرف طاعت
اپنی کے اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہے اوسکو حق واسطے سنوارنے
نفس اوسکی کے یہہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہے کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھ گرو کرنے
ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانیکے لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکے ساتھ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچھا اوسنے
اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہے کہ اوسکے باپ کے مال مین سے پہونچی ہے اور مین غلام اوسکا ہون پہر آیا وہ شخص اوسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہے تو سچا تو آزاد ہے واسطے اللہ کی خوشنودی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہے بخشا مین نے تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب
نکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب میرے کلام کیا مین نے تجہسے بیچ مقدار روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہے
بہوک سے نہین مانگونگا مین تجہسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی بجا لاوے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکے ہزار بار پڑہے جو کچھ کہ صواب ہے اوسپر ظاہر ہو اور اگر
مداومت کرے اسکی مہمات اوسکی بے سعی اوسکی کے سرانجام پاوین الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے
اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہے صبر لغت مین شکیبائی کرنے صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اونکی کے
جلدی نکرے اور صبور نزدیک معنی حلیم کے ہے اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہے اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے اور
بعضون نے کہا کہ صبور بمعنی صبر دینے والے کے ہے بندہ کو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا
اور شہوت کی اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ ادای عبادت کے وہی سبحانہ تعالی ہے اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجونکے صبر کرے اور سختی
... نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہہ کہ کسی کام مین جلدی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالی
کی ڈھونڈے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
ایک شیخ نے مشایخ مین سے کہا ہے کہ جو صبر پر اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش
آوے تینتیس بار اسکو پڑہے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کی
اور رضای سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دونو کے خاصیت تمام رکہتا ہے ح ع دعاء اللہ سبحانہ والبیہقی فی الدعوات

الْكَبِيرِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور
کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین جو ان اسماء کے اور اسماء بھی پائے جاتے ہین سو کتاب اللہ مین یہہ ہین

الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر القادر القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط

المالک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنب قابل التوب
الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوائے انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ وغیرہ
سے نقل کیے ہین بلہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنیٰ کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہے اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالی سے ساتھہ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالی ساتھہ اوسکے دیتا ہے اور جسوقت کہ دعا کی جاتی
ہے ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل
لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرطیکہ اسکے اللہ ہی تو اور نہ
ہو تیرے دل مین سوائے اوسکے کچھہ تاثیر جبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمانے
فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنے ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللہم اعطنی اور اعطا دینا اوسکا اور دعا کے معنے ہین پکارنا جیسیکہ
کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے ۱۲ فتح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ
الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین
تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے ہی ہے سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اے صاحب
بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھہ نام
اوسکے کے کہ ہے وہ ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھہ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھہ اوسکے دیوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ
ان دو آیتون کے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتداء سورۃ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

معبود نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جس وقت کہ دعا مانگی اونہون نے اور حالت مین کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تہا ظالمون سے نہین دعا مانگتا ساتہہ اوسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے بہیجا اونکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بلایا اونکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پہر وحی بہیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کردے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہہ بات کہکر نکل گئے پہر ہوا اون تین سے میں ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہہرا اونکے شہر پر اور نکلا اوس مین سے ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نے کہ قریب ہے اوترنا عذاب کا نکلے ساتہہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچون کو ماؤن سے اور بلند کی آواز ساتہہ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سے اور کہا یا حیُّ حین لا حیَّ لا الہ الا انت پس رفع کیا اللہ تعالی نے اون سے عذاب پہر قریب اونکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا دور سے کہ شہر اونکا آباد ہے جیسا کہ تہا اور لوگ اوسکے زندہ ہین پس حیا کی اونہونے اور کہا کہ مین نے کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تہا اور پہر رفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹہے اوس مین پس جب بیٹہے ٹہہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکو جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہے پہر قرعہ ڈالا اونہون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اونہون نے مین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈال دیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچہلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچہلی کو اللہ تعالی نے یہہ کہ محفوظ رکہے اونکو پس ٹہہرے اوسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اونکو دریائے نیل اور دریائے فارس کی اور دجلہ کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نے دعا اونکی اور حکم کیا مچہلی کو اونکو ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَقُوْلُ ھٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِیْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِہٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰی یَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُخْبِرُہٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْکَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَنْتَ الْیَوْمَ لِیْ اَخٌ صَدِیْقٌ حَدَّثْتَنِیْ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشا کے پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکار ہے یعنی منافق کہ پڑہتا ہے پکار کر سنانے کو کہا نہ کہ پہر فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی بفضلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑہتے تہے قرآن اور بلند کرتے تہے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص

پڑھتا تھا وہ ابو موسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراءۃ اونکی کا پھر بیٹھے ابو موسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد میں بیٹھے یا بعد نماز
کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھکو یعنی اعتقاد کرتا ہوں تیرے حق میں کہ تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوای تیرے ایک ہے بے نیاز
نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اوسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نام اوسکی کے
ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے دیتا ہے اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہے ساتھ اوسکے قبول کرتا ہے کہا بریدہ نے تب کہا میں نے یا رسول اللہ
خبر دوں پہنچاؤں میں ابو موسیٰ کو ساتھ اوس چیز کے کہ سنی میں نے آپ سے فرمایا کہ ہاں پھر خبر دی میں نے اونکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
ابو موسیٰ نے مجھکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہے سچا بیان کی تو نے مجھسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم
کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہیں بعضوں نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور بعضوں نے لفظ ہو کو کہا اور بعضوں نے الحی القیوم کو اور بعضوں
نے مالک الملک کو اور بعضوں نے کلمہ توحید کو اور بعضوں نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ اونہوں
نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم پس دکھایا اونکو خواب میں کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ مخفی ہے اسماء حسنیٰ میں اور بعضوں نے
نے کہا کہ اللّٰہم ہے بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا جس کسی نے کہا اللّٰہم دعا کی خدا سے ساتھ تمام ناموں اوسکے کے اور مانند اوسکے حسن بصری سے بھی منقول ہے
اور بعضوں نے کہا الم ہے اور بعضوں نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اوسکے بطریق حضور و استغراق کے اسطرح کہ اوسکے باطن
میں اوس حالت میں سوای اوسکے کچھ نہو وہ اسم اعظم ہے اور دعا ساتھ اوسکے قبول ہوتی ہے یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہے ابو سلیمان دارانی
نے کہا کہ پوچھا میں نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دلکو پہچانتا ہے تو کہا میں نے ہاں کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ
حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہے اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطع اللہ یطعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول
کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہے کہ اس سے مہربان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہے دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف سے مانند کن کے ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے میں جو چاہتا ہے پیدا کردیتا ہے ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام
جس کام کا چاہتا ہے ہوجاتا ہے اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنی اس میں سب اسم اعظم کہ بزرگوں نے نقل کیے ہیں آجاتے ہیں
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا سَمِيعَ
الدُّعَاءِ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيمُ يَا قَائِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيطُ يَا حَكِيمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَرِيعُ يَا كَرِيمُ يَا مُخْفِي يَا مُعْطِي يَا مَانِعُ يَا مُحْيِي يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا وَدُودُ يَا تَوَّابُ
يَا غَفَّارُ يَا قَرِيبُ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ح ختم

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

باب ہے بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ
أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام آدمی کے چار ہیں
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا تجھکو ساتھ کسی کلمہ کے ان میں سے شروع کرے تو **ف** یعنی بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندوں کے کلاموں میں یہہ چار کلمے افضل ہیں کہا اسلئے

کہ جو تھا کلمہ قرآن میں نہیں آیا اور جو چیز قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہے اوس چیز سے کہ قرآن میں ہے اور ایک حدیث میں آیا ہی ہو افضل الذکر

وہی من القرآن اور احتمال ہے کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے کلاموں میں سے بھی یہ کلمے افضل ہیں اس لیے کہ تینوں تو قرآن میں بعینہ موجود ہیں اور چوتھا قرآن میں ہے یعنی اون آیتوں میں ہے وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہو کسی حال میں یا وقت میں مشغول ہونا ساتھ اوسکے افضل ہے [illegible] اور ساتھ کسی کے ان میں سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہو یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکو ضرر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب کو جو پہلی حدیث میں ہے عزیمت یعنی اولیٰ ہے اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب تر ہے میرے نزدیک اوس چیز سے کہ نکلا ہو اوس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن میں سو بار دور کیے جاتے ہیں گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ ہے سو بار متفرق یا اکٹھے ہو اکٹھی اول [illegible] **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ [illegible] روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صبح کے [illegible] دن قیامت کے کوئی [illegible] چیز سے کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ اسکو کہا یا زیادہ کہا اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ کہا اوس نے وہ افضل لاویگا اوس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یوں نہیں ہے بلکہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے کہا لاویگا مانند اوس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ کہ تقدیر کلام کی اور معنی اوسکے یہہ ہیں کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے کہا پس وہ برابر اوسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوس نے لاویگا وہ افضل اوس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہے ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب ونکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کی وہ دو کلمے یہہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع الروایات عن موسی الجہنی او یحط قال ابو بکر البرقانی ورواہ شعبۃ وابو عوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی

فَقَالُوْا وَیُحَطُّ بِغَیْرِ اَلِفٍ هٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اون سے ایک پوچھنے والے نے اونکے ہمنشینوں میں سے کس طرح
حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی واسطے اوسکے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے
کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں
یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں یوں ہی ہے جنہوں سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ بن
سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس اونہوں نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہے یعنی جمع بین
الصحیحین میں **ف** او یحط کے معنی یہہ ہوتے ہیں کہ دونو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں
اور ویحط کے معنی یہہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور موید ہیں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اون میں
بھی ویحط واو سے ہے پس ظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو بمعنی او کے پس نہیں منافات
ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑھی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اوسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اوس سے ہزار گناہ
اگر ہوں گناہ اوسکے ذمہ ع + ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی
اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے
فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنی کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی خاص کر لیا ہے فرشتوں کے لیے
اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کا اس لیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا + ع +
وَعَنْ جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ
بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ
بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ
عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھیں یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے وقت صبح کے
اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھیں اپنے مصلی میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھیں ہوئی تھیں اوسی
جگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھسے اوس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول
ہے کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اوس چیز کے
کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آویں اونپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب ونکا زیادہ ہو ثواب ونکے سے وہ چار کلمے یہہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں
اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجھ عرش اوسکی کے اور
موافق مقدار کلموں اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اوسکی کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکی کے اور
دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم
ہوں افضل ہیں اون تسبیحات سے کہ جو ایسی نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر اور حضور کے گرچہ ایک آیت ہو افضل

ہو بسبب قرأت سورہ کہف کے حال ہونا ان چیزون مذکورہ سے ہے + وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ
لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا
جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہے کوئی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ تنہا ہے نہیں شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور اوسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن مین سو بار ہوگا اوسکے لیے
ثواب برابر آزاد کرنے دس بردے کے اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی ہے اوسکے لیے
پناہ شیطان سے اوس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز سے کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے
ف ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسی طرح پناہ مین ہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے نہ بیان کیا ہو
اس لیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے یہ ثواب سو کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکھٹی پڑھے یا متفرق بھی ثواب
پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکھٹی پڑھے اور اول روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین ہے شیطان سے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ
تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہے ابی موسی اشعری سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ سلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی اتنی چلاکے تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یا نہین یاد کرتے بہرے کو نہ غائب
کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے یعنی مطلع ہے تمہارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہے کہ پکار کر یاد کرو
یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اوسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی گردن سواری اوسکی سے کہا ابو موسی نے اور مین تھا پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر
یا پیادہ کہتا تھا مین لاحول ولاقوۃ الا باللہ اپنے دل مین پس فرمایا حضرت نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار کرون
مین تجکو اوپر ایک گنج کے گنجون بہشت کے سے پھر کہا مینے مقرر خبردار کیجیے یارسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑھتے ہوتے جو تکبیر کہے سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اوسکی کے ہے
یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتے تھے اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہین
اوسکے آگے اور مشائخ رح نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا اعمل پر اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمے کے یہہ ہین کہ نہین پھر سکنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوۃ اللہ کے طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے + ع +

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اوسکے لیے درخت کھجور کا بہشت
مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی کے اور اچھے ہونے پھل اوسکے کے + ع + وَعَنْ

الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندی اوس مین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنیوالا پکارتا ہی کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبون سے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اس لیے ہی کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعض محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اس لیے ہی کہ اس کو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اوصاف برون سے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودون کی اور الا اللہ کہنے سے ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پہر قرار پکڑتا ہی اوس مین اور غالب ہوتا ہی اوس مین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پر پاتی حلاوت اسکی اوس نے چکہا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اس لیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہی اور افضل اس لیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے سر ہی شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نے کہ نہ تعریف کی اوسکی **ف** حمد فقط زبان سے ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کے ہی اور حمد کو سر شکر کا اس لیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان نائب تمام اعضا کی ہی پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جز اعظم ہی اس لیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندی نے کہ جس نے اوسکی حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہوا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بہی کرے ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اون شخصون کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہون گے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی بہرحال راضی برضاء مولیٰ ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُكَ بِہٖ وَاَدْعُوْكَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِكَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَہُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھہ اوسکی اور دعا کرون مین تجسے ساتھہ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی [illegible] کہتے ہین یہہ سوای اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے [illegible] ساتھہ اوسکے یعنی ذکر یا دعا خاص کرے کہ اور کوئی شریک میرا نہووے فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور آباد کرنے والے اونکے سوا [illegible]

فرشتے اور ساتون زمینین کہ جی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوے اون چیزون کے
پلڑہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے بیچ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسے طلب کی تھی کہ سبب
اوسکے اورون پر فائق ہوین پس مطابقت جواب کے ساتھ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلب
کی تونے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب سے بہتر ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی سبب
عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلا اگر اوس کے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے
پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح اسماء اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگریون کا حال ہے کہ ان مین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے
کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند
زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور ہین مثل
اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت و سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکے اگر وہ پایا کم جاتا ہے اور جاہل
اوس سے ایسے خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون
مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین موجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہے اونکو
اور مواظبت کرتے ہین اسماء غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر اون مین ایسی ہین کہ جنکی کچھ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالون
کے بیان سے یہہ ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اوس درجہ کی عزیز
نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالیٰ نے یہہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت
جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور ورد کرین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وعن** ابی سعید وابی ہریرۃ قالا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یقول اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ
الحمد قال لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال لا الہ الا انا لا حول
ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہے
اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے ان اقوال کو اور موافق کہنے اوسکی کے فرماتا ہے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون
اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک واسکا کوئی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون
نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسی کے لیے بادشاہت ہے اور اوسی کے لیے تعریف فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ
سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ
مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو یعنی سوای جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلاوے گی اوسکو
آگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین

بَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیاں کہجور کی تہیں یا کنکریاں تسبیح پڑہتی تہی ساتہہ اونکی یعنی تسبیح کو گنتی تہی ساتہہ اونکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ اوس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سے بہت سی گٹھلیوں پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی مین زمین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا ازل سی ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسیکی اور الحمد للہ مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویوں مین سے نہیں جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریاں یہہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیاں تہیں یا کنکریاں اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کے زمانہ شریف مین نہ تہی بعضی گٹھلیوں یا سنگریزوں پر پڑہتے تہی اور بعضی ڈوروں مین گرہین دیتی جاتی تہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی جائز ہونی اس تسبیح کی بھی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنی حضرت کی اس لیے کہ یہہ تسبیح اوسی کی حکم مین ہی کیونکہ فرق نہیں ہی درمیان پروئی ہوئی دانوں کی اور بغیر پروئی ہوؤں کی بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر کہ گناہ ہی اوسکو بدعت او کہا ہی مشائخ نے کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کے لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید کی ہاتہہ مین بیچ حالت منتہی ہونے اونکی کے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہونچی ہم بسبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چھوڑ دون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکی مابعد کی جملوں مین دونون احتمال ہین ١٢ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوس نے نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کئی سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ سوار کیا اوس نے لوگون کو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے اوس نے سو بردی اولاد حضرت اسماعیل کی سی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہیں لاویگا اوس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سی کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ کرے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مانند اسکی کئی سو حج دلالت کرتی ہی یہہ

حدیث اسپر کہ ذکر ساتھ شرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہوں اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قسم سے لاحق کرنے
ناقص کے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضوں نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہے یعنی
اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے دیے ڈالی یا عاریۃً دے اور اس میں رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے
ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اس واسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے نہ اور کچھ اور اس
میں شبہ نہیں کہ مطلوب دلی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آنا دیکھ سو برس کے اس میں تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالوں محتاجوں کے کہ عاجز ہیں عبادتوں
مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسمٰعیل سے عرب ہیں اس لیے کہ وہ افضل ہیں بسبب نزدیکی کے قرابتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں اور اور بہت حدیثیں
صحیحہ دلالت اسپر کرتے ہیں کہ افضل ان میں لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اس میں یوں کیجاویگی
کہ نہیں لاویگا اوس دن میں ثواب کوئی سوا لا الہ الا اللہ پڑھنیوالے اور الحمد للہ پڑھنیوالے کو زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے گا یہہ ح ع **وَعَن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ
دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے آدھی ترازو کو یعنی اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیوں کے تولنے کے لیے اوسکو بھر دیگا اور
الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں ہے واسطے اوسکے پردہ ورے اللہ کی یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی **ف** الحمد للہ کہنا الخ یعنی تنہا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے سبحان اللہ سے یا مراد
یہہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہے کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا دونوں ملکر ساری ترازو کو بھرتے
ہیں اور اخیر حدیث کے معنی یہہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی میں اور بہت ثواب پاتا ہے پڑھنیوالا اوسکا اور اس میں
دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح **وَعَن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ
خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے
جبتک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہوں سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** بچنا کبیرہ گناہوں سے شرط ہے جلدی قبول ہونیکی نہ اصل
ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور اصل ثواب بہر حال ملتا ہے ع **وَعَن**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ملا میں ابراہیمؑ سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیمؑ نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری
طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہے بجاے مٹی کے شیرین ہے پانی اوسکا اور وہ ہے میدان

پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختوں سے اور تحقیق درخت اوسکی ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** میری طرف سے سلام لاتق ہے ہر ہر واسطے کو کہ کہو وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکے
سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہہ ہیں کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اور بہت سے
درخت جنت میں لگائے جاتے ہیں یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھیگا اوتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے ؏

وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے یسیرہ سے اور تھیں وہ ہجرت کرنیوالیوں سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ اونگلیوں کے یعنی تسبیحات مذکورہ اس لیے کہ وہ پوچھی جاوینگے
گویا کر دیے جاینگے اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نچھوڑو پس بھلائی جاؤ گے رحمت یعنی اگر ذکر چھوڑ دو گے محروم رہو گے ثواب اوسکے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے

ف پوچھے جاوینگے الخ یعنی قیامت کو پوچھیگا اللہ تعالی کہ کیا کیا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اون میں پھر گواہی دینگے اپنے صاحب کے
اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہو گا فرمایا اللہ تعالی نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اسمیں
رغبت ہے لانے اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اوس چیز میں کہ راضی ہوا اللہ تعالی اوس سے اور بچاوے گناہوں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ اونگلیوں
پر پڑھنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑھنا ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلا دو مجھکو ایک ذکر کہ کہتا رہوں میں یعنی ورد
کروں اوسکو فرمایا کہہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کو بہت ہی پاکی ہے
اللہ کو پالنے والے عالموں کا نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کی کہا اوس نے
پس یہہ الفاظ ہیں واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کروں ساتھ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا الہی بخش مجھکو اور رحم کر
مجھپر یعنی ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات میں اور ہدایت کر مجھکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجھکو یعنی مال حلال
اور عافیت سے رکھہ مجھکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی میں کہ یہہ لفظ ہے یا نہیں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آیا ہے بزار کی روایت میں لفظ
العلی العظیم کا یعنی بجائے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگوں کی زبان پر اگرچہ نہیں وارد ہوا صحیح مسلم میں ؏

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتوں کے پھر مارا اوسکے
ٹہنیوں کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑ سے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندے کے

یہ ہی طرف دیکھہ اور ہمیشہ سب گناہ گذشتہ بخش اور قدم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھہ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعد وضو
پڑہے اور مسلمانون کو بیسے ہی بخشش چاہیے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ اوسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور
توبہ خواص کی یہہ ہے کہ بری خلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اون سے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونا سوا اللہ سے ہوتی
ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق
مین تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ جو انتہا مین ادنی سے پرہیز کرنا بھی اون سے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین
لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اس لیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی
پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر
علاج گناہون سے بچنے کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ دفع کرنیوالا بہوک کا اور کپڑا ڈہانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت
کرنیوالا گرمی سردی کا اور اسی ضروری اور ایک بیوی اگر فقیر ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنیکے حد ضرورت سے اور ساتھہ صحبت کرنیکے مباح
مین پڑتا ہے شبہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور زمین بعد
اسکی کفر ہے آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ع ح وتفسیح العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی هریرة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرة رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** توبہ واستغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے گناہ کے اس لیے کہ حضرت معصوم تہے بلکہ اس لیے
تہا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تہے کہ قصور ہوا مجہسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوتی اور منظور رغبت
دلانی تہی امت کو توبہ واستغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تہے جب اپنے ہون نے توبہ و استغفار کو ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگارو
کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تہین بیچ زمین دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اوٹھہ گئی اور دوسری موجود
ہے پس چنگل مارو ساتہہ اوسکے وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی
نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائة مرة رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو اور دہیان سے پس بسبب مشغول
ہونیکے چیزون مباح کو مثل کہانیکے اور بیبیون سے خلطہ کرنیکے اور سوا انکی کے جو فی الجملہ اور دہیان سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر
استغفار کرتے تہے اور اسکے اور بہی کتنے معنی لکہے ہین علمانے بخوف درازی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچہے لوگون نے لکہا ہے کہ مختار
یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجہنے معنون اسکی کے نہو ورع فخر **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائة مرة رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن کے سو بار یعنی پس تمہین

بطریق اولیٰ چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت میں ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ان حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر میں جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا میں تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانیکی مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اوسپر رزق اور بے پروا کروں اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤں گا میں تمکو اے بندو میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دوں میں پس مانگو مجھسے لباس پہناؤں گا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور میں بخشتا ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاؤ مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہونچاؤ مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت میں کچھ نقصان نہیں اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہوں اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے نہ زیادہ کرے یہہ میرے ملک میں کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہیں ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب یعنی ملکر ہوں اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم میں سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ نہ نقصان کرے یہ میرے ملک میں سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھسے پس دوں میں ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جس وقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور میں اے بندو میرے سوا اسکے نہیں کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں تمپر پھر پورا دونگا میں تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سواے بھلائی کے یعنی برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ مگر جسکو میں ہدایت کروں مراد یہہ ہے کہ اگر چھوڑ دیے جاویں لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت میں ہے گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں

صلى الله عليه وسلم إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس
من مغربها رواه مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ
توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نے
ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اس لیے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھہ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوسکے آگے پس معنی یہہ ہیں
کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کیطرف اور بعضوں نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب
مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی توبہ نہیں قبول ہونیکی ۲ع **وعن** عائشة رضی قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ
اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد ازان
نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلے حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ہے ۳ع **وعن** أنس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم الله أشد فرحا بتوبة عبده حين يتوب إليه من أحدكم كانت راحلته بأرض فلاة
فانفلتت منه وعليها طعامه وشرابه فأيس منها فأتى شجرة فاضطجع في ظلها قد أيس من راحلته فبينما هو كذلك
إذ هو بها قائمة عنده فأخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم أنت عبدي وأنا ربك أخطأ من شدة الفرح
رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھہ توبہ کرنے بندے اپنی کے
جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہاری کی کہ ہے سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کی پھر جاتی رہے سواری اوس سے اور اوس پر تھا کھانا
اور پینا اوسکا پس نا امید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اوسکے سایہ میں ناامید ہو کر اپنی سواری سے
پس اوس وقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الہی
تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہنا یوں تھا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت
خوشی کے مدہوش ہو کر کہنے لگا بجاے اوسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکی مشابہت دی اوس شخص کے خوشی کے ساتھہ کہ گم ہوئے سواری اپنی جنگل میں پائی ۴ع **وعن**
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عبدا أذنب ذنبا فقال رب أذنبت فاغفره فقال ربه
أعلم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم أذنب ذنبا فقال رب
أذنبت ذنبا فاغفره فقال أعلم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله
ثم أذنب ذنبا قال رب أذنبت ذنبا آخر فاغفره لي فقال أعلم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي
فليعمل ما شاء متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی اس امت

مین جو یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پہر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مین نے پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے یعنی فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسکے لیے پروردگار ہی بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہی ساتھ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہی بخشا مینے بندے اپنے کو پہر ٹھہرا یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک جو چاہا اللہ نے پہر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پہر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پہر کیا گناہ کہا ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخش اسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہے یعنی جبتک استغفار کرتا ہے حاصل یہہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہے گا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھ گناہ کرنے کے **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہے خدا کی نہین بخشیگا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہے مجہپر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اوسکے کہا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشیگا کہی یہہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچہا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعض جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جہوٹی کی تیری قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالے نے جو یقین کیا تہا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکو حق مین نص وارد ہوئی ہو مضائقہ نہین انکو کہنا **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہہ ہے کہ کہے تو یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونیکا اور سوائے اسکے کا جو کیا ہے بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کے سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجہپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنی کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑہے ان لفظونکو دن مین یقین کرکے معنون انکی پر پہر مرے اوسدن پہلے شام ہونیکے پس بہشتیون مین سے ہے اور جو کوئی پڑہے یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پہر مرے پہلے صبح کے پس بہشتیون مین سے ہے نقل کی یہہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ

بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ لَقِيتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا کچہہ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر ہوویں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پہر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بہری زمین کے خطاؤں کے پہر ملے مجھسے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤں میں تیرے پاس ساتھ بہری زمین کے از روی بخشش کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں میں واسطے اوسکے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہیں کیجاتا اور اسکو پہنچ حدیث مانند اس حدیث کے ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجہہ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب یعنی اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب یعنی باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجہپر حاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب وسع جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑہا کرے یا معنی یہہ ہیں کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم میں محتاج ہے اوسکا اسی لیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا اور یہہ فضیلت مذکورہ اس لیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے پس ہیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہے اور اونکی شان میں یہہ آیت وارد ہوئی ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بہی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا منقول ہے حسن بصری رح سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اون سے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پہر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پہر ایک اور نے کمی اولاد کا پہر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی میں پس سبہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اون سے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تم سے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبہونکو استغفار کرنیکا پس پڑہی اونہوں نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہیں سب اس آیت سے ثابت ہیں ع **وَعَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے

کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی
ہے جو استغفار نکرے اور نادم نہووے ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ
الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بنی آدم خطاکار ہے یعنی سوا انبیا علیہم السلام کے
اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہتر خطا کرنیوالوں کے توبہ کرنیوالے ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان
زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہے اوسکے دل پر پس یہہ ہے ران ... ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں ہرگز نہیں بلکہ زنگ
باندہا ہے اونکے دلوں پر اوس چیز نے کہ تہے کرتے یعنی گناہ یہانتک کہ نہیں باقی رہی وان میں خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی [illegible] اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** چھا جاتا ہے یعنی ڈہانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندہا ہوتا ہے بینائی دلکی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علموں نفع دینے والی
سے اور حکمتوں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ اپنے پر رحم کرتا ہے نہ اوروں پر اور ثابت ہوتی ہیں اوسکے دل میں آثار ظلم اور قسوہ
کو اور جرات کرتا ہے گناہ پر ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم
یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے
توبہ بندہ کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنیکے نہیں درست خواہ توبہ کفر سے
کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت ولیست التوبۃ الخ سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نہ کفر سے پس اونکے نزدیک ایمان یاس کا
غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہہ حکم گناہوں سے توبہ کرنیکا ہے اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشواوے ایسی حالت میں تو صحیح
ہے ۔ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی
عبادک ما دامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لہم
ما استغفرونی رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری
عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح اونکی بدنوں اونکے میں ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہے اپنی
عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجہسے نقل کی یہہ احمد نے ۔ **وعن** صفوان
بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعل بالمغرب بابا عرضہ مسیرۃ سبعین عاما للتوبۃ
لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبلہ وذلک قول اللہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت
من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہیں بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سی اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب
کا مغرب کی طرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع دیگا کسی جانکو ایمان اوسکا
ایسی حال کہ نہ تہی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے یعنی کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالون کی لیے یا علامت ہے
واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگون کی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سی نہین نکلتا جب ادہر سے نکلیگا تو
دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور توبہ گناہون سی آورا وسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب
ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سی اور باقی آیت یہہ ہی اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا یعنی یا نہ تہی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کے
مین بہلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلی اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر
ہوگا لیکن گناہون سی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نہ نفع دیگی ؏ **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہون سی طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی
آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سے
آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سی نکلی گا حاصل یہہ کہ جبتک
آفتاب مغرب سی نہین نکلتا توبہ کر کر پاک ہوسکتا ہی اور جب ادہر سی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک ہوویگا ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ
اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِيْبًا
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا اَوْ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ
اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تہی بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اون مین سے بہت محنت کہینچتا
تہا بندگی کرنی مین اور دوسرا کہتا تہا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نے کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اور
چیز سی کہ تو اوس مین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہگار کہ چہوڑ مجکو ساتہہ پروردگار میری کی یعنی اس لیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نے
اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانتا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میری کی کیا بہیجا گیا ہی تو مجہپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنیوالی نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبہی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اون دونون کی فرشتہ پھر
قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکہٹی ہوئی دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کی نیچی پس فرمایا
گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسری کو کہ کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ محروم کرے بندی میری کو رحمت میری سی پس کہا
اوسنے کہ نہین طاقت رکہتا مین ای پروردگار میری فرمایا پروردگار نی فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کی نقل
کی یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب واعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے
کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو ؏ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَلَا یُبَالِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ یَقُوْلُ بَدَلَ یَقْرَأُ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کو کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنیکے ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہیں پرواہ رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنۃ مین لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے **ف** بخشتا ہے گناہ یعنی کافرون کو ساتھ توبہ کی اور مومنون کو ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے ۱۲

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰہُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری آیت یون ہے وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائیون سے سواے چھوٹے گناہون کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہے مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہے سواے چھوٹے گناہون کے اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہے کہ شان و فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہون کو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جھاڑ دیتا ہے انکو بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اوس وقت مین اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ۱۲

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَہَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہوے راہ مگر جسکو ہدایت کی مینے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مینے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہین پروا رکھتا مین اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑھے تمہارے یا عالم و جاہل

تمہارے

تمہاری یا قربان بہہ داور گنہگار تمہاری غرض کہ سب مخلوقات جمع ہوجاوین اوپر بڑی متقی دل بندیکی میری بندون مین سی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کری
یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک مین بقدر بازو مچہر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک
تمہاری جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکی میرے بندون مین سی کہ وہ ابلیس لعین ہی نہ کم کرے یہہ میری ملک مین سی بقدر بازو مچہر کے اور اگر تحقیق
اگلی تمہاری اور پچہلی تمہاری اور زندی تمہاری اور مردے تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگی ہر آدمی تم مین سے
اوسقدر کہ پہونچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل مین کہتا ہو پہر دون مین ہر مانگنیوالی کو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کری یہہ یعنی دنیا اور حاجت روائی
کرنی ملک میری سی کچہہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذری دریا پر پہر ڈالے اوس مین سوئی پہر اوٹہاوی اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی وا لا اوسکی ملک مین کمی کا کیا باعث وہ کتنا ہی دی اوسکی ہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتو نکا
بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینیوالا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت وکرم ساتہہ ارادہ اور اختیار میری کی ہی ارادہ
بندیکو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہی اور عذاب میرا حکم کرنا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے
کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ
اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے
بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہاری نی کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنی سے ساتہہ میری پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شریک کرنے
سے ساتہہ میرے پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مضمون اس آیت کا مانند
مضمون اس آیت کی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوی ساتہہ
اوسکی اور بخشتا ہی سوای اسکی واسطی جسکی کہ چاہتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق تہی ہم البتہ گنتی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہتی سو بار ای پروردگار میری بخش واسطے
میری اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنیوالا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی وَعَنْ بِلَالِ
بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی بلال بیٹی
یسار بیٹے زید کی سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ کہا حدیث کی مجہسے باپ میرے نی کہ نقل کی دادا میری سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہے جو شخص کہی کہ طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سی وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون
مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کی سی کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی لیکن نزدیک ابی داؤد
کی ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف لفظ الحی القیوم کو زبر بہی ہی اور پیش بہی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتون مین ہے

اور جب استغفار پڑہیگا تو صدق دل سے توبہ نہ ہوگی تو جیسا کہ آیا ہے کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے اور حال یہ ہے کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنیوالے کے ہو ساتھ رب اپنے کے عیاذًا باللہ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندہ نیکبخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہہ احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہے مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنیوالے کے کہ کوئی ہاتہہ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بہائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہے قبر والونکو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی استغفار کرنا ہے واسطے انکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل الیوم واللیلۃ کے **ف** روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹہالیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پہر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ بخشے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامہ کے ہین حاصل یہہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ

وَزَادَہٗ رِوَایَۃُ مُسْلِمٍ الْمَرْفُوْعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَحَسْبُ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ
اَیْضًا اور روایت ہی حارث بن سوید سی کہ کہا حدیث کہین مجکو عبد اللہ بن مسعود نی دو حدیثین ایک ان مین سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری
نقل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچے پہاڑ کی ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر
دیکہتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکہی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کی اس طرح سے یعنی اپنی ہاتہہ سی پس اوڑا دیا اوسکو اپنی
ناک سے یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنی گناہ کرنیکی پروا نہین ہوتی پہر کہا عبد اللہ نے
یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ
کرنے اپنی بندی مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گہانس سی جگہہ ہی ہلاکت کی ساتہہ اوسکی تہی سواری
اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس رکہا سر اپنا یعنی استراحت کی لیے زمین پر اور سو رہا کچہہ سونا پہر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی
رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوای گرمی
پیاس کی کہا پہر جاؤن مین طرف مکان اپنی کی کہ تہا مین اوس مین پس سو رہون یہانتک کہ مر جاؤن پس رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مر رہی پہر جاگا
پس ناگہان سواری اوسکی اوسکی پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندی
مومن کی اس شخص سے ساتہہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی یعنی جیسی یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنی سے خوش ہوتا ہی اس سی زیادہ
اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونو حدیثون سی اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
فقط یعنی جس مین قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہے اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہی وہ نہین
ذکر کی اور نقل کی بخاری نی حدیث موقوف بہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سی ہی اور اس
حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کہا امام غزالی رح نی منقول ہی بڑی عالم باعمل اوستاد ابی اسحاق اسفرانی رحمہ اللہ
سی کہ اونہون نی کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا
مینی اپنی دل مین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیے دعا کی مینی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی بہتک پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی
مجکو آیا تعجب کیا تونی اوس سے یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تونی اللہ تعالی سے
کہ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی
دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کے
ح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیے دنیا ہو بدلے
اس آیت کی ای ایسی بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتہہ گناہ کرنیکے نہ ناامید ہو آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نے پس جسنی شرک کیا
یعنی وہ بہی داخل ہے اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے انکے وقتال کے ادا ہی جواب مین پر فرمایا یعنی موجب سعی کر یا اپنا اجتہاد کو کہ خبر دار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی
شرک کیا اور توبہ کر اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوتی ہی پس یہ بھی اصل ہو اس آیت کو حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا ہون
یعنی نہین دوست رکھتا ہون بدلے اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین یا بلکہ دنیا اور جو کچھ ہی دنیا مین اور لذت اوسکی اور لذت کی چیز وا
امید کرنے خوشخبری دی اس مین مغفرت گناہون کی اور بلفظ لاتقنطوا کہ باقی آیت یہ ہی من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم
یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ ذات شعرون مین **شعر** یا صاحب الذنب لا تقنطوا ۔ فان اللہ رؤف رؤف ۔ ولا ترحلن
بلا عدۃ ۔ فان الطریق مخوف مخوف ۔ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ
اند ۔ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ۔ **وعن ابی ذر** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب قالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت
النفس وہی مشرکۃ روی الاحادیث الثلثۃ احمد وروی البیہقی الاخیر فی کتاب البعث والنشور
روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہی بندہ کو جب تک کہ نہ ہووے
درمیان بندہ کے اور رحمت حق کے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا ہو پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ وہ شرک کرنیوالا ہو نقل کین یہہ تینون حدیثین
احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث ونشور مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ لا یعدل
بہ شیئا ثم کان علیہ مثل جبال ذنوب غفر اللہ لہ رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی
ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے
کسی چیز کو یعنی شرک نہ کرتا ہو پھر ہوے اوس پر مانند پہاڑون کے گناہ یعنی بہت گناہ بخشے گا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب
بعث ونشور مین **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب
لہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ النہرانی وہو مجہول وفی شرح السنۃ روی عنہ موقوفا
قال الندم توبۃ والتائب کمن لا ذنب لہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے
یعنی توبہ صحیح مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکی نقل کیے یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی
نے کہ فقط نقل کیا اوسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہو اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ
بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے **ف** جاننا چاہیے
کہ توبہ جب ہو آئی ہو ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وہو الذی
یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کی بدون توبہ کو کبھی ہوتی ہی مٹانیوالے گناہون کو اور کبھی نہین ہوتی لیکن
ثواب پاتا ہی اوسے البتہ حاصل یہہ کہ میہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ۔ ع
باب یہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب کو **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعض نسخون مین ہے
باب فی سعۃ رحمۃ اللہ یعنی اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باری تعالیٰ کا ۔ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب کتابا فہو عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی

وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کے ہے اوپر عرش اوسکے کے اوس مین یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اوسکی کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئے ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسکہ فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا اور فرمایا ہے عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ پس یہہ رحمت ہے اللہ تعالی کی ہی کہ باقی رکھتا ہے اونکو اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہونچاتا ہے اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا ہے ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْہَا رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَآئِمِ وَالْہَوَآمِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے سو رحمتین ہین اوتاری اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورونکے پس بسبب اوسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اوسیکے آپس مین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جانور وحشی اپنے بچہ پر اور رکھہ چھوڑی ہین اللہ تعالی نے ننانوین رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھہ اونکے اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اوسکی کے یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتون کو ساتھہ اوس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین پہونچی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتھہ بہشت اوسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے نا امید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہے یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کے تا کہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ نا امید ہو کافر رحمت اوسکی سے اور نہ چھوڑدے توبہ کرنے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندے کو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت عمر سے کہ کہا اگر پکارا جاوے گا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے تسمے پاپوش اوسکی سے اور دوزخ بہی مانند اسی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف**

حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور بری کامون سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاہلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین فلما مات فعلوا ما امرہم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ہذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گہر کے لوگون کو ایک شخص نے کہ نہین کی تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مر جاوے یہہ شخص یعنی مین پس جلا دو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑاؤ آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مر گیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تہا اون سے پس حکم کیا اللہ تعالی نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوس چیز کو کہ اوس مین تہی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوس مین تہی یعنی دریا اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تہا تو نے یہہ کہا اوس شخص نے کیا مین نے ڈر تیرے سے ای پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالی نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے جلا کر اوڑانی کا حکم اس لیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نتہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نے کہا یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوس مین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم **وعن** عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امرأۃ من السبی قد تحلب ثدیہا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنہا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ہذہ طارحۃ ولدہا فی النار فقلنا لا وہی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ہذہ بولدہا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے پس ناگہان ایک عورت تہی بندی مین کہ تحقیق بہتے تہے چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کے اس لیے کہ بچا اوسکا ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہے یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنے پیٹ سے اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچے اپنی کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر یہہ محبت رکہتی ہے تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اوس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سی عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین
نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتھ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نی اور نہ تمکو یعنی آپ کو بہی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکے
فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتہہ رحمت اپنی کی پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی
اور کمی نکرو عمل مین اور اوّل روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچہہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو
او میانہ روی اختیار کرو عبادت مین پہونچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سی عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو
یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتہہ رحمت اللہ کی یعنی عمل ساتہہ رحمت کی ہوگا
وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتہہ محض فضل آلہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملینگی موافق اعمال کی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ
اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچہا ہوا اسلام اوسکا یعنی خالص ہی نفاق سی کہ ظاہر و باطن یکساں
ہو جہاڑتا ہی اللہ تعالی اوس سی ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکی بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان
اوسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سی اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی
مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوس سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ فضل و رحمت آلہی ہی کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکی لیی چاہتا ہی زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت اور
صدق و اخلاص اوسکی کی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی اور جس سی چاہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ
حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ
سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نی لکہین نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا
فرشتونکو ساتہہ لکہنی اونکی کی لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کری نیکی کا پہر نہ کری نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کی لکہتا ہی
اوس نیکی کو اللہ واسطی کرنے والے کی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کرے نیکی کا اور کری اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطی اوسکی نزدیک
اپنی دس نیکیاں سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سی بہت یعنی جسکی لیی چاہتا ہی بندوں اپنی مین سی زیادہ بہی لکہتا ہی از راہ فضل و کرم اپنی
کی موافق اخلاص اور بجا لانی شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی برائی یعنی بسبب خوف آلہی کے لکہتا ہی اللہ تعالی
واسطی اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک برائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
مراد نیکیوں سی وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنی سی ثواب پاتا ہی اور مراد برائیوں سی وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کری اور پہر نکری
تو اوسکی لیی ایک نیکی اس لیی لکہی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہی نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اوسکی سی اس لیی کہ ثواب پایا جاتا ہی نیت پر بدون

عمل کرے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ بری نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سی اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم کہا اوسکو اللہ تعالی نے اس لیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہی ذکر کرنے معین سے سو جیسا کہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پہر کری نیکیان مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہو اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کو نے اسکو پہر کی اوس نے نیکی پس کہل گئی حلقی اوسکی پہر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حاصل یہہ کہ برائی کرنے سی سینہ تنگ ہوتا ہی اور تعسر ہوتا ہی امور مین اور دشمن کہتی ہین اوسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اوسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہی اور کہلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی ع ح **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداسی یہہ کہ اونہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تہے منبر پر اور فرماتے تہے اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کہڑی ہونے سے روبرو پروردگار اپنی کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈر نیوالے نے تو بہی دو بہشتین ہونگی اوسکی لیے پہر فرمایا دوسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونے پروردگار اپنی کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پہر فرمایا تیسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونے پروردگار اپنی کی سے دو بہشتین ہین پہر کہا مین نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداکی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء نے از بسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو دردا کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات یونہین ہی جو کہ میں نے کہی ع **وَعَنْ** عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا اونہون نے کہ تہے ہم نزدیک اوسکے یعنی

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکے ہاتھ مین تہی کچھہ چیز لپیٹ گئی تہی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا
بن درختون کے پس سنی مینے اوس مین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکہہ لیا مینے اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی مان پہر نے لگی میرے
سر پر پس کہولدی مینے کملی بچون پر سے واسطے مان کی یعنی تاکہ دیکہے مان بچون کو پس آ پڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینے مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہہ سب میرے
پاس ہین فرمایا رکہہ دے اونکو پس رکہہ دیا مینے اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑ دی مان اونکی نے ہر چیز سوای چپٹنے کے اون سے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے مان بچون کی اپنے بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے مجہکو ساتھہ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت
رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر نسبت مان بچون کے ساتھہ بچون اپنی کے پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکہدے انکو جہان سے پکڑا تہا تو نے انکو حال آنکہ مان
اونکی ساتھہ اونکے ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ
بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ
إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ
لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تہے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کتنے ایک لوگون پر پہر فرمایا کون
لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اوسکے ساتھہ تہا بیٹا اوسکا پس جس وقت کہ اوٹہتی
لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اوٹہاوے پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو سوخدا کے فرمایا ہان
کہا اوس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے کیا
نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندون پر مانسے ساتھہ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے تحقیق مان نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس
جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوے پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندونکو
یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اوسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِجِبْرَئِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرَئِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا
حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے
ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہے مرضی اللہ کی یعنی ساتھہ ادا کرنے طاعات کے پہر
ہمیشہ رہتا ہے ساتھہ اوس ڈہونڈہنیکے پس فرماتا ہے اللہ عز وجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈہونڈہتا ہے یہہ کہ راضی رکہے مجہکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ
میری اوسپر ہے پہر کہتا ہے جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اوٹہانیوالے عرش کے اور کہتے ہین اوسکو وہ فرشتے گرد
اونکے ہین یہانتک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پہر اوترتی ہے رحمت اوس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** اوترتی
ہے رحمت یعنی دوست رکہتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو پہر رکہی جاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتے ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند

اوس حدیث کو ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے ایک بندہ کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو میں دوست رکھتا ہوں فلانے بندہ کو تو بھی دوست
رکھ پس اوسکو پھر دوست رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہیں اوسکو
آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتے ہیں اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو تو پکارتا ہے
جبرئیل کو کہ میں دشمن رکھتا ہوں فلانیکو تو بھی دشمن رکھ اوسکو پھر دشمن رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے
فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتے ہیں اوسکو پھر رکھی جاتی ہے اوسکے لیے دشمنی زمین میں یعنی لوگ دشمن رکھتے ہیں اوسکو انتہی اسی سبب سے قبولیت
اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکھتے ہیں اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلونکو اپنی طرف مائل کرتے ہیں
وہ خارج ہیں دائرہ اعتبار سے ۔ ح **وعن** اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل فمنهم
ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات قال كلهم في الجنة رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت
ہے اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عز وجل کے پس بعضے اون میں سے ظالم ہیں واسطے نفس اپنی کے اور بعضے اون میں سے
میانہ رو ہیں اور بعضے اون میں سے سبقت کرنیوالے ہیں نیکیوں میں فرمایا سب یہہ بہشت میں ہیں نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں **ف**
اور پوری آیت یوں ہے ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنی پھر دی ہمنے کتاب شریعت اون لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا
ہمنے اونکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندوں میں سے پس بعضے برگزیدہ بندوں میں سے وہ ہیں کہ ظلم کرتے ہیں اپنی نفسوں پر یعنی مرتکب ہوتے
ہیں منہیات کے اور بعضے اون میں سے میانہ رو ہیں یعنی نیکی بھی کرتے ہیں اور برائی بھی اور بعضے اون میں وہ ہیں کہ سبقت کرتے ہیں بھلائیوں
میں یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہیں بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اونکو کرتے ہیں اور کہا حسن
بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہے کہ غالب ہوں نیکیاں اوسکی برائیوں پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہوں نیکیاں اور برائیاں اوسکی اور
ظالم وہ کہ غالب ہوں برائیاں اوسکی نیکیوں پر یہہ تینوں قسمیں برگزیدہ بندوں میں سے ہیں سب بہشت میں داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب
اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالیٰ کے معلوم ہوتی ہے ۔ ح

باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اون دعاؤں کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے **ف** صبح کہتے ہیں اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام
وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائیں جو صبح و شام کے پڑھنے کی آئی ہیں چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کی پڑھے اور چاہیے
بعد ۔ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى
قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
اللهم اني اسألك من خير هذه الليلة وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم
وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله وفي رواية رب
اعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر رواه مسلم روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے
اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہے یعنی جو چیزیں رات میں پیدا ہوتی ہیں

اور

اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیرے برائی اس رات کی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے
کاہلی سے یعنی طاعت میں اور نہایت بڑہاپے سے کہ خلل آجاوے بیچ قوی بدن کے اور برائی بڑہاپے کی یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزیں پیدا ہوں کہ بڑہاپا ہو سبب اونکے حاصل ہو
پناہ مانگتا ہوں فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنہ میں اور حسرت سے دنیا میں گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت صبح کرتے حضرت کہتے یہہ یعنی جو کہ شام میں پڑہتے وقت صبح میں بھی
پڑہتے لیکن بجائے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت میں بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ بھی ہے کہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے عذاب سے
کہ دوزخ میں ہے اور عذاب سے کہ قبر میں ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف صبح کے وظیفہ میں بجائے اللیلۃ کے الیوم پڑہے یعنی اسطرح اللہم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجائے مؤنث ضمیر کے
مذکر ضمیر پڑہے یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہے ع **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت
خدہ ثم یقول اللہم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکہتے ہاتہہ اپنا یعنی داہنی ہتہیلی نیچے گال اپنے کے یعنی داہنے گال کے پہر کہتے یا الٰہی ساتھہ نام
تیرے کے مرتا ہوں میں اور زندہ ہوتا ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہمارے کے
یعنی بعد سلانے کے اور طرف اوسکی ہے رجوع نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اوسکی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضوں نے تو یہہ معنی کہے ہیں اور ظاہر
یہہ ہے کہ مراد نشور سے یہاں صرف ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور رخسارہ کے نیچے ہاتہہ رکہکر سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کے بیچ
وقت سونے اور جاگنے کے یہہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہووے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی
احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ
ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ
الایمن ثم لیقل باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لہا اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کی چاہیے کہ جہاڑے بچھونا اپنا ساتھہ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو
کونا کہ متصل بدن سے ہے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے پیچھے اوسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پہر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھہ نام تیرے
کے اے پروردگار میرے رکہی میں نے کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیرے کے اوٹہاونگا میں اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدے اوسکو
اور اگر چہوڑے تو اوسکو یعنی پہیرے تو حیات طرف میرے اور جگادے تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوسطرح کی کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنے نیکبخت بندوں کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جہاڑے بچہونا پہر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یہہ ہے پس چاہیے کہ جہاڑے بچہونے کو ساتھہ کونے کپڑے اپنے کی تین بار اور اس روایت میں ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا
یعنی بجای فارحمہا کے فاغفر لہا ہے ف لنگی کے اندر کے کونے سے جہاڑنے کو اس لیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمیں ستر اچہی طرح ڈہکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان
میری الخ آدمی جب سوتا ہے تو حکم مردے کا رکہتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازاں یا روح رکہہ چہوڑتا ہے مار ڈالتا ہے یا پہر بہیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ
خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر بہیجے روح کو اور زندہ رکہے محفوظ رکہیو جیسے کہ نیک بندوں کو محفوظ رکہتا ہے یعنی توفیق بہلائی کی دیجو اور گناہوں سے بچا اور صالح کر
ہر امر میں اور نیک بندے وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے ادا کرتے ہیں اور داہنی کروٹ سے سونے میں حکمت یہہ ہے کہ دل بائیں پہلو میں ہے پس جب داہنی کروٹ
سوتا ہے تو دل لٹکتا رہتا ہے اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائیں کروٹ سے سونے میں دل اپنی جگہہ ٹہہر جاتا ہے
اوس سے راحت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہے ع **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ

نام علی شقه الایمن ثم قال اللهم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظهری الیک رغبة
ورهبة الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت وقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قالهن ثم مات تحت لیلته مات علی الفطرة وفی روایة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل یا فلان
اذا اویت الی فراشک فتوضأ وضوءک للصلوة ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللهم اسلمت نفسی الیک الی قوله
ارسلت وقال فان مت من لیلتک مت علی الفطرة وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیه اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنے کروٹ اپنی پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے
کے اور متوجہ کیا مینے مونہہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا مینے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی مینے پیٹھہ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا مینے تجھپر اور پناہ
لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنیکی طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنیکی عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری
کے ایمان لایا مین ساتھہ کتاب تیری کے کہ اوتاری ہے تونے اور ساتھہ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تونے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات
کو پھر مرگیا اوسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جسوقت
کہ جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللهم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے
پس اگر مرے تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچیگا بھلائیکو یعنی بہت بھلائیکو یا بھلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **وعن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا
فکم ممن لا کافی له ولا مؤوی رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے
کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین اونمین سے کہ نہین کفایت کرنیوالا
واسطے اونکے اور نہ ٹھکانا دینے والا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی برائی سے یعنی محفوظ نہین کرتا اونکو ہر دن کی
ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہوے ہین اونپر اور نہ مہیا کیا ہے اونکے لیئے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے اونکو کہ سرگردان پھرتے ہین کوچون اور بازارون اور جنگلون مین اور ایذا پاتے
ہین گرمی اور جاڑے مین ۱۲ **وعن** علی ان فاطمة اتت النبی صلی الله علیه وسلم تشکو الیه ما تلقی فی یدها من الرحی وبلغها
انه جاءه رقیق فلم تصادفه فذکرت ذلک لعائشة فلما جاء اخبرته عائشة قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا
فذهبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بینی وبینها حتی وجدت برد قدمه علی بطنی فقال الا ادلکما علی خیر مما سألتما اذا اخذتما
مضاجعکما فسبحا ثلثا وثلثین واحمدا ثلثا وثلثین وکبرا اربعا وثلثین فهو خیر لکما من خادم متفق علیه اور روایت ہے حضرت
علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ رض آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کرین طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تھی اپنے ہاتھون مین بسبب پیسنے
چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئے ہین حضرت کے پاس لونڈی غلام پس نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہہ ورود عائشہ کو یعنی کہا اونسے کہ حضرت سے عرض
کر دینا کہ خادم کو مانگنے کے لیئے آئی تھی پھر جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اور ہم
حالت مین کہ لیٹ گئے تھے ہم اپنے بچھونون پر پس ارادہ کیا ہمنے اوٹھنے کا پس فرمایا حضرت نے ٹھیرے رہو اپنی جگہہ پھر آئے حضرت اور بیٹھہ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے
یہانتک کہ پائی مینے ٹھنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچھونے
پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہے تمہارے لیئے خادم سے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف**

حضرت جو اودن دونون صاحبون کے درمیان مین آپ بیٹھے تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا ثبتت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور پائی مینے ٹھنڈک الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رض اور فاطمہ رض ایک لحاف مین تھے اور حضرت علی ننگے تھے سوا ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر میں ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نمازون کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تاکہ عمل دونون روایتوں پر ہوجاوے اور یہہ دلیل اور لائق تر ہے اور یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہہ رغبت دلائی اور پر صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیرہ کے اور اسمین اشارہ ہے طرف افضلیت فقیر صابر کے غنی شاکر پر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکے کہ مانگین حضرت سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے پس جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہے مشقت خدمت کو اور رنج کو **ع**

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتے تھے یا الٰہی ساتھہ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھہ نام تیرے کے جیتے ہین ہم اور ساتھہ نام تیرے کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہے رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے تھے یا الٰہی ساتھہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھہ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتھہ مدد تیری کے زندہ رہتے ہین ہم اور ساتھہ مدد تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہے اوٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نے کہا مینے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھہ ایک چیز کے کہوں میں اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جسوقت کہ صبح کروں میں اور جسوقت کہ شام کروں میں فرمایا کہہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اے رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے گواہی دیتا ہون میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیرے برائی نفس اپنی کے سے اور برائی شیطان کے سے اور شرک سے اوس شیطان کے یعنی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہہ سونے اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ شَیْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِّيُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِیَ روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مینے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کی صبح کی ہمنے اور شام کی ہمنے ساتھہ نام اوس اللہ کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھہ نام اوسکے کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو

کوئی آفت پہونچے پس تھی بات تحقیق پہنچی تھی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کے یعنی ازراہ تعجب کے دیکھتا تھا
کہ یہہ روایت کرتے ہین کہ جو اس دعا کو پڑھے اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میری خبردار ہو
تحقیق حدیث اسیطرح ہے کہ جسطرح بیان کی مین نے تجھسی یعنی صحیح ہے ولیکن مین نے نہین پڑھی تھی یہہ دعا اوسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجھپر تقدیر اپنی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نے اور ابوداود کی روایت مین یہہ ہے لم تصبه فجاءة بلاء الخ یعنی جو پڑھے یہہ دعا صبح شام تین بار نہین پہونچتی اوسکو ناگہانی بلا
صبح تک اور جو پڑھے اوسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اوسکو بلا ناگہانی شام تک **وعن** عبد اللّٰه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول
اذا امسی امسینا وامسی الملک لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر
رب اسئلک خیر ما فی هذه اللیلة وخیر ما بعدها واعوذ بک من شر ما فی هذه اللیلة وشر ما بعدها رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء
الکبر والکفر وفی روایة من سوء الکبر والکبر رب اعوذ بک من عذاب النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا
اصبحنا واصبح الملک لله رواه ابو داود والترمذی وفی روایته لم یذکر من سوء الکفر اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بھلائی اوس چیز کی
کہ بعد اس شب کی واقع ہوا اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ اس رات مین واقع ہوا اور برائی اوس چیز کی سے کہ بعد اس رات کے واقع ہوا اے پروردگار میرے
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت مین اور برائی بڑہاپے کی سے یا کہا برائی کفر کی سے اور ایک روایت مین ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی بڑہاپے کی سے اور تکبر کرنے سے
اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جس وقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام مین پڑھتے وہ صبح مین بھی پڑھتے ولیکن
بجای امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک لله نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض
بنات النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعلمها فیقول قولی حین تصبحین سبحان الله وبحمده لا قوة الا
بالله ما شاء الله کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان الله علی کل شیء قدیر وان الله قد احاط بکل شیء علما فانه من قالهن حین یصبح
حفظ حتی یمسی ومن قالهن حین یمسی حفظ حتی یصبح رواه ابو داود اور روایت ہے بعضی بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے اونکو پس فرماتے کہہ جس وقت کہ صبح
کرے تو پاکی ہے اللہ کو ساتھ تعریف اوسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون مین یعنی اعتقاد رکھتی
ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہے ہر چیز کو از روی جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤن اور خطاؤن سے
شام تک اور جسنے کہے یہہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
قال حین یصبح فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون الی قوله وکذلک
تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالهن حین یمسی ادرک ما فاته فی لیلته رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اوس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب کے عشا کے اور
اوس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسیکے لیے ہے تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قولہ کذلک تخرجون
جسنے پڑھین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنے وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس دن مین اور جسنے پڑھین یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس رات مین
نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** بعد لفظ تظهرون کی آیت یون ہے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون

یعنی

یعنی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے جیسے بچہ کو نطفہ سے اور انڈے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے جیسے نطفہ کو آدمی سے اور انڈے کو جانور سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اوسکی کے یعنی سبز کرتا ہے بعد خشک ہونیکے اور اسیطرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے اور حاصل آیت کا یہ ہے کہ جو کوئی پڑہے یہ آیت صبح کو پہنچتا ہے تو جو بھلائی اور ورد اوس دن میں فوت ہو جاتا ہے اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسیطرح شام کو پڑہے تو رات کی بھلائی اور ورد فوت ہوئیکا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا انہوں نے ہاں اور پڑہیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ سے تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہے ان آیتوں نے پانچوں نمازوں کو اور انکے وقتوں کو ۔ **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسمعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابوداود وابن ماجہ اور روایت ہے ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکو ہے بادشاہت اور اوسیکو ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہوتا ہے اوسکیلئے ثواب موافق آزاد کرنے بردہ کے اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہیں اوسکیلئے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور بلند کیجاتے ہیں واسطے اوسکے دس درجے اور رہتا ہے پناہ میں شیطان سے یعنی شر بہکانے اوسکے سے شام تک اور جو کہے ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہے اوسکیلئے مانند اسکے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہے اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جیسکہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابوداود و ابن ماجہ نے ۔ **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللہم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابوداود اور روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اونسے بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہو تو نماز مغرب سے پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے اے الہی پناہ دے مجھکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہیگا یہ پہر مریگا تو اوس رات میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے اور جسوقت کہ پڑہے تو نماز صبح کی پہر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مریگا تو اوس دن میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابوداود نے ۔ **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللہم انی اسألک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللہم استر عوراتی وامن روعاتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑدیں ان کلمات کو وقت شام اور صبح کے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے عافیت دنیا اور آخرت میں یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے معافی گناہوں سے اور سلامتی یعنی عیبوں سے بیچ امور دین اپنی کے اور دنیا اپنی کے اور بیچ حق اہل اپنی کے اور مال اپنی کے یا الہی ڈھانک عیب میرے اور امن دے مجھکو خوف کی چیزوں سے یعنی دفع کر بلائیں مجھسے یا الہی محفوظ رکھ مجھکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائیں میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میں ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین میں دہنس جاؤں نقل کی یہ ابوداود نے ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم اصبحنا نشہدک ونشہد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدہ

لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصاب فی یومہ ذلک من ذنب وان قالہا حین یمسی غفر اللہ لہ ما
اصاب فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہیں ہم اوٹھانیوالوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو
اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال و صفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں
اور رسول تیرے نہیں کہتا کوئی یہہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اوس سے اوس دن میں یعنی سوائے کبیرہ گناہوں کے اور حقوق العباد
کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اوس سے اوس رات میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ من قال میں معنی نافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہے اسکا جملہ ان قالہا ساتھ عطف کے **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وب
محمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر کہ ہوگا لازم
اللہ پر یعنی ازراہ فضل و کرم کے یہہ کہ راضی کرے اوسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جاویگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** بعضی روایتوں
میں لفظ نبیا ہے اور بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں پڑھے یعنی کہے نبیا و رسولا ساتھ جمع کے **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد
ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہے
حذیفہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونیکا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے اپنے سر کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھکو اپنے عذاب سے اوس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو
یا کہا اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو یعنی اوسکو شک ہے کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے اوسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے
ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تھے تطبیق اسمیں یوں دیجاوے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے
اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہہ کہ کچھ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا تھا اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اوس چیز کا
کہ دیکھا تھا **وعن** حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول
اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابوداود اور روایت ہے حفصہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ
کرتے سونیکا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے کلے اپنی کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجھکو عذاب اپنے سے اوس دن کہ اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وعن** علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللہم انی اعوذ بوجہک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت
اخذ بناصیتہ اللہم انت تکشف المغرم والماثم اللہم لا یہزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنی کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی اسماء و صفات کے یا کتابوں تیری کے برائی اوس چیز کی سے کہ تو پکڑنیوالا ہے بال پیشانی اوسکی کے
یعنی جو چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہے تا
آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی [illegible] پاک ہے تو اور
بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے [illegible] **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین

يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درخت کی یا گنتی دنوں دنیا کی نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب میں جہاں ریت بہت ہوتی ہے اور غرض ان چیزوں کے بیان سے یہہ ہے کہ اگر بہت ہی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھہ اوسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اوسکو نگہبانی کرے اوسکی ضرر کرنیوالی چیزوں سے پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکے کوئی چیز کہ ایذا دیوے اوسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی ترمذی نے **ف** روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کی کہ جب کہ تو رکھے اپنا پہلو اپنے بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحة الکتاب و قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اونپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں یعنی نجات پانے والوں کے ساتھہ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اونکا اوپر اور آسان کے ہے تہوڑا اوسپر اور عمل کرنے والا اونپر کم ہیں یعنی مداومت کرنیوالے اونپر نادر ہیں بسبب نہ توفیق کے ایک چیز تو یہہ ہے کہ ساتھہ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گنتے تہے ان تسبیحات کو اپنے ہاتہہ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے سو پچاس ہوئیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی ترازوے اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس بار لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کی اور تکبیر کہے اوسکی اور حمد کرے اوسکی یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوے پس یہہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون ہے تم میں سے کرتا ہوگا دن رات میں اڑہائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے پاس شیطان اوس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پس کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ یاد دلاتا ہے کہ جنکو کچھ تعلق ساتھہ نماز کے نہیں اگرچہ

امور آخرت سے سو جانا ہے یہانتک کہ نماز پڑھ کر پہرتا ہی پیش از انکہ وہ شکر یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خوابگاہ اوسکی کہ پس ہمیشہ سلاتا ہے سلاتا ہے اوسکو
یہانتک سوجاتا ہے نقل کی یہہ حدیث ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کی اختلاف ہے بعضی لفظونمین اسطرح ہے کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلقتین ہین یا اوسی کو شک ہوا ہے
کہ وہ لفظ فرمایا یعنی دونون کو ایک ہی معنی ہین یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجا لانے کے سبب سے مگر داخل ہوتا ہے جنت مین کہا حافظ علیہما عبد مسلم کو
اسطرح ہے بیچ روایت ابوداؤد کی پیچھے قول فکیف کی والف خمسمائۃ فی المیزان کی اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جس وقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور
حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کے بیچ عبداللہ بن عمر سے ہے یعنی بیاء اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
یہہ حدیث نقل کیا اور مصابیح کے اکثر نسخون عن عبداللہ بن عمر سے ہے **ف** پس کون تم مین سے الخ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہے یعنی
جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اوسکے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ پس کون تم مین سے کرتا ہے برائیان زیادہ ان نیکیون سے رات مین کہ نہونے جانا وسے کیونکہ ہر مگر نہ محافظت کرو اونپر حاصل
کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اونسے گناہ جہڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمہین چاہیے کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نے عرض
کیا کہ جب اتنا ثواب ہے تو کیونکر نہ محافظت کرینگے ہم اونپر گویا اونہون نے بعید جانا انکی ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان
وسوسہ ڈالتا ہے نماز مین یہانتک کہ غافل کردیتا ہے ذکر سے پیچھے نماز کے اور سلاکرتا ہے اسیطرح غافل کرے ذکر سے **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ
الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ یَوْمِہٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن غنام سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری
سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن کا
اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور
آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمتین تیری
پاس ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ۔ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ
اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ
فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنی کے یا الہی اے پروردگار
آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پہاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کہجو کا نکالتا ہے اے
اوتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر برے کی سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہے
تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہے آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہے ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات
کے پس نہین ہے اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی ہے پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ
تجھسے ادا کر مجھسے قرض یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندونکے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دل کی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابوداؤد و ترمذی

ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ مسلم نے ساتھہ تھوڑے سے اختلاف کے **ف** جب آئے تو طرف بچھونے اپنے کی اور حصن حصین میں ہے کہ پڑہے یہہ دعا لیٹ کر ۔ع **وَعَنْ** اَبِی الْاَزْہَرِ

الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ

وَاَخْسِئْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تھے جس وقت کہ جاتے خوابگاہ اپنی میں رات کو کہتے ساتھہ نام اللہ تعالی کے سوتا ہوں میں رکھی میں نے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش تو سب گناہ میرے اور دور کر شیطان

میرے کو اور چھڑا گرو میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس میں نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد گرو سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس

میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے ۔ع **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ

قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ

رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو یعنی خلق سے دور رکھا مجھکو اور جگہہ دی مجھکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہے

سردی گرمی کو اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینے اوس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو پس

بہت ہے یا شکر ہے اللہ کے لیے ہر حال میں اے اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیرے آگ سے یعنی اون چیزوں سے کہ باعث

عذاب دوزخ کے ہیں نقل کی یہہ ابو داود نے ۔ع **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ

وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ

مِنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ

بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ بْنُ ظُھَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی

پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اوس چیز کے کہ سایہ کیے ہوے ہیں آسمان اوسپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھا رہی ہیں زمینیں یعنی مخلوقات

اور اے پروردگار شیطانوں کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے اونکو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنے کے سے اس سے کہ زیادتی

کرے مجپر کوئی انمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی

نے اور کہا یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اوسکی بعضے اہل حدیث نے **ف** حکم ساتھہ زبر ح اور کاف کے ہے اور

اصل نسخہ سید کیمیں حکیم ساتھہ ی کے ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن

انکی روایت میں بجائے اجمعین کے جمیعًا ہے اور بجائے یبغی کے یطغی ہے اور بجائے جل ثناؤک آخر تک کے و تبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوتی ہے یہہ دعا و سمین

۔ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ

فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت ہے ابی مالک سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کے یا الٰہی تحقیق میں

لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر
بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا
ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے یا اللہ دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس چیز سے کہ
دی تو نے ہمکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہوا درمیان ان دونوں کے فرزند اوس جماع میں ضرر نہیں کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہ پڑہتے ہیں اور فرزند اونکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں ہیں جواب یہ ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اوسکو کافر
نہیں کر سکتا ایسا ہی اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اوس وقت یا معنی یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہنچاتا شیطان ساتھ آسیب اور
صرع یعنی مرگی کے مثل اوسکے اور مانند انکے اور کہا بعضوں نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اوسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق میں
بنسبت غیر اوسکی کے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہے کہ شیطان اوسکی ولادت کے وقت نہیں مارتا ہے ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک شدت فکر و غم کے نہیں کوئی
معبود سوای اللہ کے بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار
زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ونحن عندہ جلوس واحدھما یسب صاحبہ مغضبا قد احمر وجھہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو
قالھا لذھب عنہ ما یجد من الغضب اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقالوا للرجل لا تسمع ما یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انی لست بمجنون متفق علیہ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا گالی دی دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک
حضرت کے بیٹھے تھے اور ایک انمیں سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غضب کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا
صحابہ نے اوس شخص سے کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نے کہ نہیں ہوں میں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم اور نہیں ہوں میں دیوانہ یعنی یہ کلمہ اوسکو
پڑہنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں ہوں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس گمان کیا کہ یہ دیوانہ سے
کہتا ہے یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اور اوسکو یہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوار ہو ع **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا
سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رای شیطانا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالی سے فضل اوسکا اس لیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ
کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہے اوس وقت دعا کرو تا
وہ آمین کہیں اور بخشش چاہیں تمہارے لیے اور گدہے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنیکے وقت رحمت و برکت اوترتی ہے پس مستحب ہے اوس وقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب عذاب کا نزدیک

پس توسے پناہ مانگو وقت گذرنے کفار کو بخوف اسکے کہ پہونچے اوسکو شر ان کیسے ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
استوى على بعيره خارجا الى السفر كبر ثلثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انا
نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو لنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر
والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكابة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل واذا رجع قالهن وزاد
فيهن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوتے اپنے
اونٹ پر بحالت نکلنے مین طرف سفر کو کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑہتے یہہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمان بردار کیا واسطے ہمارے یہہ سواری اور نہین تھے ہم واسطے اوسکے طاقت
رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ پھرنیوالے ہین یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجہسے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہے تو اوس سے
یعنی قبول کرے اوسکو یا الٰہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازی اوسکی یا الٰہی تو ہی ہے صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبر گیری کرنیوالا اہل میں یا الٰہی
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کے سے یعنی بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال مین غمگین ہونے اور حالت بری ہو اس سے پناہ مانگتا
ہون اور برائی پھرنے کی سے مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ ہے کہ سفر سے پھر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اوٹھاؤن اور جسوقت کہ پھرتے حضرت
سفر سے کہتے یہہ الفاظ اور زیادہ کرتے اون مین ہم پھرنے والے ہین یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنی کی توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین پروردگار اپنے کو لیے
تعریف کرنیوالے ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عبد الله بن سرجس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر يتعوذ من وعثاء
السفر وكابة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الاهل والمال رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے محنت سفر کے سے اور بری حالت پھرنے کے سے اور نقصان سے بیچھے زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مال مین اور
اور بد دعا مظلوم کے سے اور بری حالت دیکھنے کے سے اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پناہ مانگنے بد دعا مظلوم کے سے حقیقت مین پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظلم نکرون
مین کسی پر تا مظلوم بد دعا نکرے مجہپر ۱۲ **وعن** خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نزل منزلا فقال
اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك رواه مسلم اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم کے سے
کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پھر کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلموں اللہ تعالی کی
کہ پوری ہین یعنی اسماء و صفات یا کتابین اوسکی برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سے نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابي هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقيت من عقرب لدغتني البارحة
قال اما لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبر دار ہو اگر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی
تو نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلموں اللہ تعالی کے کہ پوری ہین برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی ایک روایت
مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے اسکو وقت شام کے تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کے بھی پڑہنا اوسکا
آیا ہے پس یہاں ہے فائدہ صبح کے پڑہنے مین ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزون سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتے ہین
اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ۱۲ فی المرقات وشرح الحصن **وعنه** ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا كان في سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذا

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ روایت کی اسکو مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جس وقت ہوتے سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی
میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھہ خوبی نعمت اوسکی کے ہمپر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتے ہین ہم پناہ لیکر ہم خدا کی چاہتے ہو تو ساتھہ خدا کے آگ سے
نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ
ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہہ بلند کے زمین سے تین تکبیرین پہر کہتے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہین شریک
کوئی اوسکا اوسکے لیے ہے ملک اور اوسکے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پہرنے والے ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے ہین یعنی اللہ
کو سجدہ کرنیوالے ہین یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کی تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی
اور شکست دی کفار کے گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کے جمع
ہوکر مدینہ پر آچڑہے تہے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکہتے تہے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ
اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الٰہی اوتارنے والے کتاب کے جلدی کرنیوالے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدہے دن مین سب سے حساب لیگا یا الٰہی
شکست دے گروہ کافرونکو یا الٰہی شکست دے اونکو اور ہلا دے اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى
بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ
فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لے گئے ہم طرف حضرت کے کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہایا
اوس مین سے پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہے حضرت کہاتے اوسکو اور ڈالتے گٹہلی درمیان دونون انگلیون اپنی کے اور اکٹہی کرتے انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک
روایت مین ہے پس شروع کیا حضرت نے کہ ڈالتے گٹہلی اوپر پیٹہہ دونون انگلیون اپنی کے انگلی شہادت کی اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میرے نے
اس حال مین کہ پکڑے تہی لگام جانور حضرت کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرت نے یا الٰہی برکت دے انکے لیے بیچ اوس چیز کے کہ روزی دی تو نے اونکو اور بخش واسطے
انکے اور رحم کر اونپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہلی روایت مین جو آیا کہ گٹہلیان ڈالتے تہے درمیان دونون انگلیون کے اور دوسری مین یہہ کہ دونون انگلیون کی پیٹہہ پر ڈالتے تہے
تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح ڈالتے ہونگے اور کبہی اسطرح اور انگلیون کی پیٹہہ پر اسلیے ڈالتے کہ تا ہاتہہ کا اندر کا نہ بہرے نہین ستہرائی اندر کی اولی ہے باہر کی ستہرائی سے اور
انگلیون سے مراد بائین ہاتہہ کی دو انگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا اکابر اور مہمان کی کاٹہی رکاب کا از راہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسیطرح
سنت ہے دروازہ تک مہمان کے ساتہہ جانا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنیوالے کے لیے یہہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمانکے لیے یہہ دعا کرے
ضیافت کرنیوالے کے لیے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہم پر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام
کے میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہے پس جب حضرت ہلال
دیکھتے تو چاند کو دعا پڑھتے حاصل اسکا یہہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینے میں ہم با امن و با ایمان و باسلامت آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہیں بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرماتے کہ
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے اس میں یہہ ہے اور نکتہ یہہ ہے کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہیں اور رب سمجھتے ہیں ع **وعن** عمر بن الخطاب وابي هريرة قالا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل راى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق
تفضيلا الا لم يصبه ذلك البلاء كائنا ما كان رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذي هذا حديث
غريب وعمرو بن دينار الراوي ليس بالقوي اور روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
شخص کہ دیکھے کسی مبتلای بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے کہ بچایا مجھکو اوس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اوسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر اون لوگوں سے کہ
پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہیں پہنچتی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار
راوی نہیں قوی ہے **ف** حاصل یہہ کہ جب کوئی مبتلای بلا کو دیکھکر یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑھتا ہے اوس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے
خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندہے ہونیکے اور سوای اونکے اور خواہ بلای دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال و جاہ اور مانند اونکے اور خواہ بلای دینی ہو مانند
فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند اونکے غرضکہ ہر طرح کے مبتلای بلا کو دیکھکر یہہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہے علماء نے کہ جو کوئی مبتلا بیمار کو دیکھے تو چپکے سے اسد عا
کو پڑھے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسیکو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے میں فساد ہوتا ہے تو اوسکو بھی چپکے چپکے پڑھے ع
وعن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف
درجة وبنى له بيتا في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي شرح السنة من قال
في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق اور روایت ہے عمر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہیں شریک واسطے اوسکے اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسیکے ہاتھ ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اوس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اوسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے
اوسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں بدلے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور
بیچ بازار جامع کے یعنی بڑے بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنی اکثر چیزیں بکتی ہوں اوس میں **ف** سبب اتنے ثواب کا یہہ ہے کہ بازار جگہہ غفلت اور حرص کی
ہے اور جگہہ سلطنت شیطانوں کی ہے ایسی جگہہ میں اللہ تعالی کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے ع **وعن** معاذ بن جبل قال سمع النبي صلى
الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم اني اسالك تمام النعمة فقال اي شيء تمام النعمة قال دعوة ارجو بها خيرا فقال
ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل
وسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم اني اسالك الصبر فقال سالت الله البلاء فسله العافية رواه
الترمذي اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے پوری نعمت
پس فرمایا کیا چیز ہے پوری نعمت کہا اوس شخص نے یہہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اوسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور

اور نجات پانا دوزخ سے اوس دعا حضرت نے ایک شخص کو کہتے ہوئے یا صاحب رگی اور بخشش کی پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نے ف حاصل
اس حدیث کا یہہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھکر دعا اوسکے حاصل ہونیکی مانگتا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہہ فانی ہے نعمت پوری داخل ہونا جنت
میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سبب بلا اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے
اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال
قبل ان یقوم سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک
رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت
ہوں اوس میں بیفائدہ باتیں پھر کہے پہلے اوٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود
مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اوسکے جو کچھ ہوا اوس مجلس میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر میں **ف** لغط سے مراد یہاں وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہوا اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس دعا
کو پڑھنے سے جو اوس مجلس میں گناہ یا بیفائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ع **وعن** علی انہ اتی بدابۃ
لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا
وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی
ذنوبی یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ حاضر کیا گیا
اونکے پاس جانور تا کہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر
نعمتوں سواری کے اور سواری اوسکی کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق طرف
پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق
نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا
میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے
گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا میرے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رض بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ح **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک
وامانتک واخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وفی روایتہما لم یذکر واخر
عملک اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے ہاتھ اوسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اوسکا یہاں تک کہ
وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کے تھا اور فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امانت تیری کو اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہی و خواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے یعنی سپرد اللہ تعالی کے کرتا ہون شک ہی جو حدیث پہلی حدیث کا تمام نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابو داود اور ابن ماجہ کو نہیں ذکر کیا گیا لفظ و آخر عملک **ف** مراد امانت سے اموال ہین کہ لیتا ہین کرتا ہے ساتھ اونکے لوگون سے اور بعضون نے کہا مراد امانت سے اہل اور اولاد گھر مین چہوڑ چلا **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا مینے اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکہتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اوسکی ساتھ میرے سفر مین مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اور زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجکو بہلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللہم اطو لہ البعد وہون علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ کرتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کے پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نے کہا حضرت نے یا الہی لپیٹ اوسکے لیے دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کو اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ سوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پہر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اوس چیز کی سے کہ تجھ مین ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی مین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کرے اوس سے بہی پناہ مانگتا ہون اور برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین یعنی سہو لے جانور اور اور چیزین ہلاک کرنے والین اور برائی اوس چیز کی سے کہ چلتی پہرتی ہین تجھ پر یعنی حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتے ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچہو سے اور برائی رہنے والون شہر کی سے یعنی آدمیون کی برائی سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین ہوتے ہین اور برائی جننے والی کی سے اور اوس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کے سے اور اولاد اوسکی سے یا ہر جننے والی کے شر سے اور اولاد اوسکی سے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللہم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے

انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہے تجھ ہی سے مدد گار میرا ساتھ قوت تیری کے
حیلہ کرتا ہوں میں اور دفع کرتا ہوں مکر کفار کا اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداؤد نے **وعن** ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من
شرورھم رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی موسیٰ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خوف اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل
کفار کے یعنی مانگتے ہیں تجھ سے یہہ کہ دفع کرے تو شر انکی ہم سے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد
نے **ف** حصن حصین میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی چیز سے پڑھے لایلاف قریش کہ امان ہے ہر برائی سے یہہ عمل مجرب ہے **وعن** ام سلمۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم
او نظلم او نجھل او یجھل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ
قالت ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل
او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے گھر سے اپنے کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ
نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اوپر اللہ کے یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوں
یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح
ہے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اوٹھاتی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا
یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کردے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا
جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ
توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان ویقول شیطان آخر کیف لک
برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابوداؤد وروی الترمذی الی قولہ لہ الشیطان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اوپر اللہ کے نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ
مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اوسکو اس وقت یعنی ندا کرتا ہے اوسکو فرشتہ کہ اے بندہ اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی مہمات میں اور محفوظ رہا تو سب بلاؤں
سے پس کنارہ ہوتا ہے اوس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی دوسرے شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجھکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق
ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلاؤں سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نقل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمھارے کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا یہہ کہ پڑھے
اس دعا کو جسوقت کہ نکلے گھر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدر لی حتی لا احب تعجیل ما
اخرت ولا تاخیر ما عجلت یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
طرف نماز کے پس کہے اللھم انی اسئلک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک
وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر ذات خود
اور استغفار کرتے ہیں اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے **ف** راہ راست دکھایا گیا یعنی تو نے نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنی کو عاجز سمـ

جانا راہ راست پائی تو نے اسکو کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یا خدا میں ہوا اور اپنے کام سپرد اوسکو کرے بعنیت کار خود را بخدا بار گذار + کت نمی بینم ازین بہتر کار

وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر میں چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا سب بھلائی کے ساتھہ ہو نام اللہ کے داخل ہوے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہہ ابوداود نے ف حصن حصین میں بھی یہہ دعا ابوداود سے نقل کی گئی ہے اسمیں بعد لفظ ولجنا کے بسم اللہ خرجنا بھی ہے پر ابوداود میں جو دیکھا اوس میں بھی یہہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوۃ کا یا کاتب اوسکا اس جملہ کو لکھنا بھول گیا ہوگا اور پھر سلام علیک کہے ی لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھہ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین [illegible]

وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالی واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوں کو یعنی میاں بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک سے رہو آپس میں اور اولاد نیک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیقل اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیأخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی المرأۃ والخادم ثم لیأخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ تو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے بھلائی اوسکی یعنی بھلائی اوسکی ذات کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی برے اخلاق وافعال اور جب کہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکی یعنی دعا مذکورہ پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردہ کے یون آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردہ کی اور دعا کرے ساتھہ برکت کے نقل کی یہہ ابوداود نے اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھہ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے

وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کے ایک لحظہ یعنی اسلیے کہ وہ دشمن بڑا ہے اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہیں کوئی معبود سواے تیرے نقل کی یہہ ابوداود نے

وعن ابی سعید الخدری قال قال رجل ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللھم انی اعوذ بک

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے قرضے ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اوسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجسے ترا کہا کہا مینے سکہلا دیجئے فرمایا کہہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے فکر وغم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے غالب ہونے دین کے سے یعنی کثرت اوسکی سے اور غلبہ لوگون کے سے کہا اوس شخص نے پس کیا مینے پس لیجا اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** کہا مینے مقرر بتلایا ہے کہا طیبی نے ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایا ہے اسلیے کہ ابوسعید نے نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکھا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا الٰہی کچہہ نہین ہنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا واسطے میرے اوس شخص نے کہ کہا مینے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی سے یعنی اداے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اس سے پناہ ہے اور بخل سے یہہ کہ ترک کرے اداے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور بیہرے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اوسکے کو اور حبس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور یہہ سکہاوے اور بتاوے نہین اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کے کافرون سے ڈر کر مقابلہ نکرسکے اور اس مین داخل ہے جرأت کرنے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے حضرت علی سے یہہ کہ آیا اونکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنی پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہین ہے پس مدد کرو میری یعنی ساتہہ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکہلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجہہ پر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اوسکو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنی رزق حلال پہونچا کہ بسبب اوسکے حرام سے بےپروا ہون اور بےپروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنے کے اوس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہہ ترمذی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکا لکہدے کہ جب تو اتنے روپے ادا کرے تو اوسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اوس مال کو کہتے ہین کہ اوس غلام مکاتب نے اپنے ذمہ پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسوقت آزاد ہوگا ع وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے ایک جگہہ یا نماز پڑہتے پڑہتے کتنے کلمے یعنی وقت اوٹہنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکے نماز سے پس پوچہا مینے اونسے یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلے ان کلمون کے ہونگے یہہ کلمے مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہین ہوئیگا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلمون کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگے یہہ کلمے سبب بخشش اوسکے کہ وہ کلمے یہہ ہین پاک ہے تو یا الٰہی

اور پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری ساتھ تعریف تیری کے نہیں کوئی معبود سوا تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل کی نسائی نے

وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اونکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اوس ذات کے کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند یہہ بھی تین بار کہتے پہر کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اوس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کہتے یعنی بعد کہنے اللہ اکبر کے یہہ کہتے ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہے حدیث ابن عمر کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہہ یعنی دعا کی ہے یعنی ہو اس میں بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجِلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِينٌ

اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکا پس چاہیے کہ کہے الہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا بندے تیرے کا ہوں اور بیٹا لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ میں ہوں یعنی تیری ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میرے کے بیچ ہاتھ تیرے ہے یعنی نہیں حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے بیچ میرے حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہیں بیچ کے اور چاہا ہے بیچ عدل ہے میرے امر میں قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھسے ساتھ وسیلے ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تو نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنے کو یعنی انبیا کو الہام کیا اونکو یا خاص کر لیا تو نے اوسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہیں دی یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکھوں میری کو اور دور کرنیوالا غم میرے کا اور ابتلا اندیشہ اور غم میرے کا نہیں کہا اوسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم جب چڑھتے تھے یعنی بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اوترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتے ای زندہ ای قائم رکھنے والے یعنی مخلوق کو ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی رض سے مرفوع اوسکے لفظ یہہ ہیں و یکرر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدہ میں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمِ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہم نے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنی کوئی دعا کہ کہیں ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہیں دل بیچ گلوں کے

یعنی سعادت شہادت کی اور محنت لاحق ہوئی ہے فرمایا ہان وہ بہتر ہے یا اللہ بیچ مالک عیب سے ہوا اور امن میں کہ ہمکو ڈر ہمارے کہا ابو سعید نے پھر بار بار پہلی اللہ نے تمہو دشمنوں ان کی سے اپنی اور کرا دو شکست دی اور اللہ نے ساتھ ان کو قتل کی یہ احمد نے **ف** دن خندق کی کہ وہ سخت غزوہ تھا احزاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالی نے ہوا ایسی مسلط کی کافروں پر کہ ہانڈیاں انکی الٹ دین اور خیمہ اوکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہونچا کر تباہ و برباد کیا + ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار میں کہتے آیا میں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوس میں اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہے یعنی لوگ و پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمیں ہے یعنی عقد بیع فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچے مجھ اس میں معاملہ نقصان کو نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے **ف** یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ اونمیں واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزوں سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہیں کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار میں اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے + ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کے سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں کے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بلا اوس حالت کو کہتے ہیں کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ میں ڈالا جاوے آدمی اوسمیں اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کے معنی ہیں مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتیں ہیں کہ پہونچیں آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہو اوسکے دفع کرنے سے اور صبر نہ کر سکے اونکے واقع ہونے پر اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بری ہو آدمی کے حق میں دین یا خوشی دشمنوں کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہوں یہہ دعا جامع ہے سب مطالب کو + ع ح **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگوں کے سے یعنی ظالموں کے سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے یعنی طاعت میں اور بڑھاپے سے یعنی بسبب بڑھاپے کے پہونچ جاوے اس حد تک کہ اعضا ناکارہ ہو جاویں اور قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے اس طرح کی مغفرتوں کے جیسے پاک کرتی ہیں یہہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری اخلاق سے

جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری کی ہے تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کا یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اس کہ ہوں دوزخیوں سے کہ وہ کفار ہیں اسلیے کہ عذاب کافروں کو دیا جاویگا اور موحدوں کو سزا دیکر پاک کیا جاویگا ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کی مراد ہے وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ کی ہو یعنی گناہ اور فتنہ قبر مراد ہے تحیر ہونا ہے جواب منکر نکیر کا اور عذاب قبر سے مراد ہے بیان نہ ہونا کی کرنی اور عذاب ہے انکو کہ جواب نہ ہو گا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اسکو گناہ میں اور شکر کرنا ادا نہ کیا جاوے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالے نے اور اور چیزیں مانند ان کے اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگنا واسطے تعلیم امت کے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰىهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کاموں میں اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑہاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا سے اور بیحواسی سے بسبب بڑہاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مار نکیرین سے اور دیا الٰہی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہے اون شخصوں کا ہے کہ پاک کرے تو ہی ہے اوسکو کارساز اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نفع نہ دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہے اور جو کچھ اللہ نے دیا اوس پر قناعت نکرے اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوس علم سے کہ نہ نفع دے یعنی اوس علم سے کہ نہ عمل کروں میں اوس پر اور نہ سکہاؤں اوسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سے کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین میں یا اوس علم سے کہ نہ ہو اوسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کی سے جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک بہت ہوا ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کی سے ۱۲

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ دعا اون میں سے دعا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتی رہنی نعمت تیری سے اور بدلنی عافیت تیری کے سے یعنی مثلا بدلنی صحت کی بیماری سے اور بدلنی غنا کی محتاجگی وغیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے ۱۲

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جو برے کام کر چکا ہوں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اونپر عذاب نہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں اونکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک نیک کاموں کے عجب نہ کروں بلکہ محض تیرے ہی فضل سے جانوں ۱۲

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیرے فرمان برداری کی میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پہ توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس میں فتور آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ میں برے اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل بلا و محنت نہو سکے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دلکی ہے یعنی دل حریص ہے جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوسپر صبر نہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کو اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کے کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونے کی ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی نظر میں بسبب مسکینی کے ۱۲ع

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف وعداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کو مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اوس چیز کے کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہنا وکرنا وقت لڑنے کے اور خلاف عہد کا کرنا وغیر ذلک ۱۲ع

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخوابی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اس سے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور [illegible] اور

حواس میں اور سستی ہوتا ہے اعضا میں واسطے عبادت کے کہ زمین پر سیج کی یعنی وہی کہ بسبب سستی کے اور اکثر ہوا اور جو کہ ریاضت کرے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو تو یہ نہیں
بلکہ موجب صفائی باطن کا اور نورانیت دل کا اور صحت و سلامتی بدن کی ہے یہ بیماریاں ہیں اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کے مالوں اور
بھیدوں میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اوس پر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجذام والجنون ومن سیئ الاسقام رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے انس سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف**
بری بیماریوں سے اوسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہیں یعنی بعض خاص بیماریوں سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہا کے اونسے اسلیے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہیئت
متغیر ہو جاتی ہے اور آدمی آدمیت سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتی ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ اون میں جلد نہیں رہتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت
اوسکا ملتا ہے اور ماحصل یہ کہ جو خلل ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہیں لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہیں اوس سے لوگ اور نہ وہ منتفع ہو سکتا ہے لوگوں سے اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کے حقوں سے اور بندوں کے
حقوں سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنی کسیکو لگ نہیں جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب ان لگانے کے کوڑھی اور جذامی کے
جیسے لگ کر یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں معاذ اللہ ع **وعن** قطبة بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک
من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء رواہ الترمذی اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیرے بری خلقوں سے اور برے عملوں سے اور بری خواہشوں سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** منکر اوسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سے معلوم ہو
برائی اوسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ برے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہوں اور برے اعمال سے مراد برے
افعال ظاہر کے ہیں اور بری خواہشوں سے مراد برے عقیدے ہیں ع **وعن** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیه قال قلت یا نبی اللہ علمنی
تعویذا اتعوذ به قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی رواہ ابو داود و
الترمذی والنسائی اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھاؤ مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ
پناہ پکڑوں ساتھ اوسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کے سے یعنی نہ سنوں اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کے سے یعنی
بری چیز اوس سے نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کے سے یعنی کلام بد اور بیفائدہ اوس سے نہ کروں اور برائی دل اپنے کے سے یعنی برے عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ
دل میں نہ آویں اور برے کام پر ارادہ مصمم نہ کروں اور برائی منی اپنی کے سے یعنی زنا میں صرف نہ ہو اور نظر شہوت سے کسی کو نہ دیکھوں نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابی الیسر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھرم واعوذ بک
من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابو داود والنسائی
وزاد فی روایة اخری والغم اور روایت ہے ابو الیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی
مجھ پر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہو جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
اس سے کہ حیران کرے مجھکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پشت دیکر یعنی جہاد میں
کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند اونکے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے
اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غم سے **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزیں ان میں ایسی ہیں کہ اونسے آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہے
پھر حضرت نے پناہ اونسے کیوں مانگی جواب یہ ہے کہ ایسی اوقات میں رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہیں کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دے اس لیے اونسے پناہ

مانگا اور دست [illegible] یعنی [illegible] پر [illegible] ہو کہ [illegible] لوگوں اپنے عبادت [illegible] سے بھی پناہ چاہو اور آیا ہے کہ جو

[illegible] ادا کیا ہے قرآن محفوظ رہتا ہے اس سے وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف طمع کے معنی ہیں امید رکھنا مال کی لوگوں سے اور طبع اصل میں کہتے ہیں مہر لگانے کو اور یہاں مراد ہے عیب یعنی پناہ مانگتا ہے ساتھ اللہ کے اس طمع سے کہ پہونچاوے مجھکو طرف ایسی حالت کے کہ عیب دار کرے مجھکو کہ وہ واضع کرتی ہے اہل دنیا کی اور ذلیل کرتا ہے سفلوں کا اگر اوسکا اظہار کرنا [illegible] دنیا کا اور سوا انکے اور چیزیں کہ حالت طمع میں ہوتی ہیں اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد دین کی ہے اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نے لکھا کہ طمع اوسکو کہتے ہیں کہ امید رکھے اوس مال کی کہ شائبہ ہو اوسکے حاصل ہونے میں اگر یقین ہو جیسے کسی پر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت اسکی کسی سے ہو اوس سے توقع رکھنے کو طمع نہیں کہتے ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے اوپر اسکی برائی سے پس تحقیق یہہ ہے غاسق یعنی اندھیرا کرنے والا جب ڈوب جاوے نور اوسکا [illegible] قرآن شریف میں جو آیا ہے غاسق اذا وقب [illegible] پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب [illegible] اسکا نشانیوں سے اللہ تعالی کی [illegible] دلالت کرتا ہے اوپر [illegible] حدیث شریف میں آیا ہے کہ اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوتے اور ترسان [illegible] خسوف سے ثابت کرتے ہیں اس سے کہ اہل اسلام کے نزدیک معتبر نہیں بلکہ مراد یہہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہے [illegible] باوجود [illegible] نورانیت کے گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا بھی جاتا رہے اور مانند اسکے کہا اور اکثر مفسرین نے تفسیر غاسق اذا وقب کی [illegible] اسکی جبکہ تاریک ہے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میری کے یعنی پہلے اسلام لانیکے اے حصین کتنے معبودوں کو بندگی کرتا ہے آج کے دن کہا باپ میری نے سات معبودوں کو چھہ زمین میں یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتوں کے ہیں اور ایک آسمان میں کہ خالق سب کا ہے فرمایا حضرت نے پس کسکو انمیں سے گنتا ہے واسطے امید و ڈر اپنی کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہے اور ڈرتا ہے کہا حصین نے اوسکو کہ آسمان میں ہے فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا میں تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین میں کہا عمران نے پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجھے فرمایا حضرت نے کہہ یا الہی میرے دل میں ڈال ہدایت میری اور پناہ دے مجکو برائی نفس میری سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ایک آسمان میں یہہ اوسنے بموجب گمان اپنے کے کہا ورنہ اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہیں یا معنی یہہ ہیں کہ وہ جو آسمان میں عبادت کیا جاتا ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

قال الترمذی وهٰذا لفظه اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی شعیب سے اور انہوں نے نقل کی ان کے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند میں تو چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ کے کہ پورے ہیں غضب سے اس کے اور عذاب سے اس کے اور
برائی بندوں سے اس کے اور وسوسوں شیطانوں کے سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچا دے گا کہ پڑھ لیوے ان کلمات کو اور تھے عبداللہ
بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہہ کلمات اس کو کہ بالغ ہوتا اولاد ان کی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اولاد میں سے لکھتے ان کلمات کو بیچ ایک کاغذ میں پھر لٹکاتے اس کو گردن میں اس کی
میں نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہہ لفظ ترمذی کے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند میں شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے میں اور بعضے علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہہ ہے کہ لٹکانا منکوں وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی
لکھکر لٹکاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ
اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یوں کہے اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللہم ادخلنی الجنۃ [illegible] اسی مضمون کو
کہتی ہے جنت یا الٰہی داخل کر تو اس کو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یوں کہے اللہم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہے اسی مضمون کو کہتی ہے آگ یا الٰہی
محفوظ رکھ اس کو آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں گڑگڑا کر ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** القعقاع ان کعب الاحبار قال لولا کلمات اقولهن لجعلتنی یهود حمارا فقیل له ما هن قال اعوذ بوجه الله
العظیم الذی لیس شیء اعظم منه وبکلمات الله التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنٰی ما علمت منها
وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواه مالک روایت ہے قعقاع سے یہہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ ہوتے یہ کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجھکو یہود گدھا
پس کہا گیا واسطے ان کے کیا ہیں وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اس سے اور ساتھ کلمات اللہ کے کہ پورے ہیں
نہیں تجاوز کرتا ان سے نیک نہ بد اور ساتھ ناموں اللہ کے نیک میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں ان میں سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا برائی اس چیز کی سے کہ پیدا
کی اور پراگندہ کی اور پیدا کی یعنی مناسب اعضا کی نقل کی یہہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیوں میں بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے میں تھے لیکن حضرت
کو دیکھا نہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجھ سے نہایت بغض کرتے ہیں اگر میں یہہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھ کو گدھا کر دیتے
اور مراد گدھا کرنے سے یہہ ہے کہ مجھ ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کی سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرنیکے اس سے یہہ ہیں کہ
اس کے ثواب عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا ہے اور چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلا شبہ ہوتا ہے یا مراد کلموں اللہ کی سے صفات
الٰہی یا علوم الٰہی ہیں ان سے بھی کوئی چیز باہر نہیں سب کو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہیں ع **وعن** مسلم بن ابی بکرۃ قال کان ابی یقول فی دبر
الصلوۃ اللهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فکنت اقولهن فقال ای بنی عمن اخذت هذا قلت عنک قال
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقولهن فی دبر الصلوۃ رواه النسائی والترمذی الا انه لم یذکر فی دبر الصلوۃ
وروی احمد لفظ الحدیث وعنده فی دبر کل صلوۃ اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے
پیچھے ہر نماز کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند اس کے اور عذاب قبر سے
پس تھا میں کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلموں کو پیچھے نماز کے
نقل کی نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کے فی باپ اور بیٹے کے اور نزدیک احمد کے

لفظ فی وبر کل صلوٰۃ ہر یعنی لفظ کل کا اسمین یاد ہو **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ
فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ
النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے
یارسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص
نے اور برابر کیے جاتے ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی نسائی نے **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدہ کا
کرتا ہے اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کی ہے اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کہہ بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے
ہوتے ہین ؎ **بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ** باب ہے بیچ بیان ان دعاؤن کے کہ جامع ہین **ف** یعنی اس مین ایسی دعائین ہین کہ الفاظ تھوڑے ہین
اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہے کہ اس مین ایسی دعائین ہین کہ جمع کرنیوالی ہین مقاصد مطالب کو ؎ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تحقیق وے تھے مانگتے یہہ دعا یا الٰہی بخش تو گناہ میرا اور نادانی میری یعنی جن چیزون کا جاننا یا عمل کرنا اونپر واجب تھا اور مینے نہین جانا اونکو
بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میری کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اونکو مجھسے یعنی مجھے اونکا علم نہین جیسا تجھے ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے
کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب ہین میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مینے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور
وہ گناہ کہ چھپ کے کیے ہین مینے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے مینے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اونکو مجھسے تو آگے کرنیوالا ہے یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت
اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنیوالا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ سب ہین میرے پاس یہہ حضرت نے ازراہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی مین کہا ورنہ حضرت پاک تھے سب گناہون سے اور حقیقت مین یہہ تعلیم ہے امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ؎ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ
الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا کہ بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہین اور آخرت کے عذاب سے نجات
پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اوس مین ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اوس مین ہے رجوع کرنا میرا اور کر دے زندگی کو سبب
زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیون مین نیک کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** درستی دنیا کے ساتھہ
حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہے وجہ حلال سے کہ اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطرجمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت
مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کے ساتھہ توفیق ہونے اوس چیز کی ہوتی ہے کہ بسبب اوسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ
کا حاصل یہہ ہے کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کر کے ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کے مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کے عقبیٰ مین
؎ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ
وَالْغِنٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ہدایت

اور تقوی اور پارسائی نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں تونگری اور بے پروائی یعنی خلق سے نقل کی یہہ مسلم نے وعن علیؓ قال قال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللهم اهدنی وسددنی واذکر بالهدی هدایتك الطریق وبالسداد سداد السهم رواه مسلم
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجھکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجھکو یعنی افعال و
گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نے ف
یعنی جب ہدایت طلب کرے تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجھکو مانند رہنمائی اوس شخص کی کہ چلتا ہے سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہہ خیال کر کہ راستی
حاصل ہو مجھکو مانند راستی تیر کی حاصل کرنے میں نشانہ کے اور نہایت راستی طلب کیجیو وعن ابی مالک الاشجعی عن ابیه قال کان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی اللہ علیه
وسلم الصلوة ثم امره ان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی رواه مسلم اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ روایت کی اونہوں نے اپنے باپ سے
کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اوسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھ
یعنی ساتھ ڈہانکنے عیبوں میری کے اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت دے کر مجھکو اور روزی دے مجھکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نے وعن انسؓ قال کان اکثر دعاء النبی
صلی اللہ علیه وسلم اللهم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی اکثر
دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی تندرستی اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بہشت کی نیکی یعنی مراتب عالی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ
سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اس لیے تھی کہ جامع ہے مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہے مطابق
صادق القول کے وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹھ ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کا اور ظاہر و باطن کو تصور کر کر دعا کرے تو دیکھ کیا کچھ
جمعیت اور نورانیت سعادت حاصل ہوتی ہے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیه
وسلم یدعو یقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واهدنی ویسر
الهدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لك شاکرا لك ذاکرا لك راهبا لك مطواعا لك مخبتا الیك اواها منیبا رب
تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واهد قلبی واسلل سخیمة صدری رواه الترمذی وابو داود
وابن ماجة روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے اور کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجھکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی
اور نہ مدد کر مجھپر یعنی غالب نہ کر اونکو کہ منع کرین مجھکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجھکو اور نہ فتح دے مجھپر یعنی غالب کر مجھکو کفار پر اور نہ غالب کر
اونکو مجھپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجھکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوسپر کہ زیادتی کی مجھپر اے رب میرے
کر مجھکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے بہت فرمانبردار
واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا طرف اپنی بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا
میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبی میں اور سچا اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور
نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف مکر کر یعنی دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب سے مراد مکر خدا سے
پہونچانا بلا کا ہے دشمنوں میں پر اوس جگہہ سے کہ گمان نہ رکھیں اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور سوا انکے اور اخلاق بد ہیں وعن ابی بکر قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا الله العفو والعافیة فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من
العافیة رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے ابی بکر سے کہ کہا کھڑے ہوئے

رسول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اس لیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے
یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر صحت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے ف حضرت ابوبکر کے رونے کا سبب یہ تھا کہ یاد آیا رسول کو فتنوں اور غلبہ شہوت
اور حرص میں امت کے اور حکم کیا اونکو کہ بخشش اور عافیت مانگیں تا کہ بچا رہے اونکا ایمان آفات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی اور دین میں فتنہ سے اور بدن
میں بری بیماریوں سے سخت رنج سے **وعن** انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل
قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل
ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی
عافیت سے رکھے تجھکو اللہ لوگوں سے اور عافیت سے رکھے انکو تجھ سے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے
پس فرمایا اوسکو مانند اوسکے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اوسکے مانند اوسکے فرمایا جس وقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات بیچ دنیا
اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے
وعن عبد اللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللہم ارزقنی حبک وحب
من ینفعنی حبہ عندک اللہم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللہم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ
فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی
نصیب کر مجھکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دے مجھکو دوستی اوسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ دیا تو نے مجھکو اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں
پس گردان اوسکو سبب قوت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہے تو نے قسم مال اور عافیت اور علم وغیرہ سے انکو باعث شکر اور
طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کروں انکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھ سے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس گردان اوسکو
سبب فراغت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول ہوں حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اوسکی کی دے تا اغنیا شاکرین سے ہوں میں اور
اگر نہ دے تو مجھکو تو اوس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اوس میں دل نہ لگا رہے اور عبادت میں مشغول ہوں اور جزع فزع نہ کروں تا فقراء صابرین سے ہوں میں
وعن ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بہؤلاء الدعوات لاصحابہ
اللہم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تہون بہ
علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من
ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا
من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اوٹھتے کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنی اس لیے کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطے تعلیم انکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے
خوف اپنا اسقدر کہ حائل ہو تو بسبب اوسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی [illegible] تیرے [illegible] نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہونچاوے تو ہمکو بسبب اوسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کے مین اور نصیب کر یقین سے اوسقدر کہ آسان کرے تو بسبب
اوسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر اوسکو
وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اوسکو اخیر عمر تک یعنی تمام اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو
کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے تو ہمکو اوسپر کہ دشمنی کی ہم سے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری
دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کے ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کا اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو
کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہو جاوین مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہو تو جانیگا کہ جو مقدر مین ہے پہونچیگا اور جو مقدر نہین ہے نہ ملیگا اور
یا جو کوئی یقین رکھیگا کہ مصیبتیں آخرت کی شدید ہین اور دنیا کی مصیبتیں ناپائدار اوسکو دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جاتی ہین کیونکہ ایسا یقین عطا فرما اور نہ کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین
نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت کیجئے اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہے بلکہ مستحب ہے ع ح سر **وعن** ابی ھریرۃ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ
باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھہ اوس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنی عمل نصیب کر علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنی ایسا
علم کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دنیا اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ
حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند
وجھہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم
زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی
عشر ایات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی اور
روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اونپر وحی سنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکہی کے
پس اوتاری گئی اونپر وحی ایک دن پس رہے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اوترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس رفع کی گئی وہ حالت حضرت
سے پہر سامنے ہوے قبلہ کے اور اوٹہائے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوویں اور نہ کم کر ہمکو یعنی
نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتھہ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبی مین اور نہ ذلیل کر
ہمکو یعنی بسبب منع کرنے چیزون کے کہ [illegible] اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کا اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھہ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ
برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھہ بخشش و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کیجیو کہ دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھہ دینے صبر اور توفیق شکر کے
اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھہ طاعت تہوڑی کے پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجپر یعنی اوپر میرے دس آیتین جو شخص کہ برپا رکہے اونکو یعنی عمل کرتا رہے اونپر داخل ہوگا
بہشت مین نیکیونکے ساتھہ پہر پڑہین حضرت نے یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** آواز مانند
آواز مکہی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہونچاتے تہے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ کی سمجہ مین نہین آتی تہی جیسے کوئی آواز

مکہی

بلغو کو سنتا ہی اور کچھ سمجھتا نہیں اوس سے اور درمنثور میں ہے قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوٰۃ

فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم

علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب آیات یہ ہے وہ مومن کہ اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں یعنی دل سے اور بدن سے

اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیز دن سے یعنی خواہ کہنے کی ہوں خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہیں اور وہ مومن کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی ستر ونکو محفوظ رکھتے ہیں

یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں پس وہ نہیں ملامت کئے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی غلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گراوے

یا متعہ کرے پس وے ہیں تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنے والے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کو اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن

کہ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہ لوگ وہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کو کہ وہ جنتوں میں اعلیٰ جنت ہے وہ اوسمیں

ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ

فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی

ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن

حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھتا یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو

دعا کروں میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر رضا صبر کرے پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب میں کہا عثمان نے

پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور

دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیری بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے

تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمہارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کی تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے یہ ہے یا الٰہی شفاعت

قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہے حدیث

شریف میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اوسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اوسکے بہشت دیتا ہوں اوسکو

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب

من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داؤد یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا

حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعا داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہتے یا الٰہی تحقیق میں

مانگتا ہوں تجھسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکھے تجھکو اور وہ عمل کہ پہونچاوے مجھکو دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری

طرف میری محبت جان میری کے سے اور مال میری کے سے اور اہل میری کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر

کرتے حضرت داؤد کا ذکر حال ایک حدیث کرتے اون سے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا

یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوٰۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض

القوم لقد خففت واوجزت الصلوٰۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

تاکہ جس چیز کا حصول ہوا اوسکی عاقبت مانگو جیسا کہ اوپر کی حدیثین گذرا مولانا **وعن عمر** قال علّمنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال قل اللّٰهُمَّ اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللّٰهُمَّ انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من الاھل والمال والولد غیر الضّالّ ولا المُضِلّ رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الہی گردان باطن میرا بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرا نیک شائستہ یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بہتر اوس چیز کی کہ دیتا ہے لوگونکو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نے

کتاب المناسک

کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے **ف** حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چہہ مین پہر حضرت نے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کر کے مکہ کو بہیجا تا لوگونکو حج کروادین پہر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے **ف** حج فرض ہے عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردے پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنی تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد وراحلہ پر ہے یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکے سے وقت پہر آنے تک اور امن راہ ہے غالبًا یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب قزاقون وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہے تو اسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس ہمارے لوگون کیواسطے وہ شرط پائی جاتی ہے یہہ نہ باز رہین حج سے اور شرط حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کیواسطے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہو تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہے اور حج فرض محرم کیساتہ کرے بغیر اذن خاوند کے بہی اور اگر احرام باندہے لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پہر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونیکا پہر اگر از سر نو احرام باندہے لڑکا حج فرض کیواسطے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اوسکا احرام حج فرض کیواسطے اسصورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کے یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بہی کہتے ہین احرام شرط ہے اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتے ہین آفاقی کیواسطے یعنی غیر مکی کے اور حلق یا بال کترانے اور ہر چیز کہ واجب ہے بسبب ترک اوسکے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا انکے سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال خطبنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجّوا فقال رجل اکلّ عام یا رسول الله فسکت حتی قالھا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیائھم فاذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فدعوہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ ہو رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکہتے تم پہر فرمایا چہوڑ دو مجکو جب تک کہ چہوڑون مین تمکو پس سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوے وہ لوگ کہ تہے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال انکے

کے اور اختلاف کرنا اونکی کو اوپر انبیاء اپنی کے یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوس مین سے اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اس لیے تنبیہا چپکے ہو رہے جواب نہ دیا اور اونہون نے تین بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تم سے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسے کہ یہہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑو نہین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہہ کہ جو کچھہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اوسیطرح بجالاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھہ ہے مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہارے سوال کی نہین ہے اور اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجا لانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجا لاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور حوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہے ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اوسدن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتون سے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوس مین نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہون سے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اوس مین جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیز کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے ہوکہ پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تہا ماں کے پیٹ سے ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کے لیے کہ درمیان اون دونون کے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روا

ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحا مین پس فرمایا کون قوم ہو کہا قافلہ والون نے ہم ہین مسلمان پھر پوچھا قافلہ والون نے تم
کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کے ایک عورت نے لڑکیکو یعنی کجاوہ مین سے لڑکیکو ہاتھہ مین اوٹھا کر دکھایا پھر کہا کیا ہو واسطے اسکے حج یعنی
ثواب حج کا فرمایا ہان واسطے تیرے بھی ثواب ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** روحا نام ایک جگہ کا ہی چھتیس کوس پر مدینہ سے اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکو بھی ثواب حج نفل کا ہو و
تجکو بھی ثواب ہے کا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیری اوسکی اور باعث حج کی ہی اور لڑکا اگر لڑکپن مین حج کرے تو حج فرض اوسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ
ہونیکے شرائط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج کرے اور ایسے ہی غلام اگر حج کرے تو اوسکے ذمہ سے بھی ساقط نہین ہوتا یعنی بعد آزاد ہونیکے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج
فرض ہو ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اوسکو واجب نہین ہے ع ح **وعنہ** قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ
علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا اوپر اوسکے بندون کے بیچ امر حج کے پایا باپ میرے کو بوڈہا ہے نہین ٹھیر سکتا سواری
پر کیا حج کرون اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال و جواب حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہہ ہے کہ میرے
باپ پر بڑہاپے مین حج فرض ہوا ہے اسلئے کہ وہ بڑہاپے مین مسلمان ہوا ہے اور اوس پاس مال ہے یا مال ہاتھہ لگا ہے اوسکے بڑہاپے مین اور وہ سواری پر بیٹھہ نہین سکتا
کیا مین اوسکی طرف سے نیابتہ حج کرون فرمایا ہان جانا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہے جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرنے دم تک اور امر کرے وہ غیر
کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضون کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو
تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق شرح کے موافق اول روایت فقہی کے یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ دلیل حضرت
شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بحسب قوے الحفص کو حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہے
اوسکی مولف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانھا ماتت فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لو کان علیھا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فھو احق بالقضاء [illegible] روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر قرض
کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کے اسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ
اوس شخص کو اپنی بہن سے کچھہ مال ہاتھہ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج
کروا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن شرط ہے در مختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل
بامرأۃ ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال
اذھب فاحجج مع امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھہ عورت کے یعنی مرد و عورت
اجنبی ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت اوس حالت مین کہ ہووے ساتھہ اوسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانی اور
فلانی کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہان لشکر جاتا ہے اور مین میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ مین بھی لشکر کے ساتھہ جاوون اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے لیے یعنی
پس کیا کرون آیا جہاد کو جاوون اور بیوی کو اکیلا حج کے لیے جانے دون یا بیوی کے ساتھہ جاوون اور جہاد مین نہ جاوون فرمایا جا اور حج کر ساتھہ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ
غازی بہت ہین اور تیری بیوی کے ساتھہ سوا تیرے کوئی محرم نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا
اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکے

شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہو کہ اوسکے ساتھہ محرم ہو یا خاوند ہو اور محرم سے مراد وہ ہو کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو سبب قرابت کو یا علاقہ دودہ کو یا سسرال کو اور شرط اسکی یہہ ہو کہ عاقل بالغ ہو اور مجوسی نہو اور فاسق نہو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو عائشہ سے کہا پروانگی مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم پر جہاد نہین ہو اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کو مگر کہ ساتھہ اوسکے محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہو کہ مباح ہو عورتونکو نکلنا طرف اوس جگہہ کی کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بہی جاوے اور اور روایت صحیحین مین بہی آئی ہو کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اوسکے ساتھہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر اقوال فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہو جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہے کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اوسکے ساتھہ محرم ہو اوسکو فقہا نے حمل کیا ہو تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہو تو اوس صورت مین ہو کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کے سفر سے منع آیا ہو تو مراد یہہ ہو کہ ہر منزل آدہی دن سے زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کے سفر سے منع آیا ہو تو مراد یہہ ہو کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہو تو مراد یہہ ہو کہ شب و روز چلے پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بہی برابر تین دن کے ہو جاویگا ۱۲ مولانا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام باندہنے کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکے لیے جحفہ کو اور نجد والونکے لیے قرن منازل کو اور یمن والونکے لیے یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنے کی ہین اون شہر والونکے لیے کہ مذکور ہوے اور اونکے لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکے سے یعنی مثلا اہل ہندوستان جب راہ مین پہونچین تو یلملم سے احرام باندہین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہو کہ جبکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سے احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر اوسکے سے ہو اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذوالحلیفہ نام ہو ایک جگہہ کا کہ چہہ کوس ہے مدینہ سے اور دس منزل ہو مکہ سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور نام ہو شہرون عرب کا کہ تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ہو ایک جگہہ کا قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہو دو منزل مکہ سے اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سے گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرہ کے تو لازم نہین ہے اوسکو احرام باندہنا اوسطے داخل ہونے مکہ کے جیساکہ مذہب شافعی کا ہو اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہو داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکہتا ہو اور انہون نے عمل اس حدیث پر کیا ہو لَا يُجَاوِزُ أَحَدٌ الْمِيقَاتَ إِلَّا مُحْرِمًا یہہ حدیث مطلق ہو اس مین قید ارادہ حج و عمرہ کی نہین اور دوسری یہہ کہ احرام واسطے تعظیم اوس مکان بزرگ کے ہو پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کے یعنی جگہون احرام کی ہین انکو جائز ہو مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ انکو اکثر مکہ مین آنا پڑتا ہو اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہو پس حکم انکا حکم اہل مکہ کا سا ہو اسواسطے یعنی جیسے انکو درست ہو کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلین اور پہر داخل ہوون مکہ مین تو بغیر احرام کے چلے آوین ایسے ہی انکو بہی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جگہون احرام کی کے اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سے تا حد حرم ہو اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کے اور جو کہ ان احرام کی باندہنے کی جگہون مین ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم انکا حکم اندر والونکا سا ہو اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور رہے اندر احرام کی جگہہ کے پس احرام باندہنے کی جگہہ اوسکی وہین سے ہو جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ کے

ذکر گذرنے کا میقات سے بلا حالت احرام مین ۱۲

اور ظاہر ہی حدیث ... مخصوص ہو ... کی طرف حل کی اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے حکم کیا
عائشہ کو تنعیم کی طرف ... احرام ... حدیث مخصوص ہو ساتھ حج کے یعنی یہہ حکم حج کرنیوالے کا ہی کہ وہ اپنی احرام باندھے اور عمرہ کرنیوالا اول حل پر
آکر باندہے جیسا حدیث عائشہ سے معلوم ہوا ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي
الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہی اور ... احرام کی جگہہ عراق والوں کی
ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سے اور احرام کی جگہہ نجد والوں کی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والوں کی یلملم ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اور راہ
دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام کی دوسری راہ والوں کی جحفہ ہی یعنی مدینہ والوں کو دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہی ... وہان سے احرام باندہیں جانا چاہیے کہ پہلے
دو راہیں تہیں ... ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک میں ... ایک ہی راہ ہی اور اس مین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات
ہوئیں مدینہ والوں کی لیکن احرام اپنا باندہیں ... علما نے اولیٰ یہہ ہی کہ جو میقات دور ہی مکہ سے وہان سے احرام باندہے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بہی ہی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ
فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً
مَعَ حَجَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا عمرہ کیے رسول خدا ... سلم نے چار ... اوس کی کہ وہ ذی الحجہ کے
مہینے میں تہا اور بیان ان چار عمروں کا ... پانچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا ... عمرہ جعرانہ سے اور جعرانہ
جگہہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہہ بہی عمرہ بیچ مہینہ ذیقعدہ کے ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اوسکی کہ ذی الحجہ میں تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام
ایک گانو کا ہی نو کوس پر مکہ سے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہی اور کچہہ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم روانہ ہوئے مدینہ سے چھٹی سال
ہجری میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتہہ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ تہے جب حدیبیہ میں پہنچے تو قریش جمع ہو کر آئی اور حضرت کو مکہ
کی آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے پہر آئے پس حقیقت میں یہہ عمرہ تو نہوا ولیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے یہاں عمرہ گنا گیا
اور حکم احصار کا یہیں سے مشروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کی قضا کو گئی کہ مین اور تین روز وہاں رہے چوتہے روز روانہ ہوئے وہان سے یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس
عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثوں میں بہی آیا ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنی رکنے کی احرام سے نکل آوے
اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کے نزدیک اوسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اسکا
اجمال کا یہہ ہی کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہی کہ نو کوس ہی مکہ سے آٹہویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتہہ لگی حضرت پندرہ
یا سولہ روز جعرانہ میں رونق افزا رہے اور وہ غنیمت بانٹی اونہیں دنوں میں ایک رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لیگئے اور عمرہ کیا اور اوسی رات
پہر آئی اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتہہ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہہ ذی الحجہ میں ہوا اور باقی
ذیقعدہ میں پس چار دن عمرے کہ حضرت نے کیے یہہ ہیں اور حج اسلام سوائے ایک کے نہ تہا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تہے
اور حضرت بہی کرتے تہے لیکن گنتی اونکی علما کو نہیں معلوم ہوتی کہ کی گئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ حج
میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہی اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونوں میں شرط ہی
حج میں بہی اور عمرے میں بہی اور حج فرض بہی ہوتا ہی اور نفل بہی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہی کرنا اوسکا **وَعَنِ**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی براء بن

ف بیان تعداد حج و عمرہ کا آنحضرت سے ترمذی میں ہے جابر سے ... حج کیا نبی صلعم نے ... تین حج ... اور ایک حج بعد ہجرت کے ... اور ساتہہ اوسکے عمرہ بہی تہا ... ۱۲ مولانا

عائشہ کے کہا عمرہ کر ہو اتھ اصلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بقصد میں حج کی بعد اقران کی پس تخالف نہیں ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج دو پہلے نہیں ہوا کیا اور اس حدیث میں آیا کہ حج سے پہلے دو عمرہ کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ ظاہر ہے کہ صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا بلکہ
اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرہ کا دیا گیا تو ظاہر میں افعال عمرہ کر نہ کیے پس اس روایت میں دو عمرہ آئے ہیں حج سے پہلے مراد ہیں کہ ادا کیے
دو ہی عمرے ہوے اور جس روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کیے بطریق حج کے مراد ایک عمرہ ہے جس کا ثواب ہی عمرہ کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوے مولانا **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال
فی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتہا نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بہا ولم تستطیعوا والحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ
احمد والنسائی والدارمی ... ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن
حابس پس کہا کیا حج ہر سال کو ہے حج فرض ... کہ ہان البتہ واجب ہوتا حج ہر سال میں
حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کر سکتے تم اوسکو ... ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی
اور دارمی نے **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا
علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا ... تعالی یقول وللہ علی الناس ... من استطاع الیہ
سبیلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وہلال بن عبد اللہ مجہول والحارث یضعف فی الحدیث
اور روایت ہے ... پہونچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق
اوسپر اس بات میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنے پر اسواسطے ہے کہ اللہ
تعالی بابرکت و برتر نے فرمایا ... پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر کہ طاقت رکھے طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے اور اوسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جانے
آنے میں کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دے جاوے کہ جبتک یہہ آوے اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ کرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو
تو مرتا ہے اسی حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہو جاتا ہے یعنی مانند اونکی ... اگر ہلکا اوسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے ترک کرے تو مانند
اونکے ہوتا ہے گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہہ ازراہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرضکہ یہہ نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی یا نصرانی
ہو کر مرتا ہے نعوذ باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت حق تعالی کا کرے یعنی
بسبب بجا لانے طاعات کے پس اللہ ... عالم کے لوگوں سے یعنی طاعت کرنے یا نہ کرنے ... سے نفع اور نقصان اوسکو نہیں ہے اور نقصان انہیں کو ہے ظاہر
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑہی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک کہا ہے اس لیے کہ پورا استدلال اسی قدر آیت سے حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم ع ح
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ضرورت اسلام میں نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ضرورۃ اوسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو ...
طیبی نے کہ دلالت کرتا ہے ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نہ کرے تو نہیں ہے مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور
بعضوں نے کہا کہ معنی ضرورت کے ہیں ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ رہبانیت میں ہے حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا
حج اور نکاح کا نہ چاہیے ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داود والدارمی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نے **ف** یعنی جو

کوئی جاتا ہو حج کرنا اور قادر ہو اوسکا اور اگر دیر سے چلے ہو کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اور کہتے ہیں کہ بسبب سستی آفتیں ہیں اوسکی تاخیر میں اور یہہ بہت صحیح روایت ہماری مذہب کی اور امام مالک اور احمد کی بہی کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہوا اوسی برس جانا ہوگا اور قافلہ بہم پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کرے اور جو دیر کرے سال تک تاخیر کرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب علی التراخی ہے یعنی آخر عمر تک جائز ہے تاخیر اوسکی جیسے کہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نکیا تو گنہگار مرا بسبب ترک نیک امر کے اور رہا ہے علمانے لکہا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہوجاوے مال اوسکا تو پہونچتا ہے اوسکو کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہو ادا پر اور امید ہے یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی اس پر اگر نیت ادا کی رکہتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ۱۲ ح فی المرقاۃ والمناسک و رد مختار **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ رواہ الترمذی والنسائی و رواہ احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سے دور کرتے ہین فقر کو اور گناہونکو جیسے دور کرتی ہے بہٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپیکا اور نہین ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پہر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہے یعنی افلاس دور ہوجاتا ہے یا دل غنی ہوجاتا ہے ۱۲ ع **وعن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اوسپر سوار ہوکر جاوے اور شرطین واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص انمین دو شرطونکو اسلیے ذکر کیا کہ یہی اصل اور بہت ضرور ہین اور حدیث اس مین رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہین واجب ہے حج اوسپر بہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ۱۲ ح **وعنہ** قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام آخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام آخر فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفصل الاخیر

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہے بسبب پسینے اور میل کی یعنی تارک الزینت ہے پہر کہڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزین حج مین بہت ثواب رکہتی ہین یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتہہ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کے مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر سے اخیر تک **وعن** ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہے نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کرسکتا اور نہ سوار ہوکر انکے لیے جاسکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۱۲ **وعن** ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

شافعی کا ابو داود و ابن ماجہ نے ف یہی ... [illegible] ... امام

کے نزدیک درست ہے حج کرنا غیر کی طرف سے کہ آپ نے حج نکیا ہو لیکن اولی یہہ ہے کہ پہلے آپ حج کرے پہر اوروں کا ... [illegible] ... یعنی یہہ ہے کہ بہتر

نہ کرے واجب الی بہتر جواب یہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اونہون نے اسپر عمل نہین کیا ع + ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَھْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کے

مشرق والونکے لیے عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ گہر اونکے خارج حرم

کے جانب مشرق ملکے ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کے دو ہوئین ایک عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون

جگہونمین سے جس جگہہ پر گذرے وہین سے احرام باندہے ع + مولانا **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والون کے لیے احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی

یہہ ابو داود و نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَلَّ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا سنا مینے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو شخص کہ احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکہ تک بخشی جاتی ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ

پیچہے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** او عمرۃ مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور او وجبت الجنۃ مین شک

راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہے پس فضیلت ہوتی ہے ساتہہ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سے

ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی

مواقیت سے یعنی احرام کی جگہون سے احرام پہلے باندہنا اور اپنے گہر سے احرام باندہکر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہے اور یہہ جب ہے کہ بچ سکے ممنوعات

احرام سے اور اگر جانے کہ نہین بچ سکیگا تو میقات سے افضل ہے اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندہنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی کی

ایک روایت تو یہہ ہے کہ اوسکا احرام صحیح نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہے ع + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ فَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَکَّۃَ سَاَلُوا النَّاسَ

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ تہے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل

کرنیوالے ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتے لوگوں سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہے یعنی

یہہ سفر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اون لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو

توشہ ٹہراؤ اور آیت و حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب کرنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہے کاملین کے نزدیک بہی اور جو کوئی ارادہ کرے نری توکل کا یعنی

بدون اسباب کے اوسکو بہی کچہہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے ع + ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی النِّسَاءِ جِھَادٌ قَالَ نَعَمْ

عَلَیْھِنَّ جِھَادٌ لَا قِتَالَ فِیْہِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ عورتون پر ہے جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر

ایسا جہاد ہے کہ نہین لڑائی اوس مین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کے لوگونکی اور وطن کی

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

حاجۃ ظاہرۃ او [illegible] ... او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا رواہ الدارمی اور روایت ہے

ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا ... [illegible] ... یا بادشاہ ظالم نے یا مرض نے کہ روک رکھے

پس مر گیا اور حج کیا پس چاہے ہو کہ مرے اگر چاہے یہودی کر اور اگر چاہے نصرانی **ف** ... [illegible] ... ظالم ... [illegible]

جہان مال ... تب حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح ... [illegible] ... پر حج فرض نہین حاصل سارے حدیث کا یہ ہے

کہ جسکو پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بہی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچہہ پروا

اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ

ان دعوہ اجابھم وان استغفروہ غفر لھم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونہون نے

فرمایا کہ حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے مہمان ہین اللہ تعالی کے اگر دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے قبول کرتا ہے دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتے ہین اوس سے بخشتا ہے

اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ

النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنیوالا اور

حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا نقل کی یہہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت

الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکا پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گہر مین

اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہہ احمد نے **ف** پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنے اہل وعیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہے گناہون سے

دعا اوسکی بہت قبول ہو گی اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا اور طالب علم بہی ہین یعنی یہہ جب گہر کو آوین تو اونسے بہی پہلے داخل ہونیکی گہر مین

اسیطرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کراوے کہ وہ بہی مغفور ہین **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج

حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کے یا جہاد کے پہر مر گیا بیچ راہ اوسکی کے لکہتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب

جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہین کچھ حکم مین ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تہا اور پہر مر گیا یعنی اوسکے لیے بہی

ثواب عالمون کا سا لکہا جاتا ہے

باب الاحرام والتلبیۃ

باب ہے بیچ بیان احرام باندہنے کے اور لبیک کہنے کے **ف** احرام کو احرام اسلیے کہتے

ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنے والے کو اپنے پر حرام کرنے ہوتے ہین چنانچہ بیان اونکا آگے ہو گا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی

انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اونکے کے پہلے احرام باندہنے کے اور واسطے نکلنے اونکے احرام سے پہلے طواف کرنیکے ساتہہ خانہ کعبہ کے ساتہہ خوشبو کے کہ ہوتا

تہا اوس مین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبو کی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکہون کو

نظر پڑتی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے احرام اونکے کے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو مین خوشبو

حضرت کو لگاتی اور وہ خوشبو ایسی تہی کہ اوس مین مشک بہی ہوتا پس اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کی لگا دے اور اثر اوسکا بعد احرام

کہ باقی رہی تھی ...

پہلے احرام کو لگا تا یعنی ...

احرام سے نکلی تو میں نے حلال ہونے سے پہلے ...

جب حضرت احرام سے نکلے تو جب بھی میں حضرت کے ... رَسُوْلَ اللّٰہِ ...

يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ...

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کہتے ہوے کہ حاضر ہوں خدمت میں تیری یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت میں تیری نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے نہیں زیادہ کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تلبید کہتے ہیں تلبید یہہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھہ تاکہ بال چمٹ جاویں آپس میں اور نہ پہنچے اونمین غبار اور جوئیں نہ پڑیں محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ نہیں واجب لیکن اوسکے ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اوسکے ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے ورنہ اور الفاظ بھی جو انکی روایت کیے گئے ہیں پہر کمی کرنا ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنا **وَعَنْہُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤں اپنا رکاب میں اور سیدھا اوٹھاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کو مدینہ سے پڑھ کر روانہ ہوے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھی اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اوسکے لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کے لبیک کہی اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بیدا میں کہ نام ایک جگہہ بلند کا ہے پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھہ کر لبیک کہے اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ اونکے نزدیک مستحب یہہ ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھہ کر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یون دی گئی ہے کہ حضرت نے مصلی پر لبیک کہی پہر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پہر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسیلیے علمانے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور یہی اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی میں نے کر لکہی ہے ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھہ حج کے چلانا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اس لیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ حال اودیکہا ہے اور جو کہ موافق اوسکے تھا اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہہ روایت روایات آئندہ کے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتے تھے ساتھہ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرہ کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اس لیے کہ صحابہ حضرت کے ساتھہ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے

یعنی جو زیادتی کہ منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ۱۲ مولانا

یعنی انس سے ہم کو افراد کہنا ... لیے اور اور روایتوں سے قران ثابت ہے پس تطبیق ... ۱۲

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع الحج [illegible]

روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے

پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ [illegible] اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ صرف حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے [illegible] پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کو میں پس نہیں حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک مفرد اور مفرد وہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعضی حدیثوں سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہہ حدیث بھی انہیں میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق انمیں یوں دی گئی ہے کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال یہہ ہے کہ حضرت کہتے ہوں کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپس میں مشابہ ہیں بعضے صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران میں موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کے ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اوسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج و عمرے کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اوسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوای مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ہے ۱۲ع مولانا **وعن** ابن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدا فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج متفق علیہ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کی طرف حج کے بیان اوسکا یہہ ہے کہ شروع کیا احرام عمرے کا پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے میں پس قارن ہوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۱۲ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** زید بن ثابت انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی

روایت ہے زید بن ثابت سے یہہ کہ اونہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ننگے ہوئے یعنی سیے ہوے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے ۱۲ع ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسہ بالغسل رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اوس سے دھویا جاتا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمالیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۱۲ع **وعن** خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او التلبیۃ رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی

خانہ کعبہ افضل کیونکہ اسمین شرف مشرکین ہی تو اور عمرہ اور طواف وغیرہ عبادتین بیکار کر تو اور حج تعظیم الٰہی کی کرتی لیکن بسبب کرکے لبیک اسطرح کہتی لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑا اور لبیک لا شریک لک کہا یعنی جو مشرکین کہتے تھے اسکو ترک کیا اسلیے کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اسمین تکلف
الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک کیونکہ ہو سکتا ہے

باب قصۃ حجۃ الوداع

یہ باب ہے قصہ حجۃ الوداع کا
وداع وداع کرنے سے ہے یعنی رخصت کرنیکو اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسوین سال ہجرت کے کیا اور اسکا نام حجۃ الوداع رکھا گیا کہ حضرت نے اوسمین
لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اور تھوڑے دنون بعد حلت کی اور اونکو گواہ کیا ادائے رسالت پر اور احکام سب پہنچا دیے اور حدیث جابر کی جامع احادیث کی ہے اس قصہ مین

الفصل الاول

فصل ہے پہلی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے مدینہ مین نو برس کہ حج نہین کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگون مین یعنی ندا کی ندا کرنیوالے نے حضرت کے حکم سے دسوین سال ہجرت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہین پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پہنچے ہم ذو الحلیفہ مین پس جنی اسما بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسما نے یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون مین یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہین اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین پھر سوار ہوئے قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی اونکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کے کہ یہ ہین حاضر ہون تیری خدمتمین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمتمین حاضر ہون تیری خدمتمین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمتمین تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت مین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہین تھے ہم یعنی پہلے اس سے نیت کرتے مگر حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یعنی حج کے مہینون مین یہانتک کہ جب آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے ساتھ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ لگایا اوسپر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھر چلے چار بار پھر اپنے طور پر یعنی آہستہ پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی جا اوسکو جائے نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون

ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اوس حج مین حضرت کے ساتھ نوے ہزار آدمی جمع ہوئے اور بعضون نے کہا کہ ایک سو تیس ہزار تھے اور اسما پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر اونکے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر سے نکاح اونکا ہوا اور اونکے انتقال کے بعد حضرت علی سے ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسما حضرت ابو بکر کے نکاح مین تھین اور اونسے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے اور غسل کی دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورتونکو احرام کے لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسیلیے عورت نفاس والیکو احرام کے لیے تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی اور لبیک کہہ اوس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورتونکا صحیح ہے اور اوسپر اجماع ہے سب علما کا اور نماز پڑھی الخ یعنی دو رکعتین سنت احرام کی پڑھین اور لائق ہے کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑھے اوس مسجد مین اور اگر اور جگہ سوائے مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یہ کنایہ ہے پہلے جملے کی معمول تھا ایام جاہلیت مین کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنیکو بڑا گناہ جانتے تھے اب حضرت نے اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرنیکا حج کے مہینون مین چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جب وقت کہ آئے ہم الخ یعنی اترے ذی طوی مین اور تمام رات وہین رہے پھر نہا کر داخل ہوئے مکہ مین ثنیہ علیا کی طرف سے چوتھی ذیحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑھی اس لیے

کہ دیا انکا تیسرے دور تک اور سیدھا چلے چلنا یعنی کعبہ کے گرد اوسکے تین پھیرے پانچ تیز اور چار پھیروں میں چلے جیسے کہ سیدھا چلتے ہیں اور یہہ جو پہلے تین پھیروں میں جلد چلنا
اور جلدی چلنے کا سبب تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا کو آئے تھے مشرکون نے کہا کہ انکو بخار مدینہ نے ضعیف کر دیا ہے پس آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چلکر
اظہار قوت کرو پھر بعد دور کرنے علت کے بھی یہی حکم باقی رہا اور اسمین بہت سی حکمتیں ہیں اور یہہ جو طواف میں چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالتے ہیں اور
بغل کو کھولے رکھتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کیلیے تھا اور پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم یعنی بعد طواف کے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر
حضرت ابراہیم کھڑے ہوکر کعبہ کو بنایا تھا اور اسمین نشان ہے اونکے پاؤں کا اور یعنی مقام ابراہیم کہیں جگہ کو کہتے ہیں ابراہیم کا اور اب وہ خانہ کعبہ کے ایک حجرہ میں ہے کہا اوسکے پیچھے کھڑے ہوکر حضرت نے
دو رکعتیں پڑھیں اور اس جگہ کھڑے ہوکر یہہ نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے
نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہیں اور پڑھی قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھی اور قل یا دوسری میں پس تقدیم ہے سورہ
متاخر کی اور پیچھے سورہ مقدم کو لازم آئی توجیہ اسکی یہہ کہی ہے علما نے کہ واو مطلق جمع کے لیے ہے یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں پڑھیں اس سے تقدیم و تاخیر کچھہ نہیں سمجھی جاتی پس اشکال کچھہ نہیں لازم
آتا اور کہا طیبی نے کہ اسمین نکتہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا ایہا الکافرون واسطے تبری شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اوسکی کے اور بعضی روایتوں میں تقدیم
قل یا ایہا الکافرون کی آئی ہے **ثُمَّ رَجَعَ** إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ
هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ
عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ پھر طرف حجر اسود کی پھرے پس بوسہ دیا اسکو
پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوے صفا سے پڑھی یہہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں سے ہیں اور فرمایا
حضرت نے کہ شروع کرتا ہوں میں ساتھہ اوس چیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھہ اوسکے یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسیطرح میں بہی اول صفا پر چڑہتا ہوں اور پھر مروہ پر چڑہونگا
پس شروع کیا ساتھہ صفا کے پس چڑہے اوسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر منہہ کیا قبلہ کی طرف پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے
بول بالے کا جو کیا تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی
تین بار اسیطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروہ کی یہانتک کہ پہونچے قدم حضرت کے بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہنے لگے دونوں قدم
حضرت کے یعنی نشیب سے بلندی پر چڑہنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھیرا مروہ پر پکارا اوس
حالت میں کہ وہ تھے مروہ پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ہدی ساتھہ اپنے اور کر ڈالتا میں حج کو عمرہ پس جو کوئی تم میں سے کہ نہو ساتھہ اوسکے
ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے یعنی احرام حج کو سعی کے بعد کہولے اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے یہہ حکم ہے یا ہمیشہ کو پس انگلیاں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونگلیاں اپنی ایک ہاتھہ کی دوسرے ہاتھہ کی اونگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہہ حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے بلکہ
ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو **ف** یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہے لیکن حجر اسود بعضی دروازوں
حرم کے سے کہ محاذی اوسکے ہیں معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تھا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تہی ویسے ہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے سات بار کی صفا سے مروہ تک ایکبار

حضرت علی نے کہ کس چیز کا احرام باندھا تھا کہا میں نے کہ یا اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا کہ احرام باندھا ہے ساتھ اسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق ساتھ میرے قربانی ہے یعنی ہدی ہے پس تو
نہ کھول یعنی احرام عمرہ کا باندھ کر سوائے حج کے یہ بات میرے ساتھ ہی ہے میں احرام سے نہیں نکلتا یہانتک کہ فارغ ہوں عمرہ اور حج سے پس تم بھی احرام سے نکلو کہا جابر نے پس سب ہدی اونٹ کہ لایا تھا
حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئے لوگ سب یعنی کتروائے بال انہوں نے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرہ کے سے نکل آئے بعد فارغ
ہونیکے عمرہ سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھی اونکے ساتھ ہدی حلال ہوئے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کے
پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی ان لوگوں نے کہ احرام عمرہ سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا میں پس نماز
پڑہی منی میں یعنی مسجد خیف میں ظہر اور عصر اور مغرب عشا اور فجر کی پہر ٹھہرے تہوڑی دیر یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے کہ تھا بنا
ہوا بالوں کا کہ کھڑا کیا جاوے حضرت کیواسطے نمرہ میں پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کے اور نہیں گمان کیا تہا قریش نے مگر یہہ کہ حضرت کہڑے ہونگے
حج کیلئے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ قریش کرتے جاہلیت میں پس گذر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تہا
حضرت کیلئے نمرہ میں پس اوترے اس میں یعنی اور ٹھہرے اوس میں یہانتک کہ جب ڈہلی دوپہر حکم کیا ساتھ قصوی کے کہ نام تہا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت
کیلئے پہر آئے حضرت یعنی اونٹنی پہ سوار ہوکر اندر وادی نمرہ کے پہر خطبہ فرمایا روبرو لوگوں کے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہیں تمپر یعنی آپس میں ایک دوسرے کا
نہ خون کرے اور نہ مال کسیکا ری دغابازی سے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کی یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کی یعنی ذی الحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کی یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے
ہو کسیکا مال لینے کو اور خون کرنے کو اس دن میں اس مہینے میں اس شہر میں اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپس میں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی
نیچے قدموں میرے رکھی گئی ہے اور پست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کسینے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور رسمیں جاہلیت کی تہیں موقوف کیں اور خون جاہلیت
کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہے اس میں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں میں سے خون ابن ربیعہ
بن حارث کا ہے اور وہ دودہ پیتا تہا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تہا اوسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں نے اپنے سودوں میں سے سود عباس
بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پہر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق تمنے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اوسکے کہ تم سے کیا ہے یا ساتھ عہد کے
کہ تمنے اوس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکی کے اور حلال کیا تمنے اونکی شرمگاہوں کو ساتھ حکم اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر کسو کو کہ
مکروہ جانتے ہو تم اوسکے آنیکو یعنی نہ اذن دیویں گہر میں آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کریں یہہ یعنی اذن دیں آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور
اونکا حق تمپر روزی اونکی یعنی کہانا پینا اوسیکے حکم میں داخل ہے مکان بہی کا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کے اور تحقیق چہوڑی میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہونیکے بعد چہوڑنے میرے کے
اوسکو تم میں یا بعد چنگل مارنیکے ساتھ اسکے اور عمل کرنیکے اوسپر اگر چنگل مارو گے ساتھ اوسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچہے جاؤ گے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کے پس کیا جواب دو گے کہا
صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے یہہ کہ تحقیق پہنچائی تمنے پیغمبری اور ادا کی تمنے امانت اور خیرخواہی کی تمنے یہہ اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کی اونگلی اپنی کے اور یہہ
حال ہے کہ اوٹہایا اوسکو طرف آسمان کے اور جہکایا اوسکو طرف لوگوں کے اور کہا تین بار یا الہی گواہ رہ یا الہی گواہ رہ یعنی اپنے بندوں کے اقرار پر کہ اونہوں نے اقرار کیا [illegible]
کتروائی بال منڈانا بالوں کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اس لیے کہ تا باقی بال حج میں منڈاویں اور سمت متوجہ ہوویں

منا میں جانا اور رہنا رات کو وہاں ہمارے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہاں تمام ہوتی ہے
اور عرفات حل میں ہے اور نہیں گمان کرتے تہے الخ یعنی قریش گمان کرتے تہے کہ حضرت ٹہہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جیسے کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تہے کہ مزدلفہ
ٹہہرتے تہے اور اسکو کہتے تہے کہ یہہ موقف حمس کا ہے یعنی جگہ ٹہہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات میں نہیں جاتے تہے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات میں کرتے تہے پس اونہوں
نے گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ میں ٹہہرینگے پر حضرت وہاں نہ ٹہہرے اور عرفات میں پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبے پڑہے اول میں احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی
کثرت ذکر و دعا کی عرفہ میں اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا نسبت پہلے کے اور اس میں نہ تہی عاجزی [illegible] ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تہے حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے اونکا بیٹا تہا جو

معنی [illegible] قریش [illegible]

جو شیر خوار تھا اسکو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلایا جاتا تھا پس مار ڈالا اسکو ہذیل نے اور بیاج جاہلیت کا موقوف ہے پہلا بیاج کہ موقوف کرتا ہوں حضرت کو
بیچا اور بیاج ہمارے میں سے بیاج عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کا ہے پس تحقیق وہ معاف ہے سب اور وہ بیاج لوگوں کو حضرت نے
وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ف ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ
عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ
بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ
لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنی سنت نفل پھر سوار ہوئے
یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کی اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ
کی پس ہمیشہ کھڑے رہے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے
مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی وہاں مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان ان دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے
یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور
دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب
روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرہ کبری کے
یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اس پر سات کنکریاں مانند کنکر خذف کے یعنی کہ انگلیوں میں رکھکر پھینکتے ہیں یہ بیان کرنا مقدار انکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے
تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے ان کنکریوں میں سے حضرت نے کنکریاں نالہ کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہ قربانی کرنیکی کہ منا میں ہے پس ذبح کئے حضرت نے ۶۳ تریسٹھ اونٹ ساتھ
اپنے ہاتھ کے پھر دیے باقی حضرت علی کو پس ذبح کئے انہوں نے ما بقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے
گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اس
گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اسکے شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکہ میں
ظہر کی پھر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباس اور اولاد انکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب
کی بات ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تم پر پانی پلانے میں تمہاری کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھکو کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع
میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب نے انکو ڈول
پس پیا حضرت نے اس میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف

تمام کرنے تک حج اپنے یعنی بجا لاؤ حج کو اور حکم کیا گیا فسخ کرنے کا ساتھ عمرہ کے کو وہ تمام کر چکے حضرت عائشہ نے پس جو لوگ احرام باندھے تھے عمرہ کا طواف کیا انہوں نے کعبہ کا یعنی عمرہ کا اور سعی کی بیچ میں درمیان صفا اور مروہ کے یعنی احرام سے کہ نہیں تھی مگر بعد طواف کرنے کی اسی طرح سعی نہیں شروع ہوتی تھی حیض سے عمرہ میں جب تک

کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا مجھکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں میں یعنی نکلوں میں

احرام عمرہ کے سے اور مباح کروں اون چیزوں کو کہ حرام ہوتی تہیں بسبب احرام کے اور احرام باندہوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرہ کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے

تو احرام قضا عمرہ کا کروں پس کیا میں نے یہانتک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بہیجا ساتھ میرے عبد الرحمن بیٹے ابی بکر کے کو اور حکم کیا مجھکو یہہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرہ اپنے کی تنعیم سے کہا

حضرت عائشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصوں نے کہ احرام باندھا تہا ساتھ عمرہ کے یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا

اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منا سے یعنی طرف مکہ کے اور یہہ طواف حج کے لیے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکے نہیں کہ

کیا اونہوں نے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس کے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرہ میں

شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی

ابتدا میں یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں اونہوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہے قارن کو دو طواف کرنے

ایک طواف عمرہ کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ

جبکہ مکہ میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا حاصل یہی ہے کہ قارن طواف

کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروہ میں اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی

وعن عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فساق معہ الھدی من ذی الحلیفۃ وبدأ فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج فتمتع الناس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج ولیھد فمن لم یجد ھدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ فطاف حین قدم مکۃ واستلم الرکن اول شیء ثم خب ثلثۃ اطواف ومشی اربعا فرکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف ثم لم یحل من شیء حرم منہ حتی قضی حجہ ونحر ھدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الھدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ

عمرہ کے طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس ہانکی ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہیں حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا

پس احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تھے بعضے

لوگوں میں سے یعنی جنہوں نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فرمایا واسطے لوگوں کے

یعنی عمرہ کرنے والوں کو جو کوئی تم میں سے ہدی لایا پس نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہ ہو تم

میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ میں اور کترواوے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرہ کے سے

یعنی جو چیزیں منع تہیں احرام میں وہ اب مباح ہو گئیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے

کہ واجب ہے یہہ متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق دی عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزہ رکھے تین دن بیچ حج کی

اون دونوں طواف نہ ہونے سے یعنی ایک طواف اور پہلے کو اونکا طواف القدوم کہتے ہیں وہ سنت ہے ۱۲ منہ

یعنی حج کی [illegible] بعد احرام کے [illegible] اور فضل [illegible] ہو [illegible] تو [illegible] اور [illegible] [illegible] اپنی کو [illegible] [illegible]

کرین پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزونسے یعنی افعال حج طواف کے ہین دن مین پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پہر جلدی چلے طواف کرتے تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتے مین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات شوط بطریق مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پہر پڑہی نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پہر سلام پہیرا یعنی صلوة الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پہر پہرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پہر پہرے صفا مروہ مین سات بار پہر نہ حلال ہوئے کسی چیز سے کہ باز رہے تہے اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو پس احلال ہوئے ساتہہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلے یعنی منا سے کو پہرے آئے پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئے ہر چیز سے کہ باز رہے تہے اوس سے یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین بہی موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کے ساتہہ حج کے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جس شخص کے نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** یہان بہی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹہانا الخ باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہوچکی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيْ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عطا سے کہ کہا سنا مینے جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنے آدمیونکے کہ شریک تہے میرے ساتہہ سننے مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ حج کے خالص یعنی بغیر آمیزش عمرہ کے کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی تاریخ کی کہ گذری تہی ذی الحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہوجاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوؤ اور پہنچو عورتونکے پاس یعنی اونسے بہی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی اوپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویونسے پہر حاضر ہوون میدان عرفہ مین اس حالت سے کہ ٹپکاتی ہون عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب تاریخ کی ہوویگی ہونگے اور اسکو عیب گنتے تہے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تہے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکی کے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے کہ ہلاتے تہے اوسکو کہا جابر نے پس کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون

تم مین اور اگر کہو تم کو مین بہیجون اس قسم کے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسے کہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا میں کام اپنے جو بعد کو جانا ہے تو ہدی نہ لاتا مین یعنی اگر مین جانتا

کہ تمپر احرام کو نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور مین ہی احرام سے نکل آتا جیسے حلال ہو جاؤ پہر حلال ہو جاؤ تم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے کہا عطا نے کہا جابر نے

پس آئے حضرت علی کام اپنے یعنی یمن کے قاضی ہونے وغیرہ جو ہو کر گئے تہے تو فرمایا آپ نے ساتھ کس چیز کے احرام باندہا تم نے کہا ساتہہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ساتہ

اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی اونٹ نحر کرنا کہ قارن کو واجب ہے اور ٹہہرے رہو حالت احرام مین یعنی اسیطرح

جیسے کہ میں نے کیا ہے کہا جابر نے اور لائے ہدی حضرت علی یمن سے اور لائے حضرت کو یاد ہے اونٹ ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا

عمرے کا حج کے مہینون مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ساتہہ حج کے خالص یہہ بات جابر نے بسبب علم اپنے کے کہی اس لیے کہ حضرت عائشہ کی روایت

مین اوپر گذر چکا ہے کہ بعضون نے صرف عمرے کا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور عمرے کا اور بعضون نے صرف حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں

کہ ہدی ساتہہ نہیں لائے تہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ہے انگلیونکو ساتہہ ہاتہہ کی انگلیونکے کہ اسیطرح ساتہہ ملتی جاوین عادت عرب کی ہے کہ کلام کرنے میں اشارہ

ساتہہ اعضا کے کرتے ہیں +ح **وعن** عائشة انها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة او خمس فدخل

علي وهو غضبان فقلت من اغضبك يا رسول الله ادخله الله النار قال او ما شعرت اني امرت الناس بامر فاذا هم يترددون

ولو اني استقبلت من امري ما استدبرت ما سقت الهدي معي حتى اشتريه ثم احل كما حلوا رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے

کہ اونہون نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذی الحجہ سے یا پانچوین پہر آئے میرے پاس اس حالت مین کہ غصے تہے پس کہا مینے کس نے غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ

داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق مینے حکم کیا لوگون کو یعنی بعضونکو ساتہہ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتہہ عمرے کے پہر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر

تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنے سے اوس چیز کو کہ پیچہے جانی مینے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتہہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسے حلال

ہوے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے **باب دخول مکة والطواف** باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکے کے اور طواف کرنے کے **ف** یعنی اس باب مین ذکر

کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کس طرف سے داخل ہوے اور کس طرف سے نکلے اور کس وقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی کو یعنی بوسہ دینا حجر اسود

کا وغیر ذلک اور بک کے معنی ہین ہلاک اور نقصان کرنیکے اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ ہلاک اور ناقص کرتا ہے گناہونکو اور ہلاک کرتا ہے اوسکو کہ ظلم و

کجروی کرے اوسمین +ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** نافع قال ان ابن عمر كان لا يقدم مكة الا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلي

فيدخل مكة نهارا واذا نفر منها مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح ويذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك متفق عليه روایت ہے نافع سے کہا

تحقیق ابن عمر نہ آتے مکے مین مگر کہ رات گذارتے ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑہتے پہر داخل ہوتے مکہ مین دنکو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے

ذی طوی پر اور رات کو رہتے اوس مین صبح تک اور ذکر کرتے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کرتے یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہ

کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے پس جب حضرت مکہ مین آتے تو رات کو ذی طوی مین رہتے استراحت کے لیے پہر صبح کو نہاتے اور نماز پڑہتے ظاہر امراد نماز سے نماز نفل ہے

کہ وہانکی جانیکے لیے پڑہتے تہے پہر جب مکے سے پہرتے تو بہی ذی طوی مین رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹہے ہو جاوین اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم

ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکہے اور دعا کرے +ح **وعن** عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء الى مكة

دخلها من اعلاها وخرج من اسفلها متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع میں داخل

ہوے اوسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سے کہ اوسیطرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ

مکہ کا بہی اودہر ہی ہے اور نشیب دوسری جانب مین +ح +ان دونون روایتون مین منافاۃ نہیں اسلیے کہ

نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہان رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے + مولانا +

جانب نشیب

دیوار ... مکہ

جانب بلند

معلی

وعن

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ
تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ
عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجھکو عائشہؓ نے کہ تحقیق اول
چیز کہ شروع کی ساتھ اوسکے حضرت نے اوسوقت کہ آئے مکہ میں یہہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تھے یا تمتع
پھر نہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکرؓ نے یعنی بعد حضرت کے پس تھا اول وہ چیز کہ شروع کیا ساتھ اوسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہوا عمرہ پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ
نے کیا مانند اسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت نے ذی طوی میں غسل کیا تھا اور طہارت
شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنیکے مکہ میں عمرہ کیا
ولیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرے سے یہہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کے عمرہ نہیں کیا اور احرام سے
باہر نہیں آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہہ کلام واسطے رد کرنے اون لوگوں کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے
حج کو فسخ کر کے عمرہ کیا یا یہہ مراد ہے کہ سب صحابہ جو ان کے تھے نرا عمرہ بعد حج کے نہیں کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا + ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے کے اول
آنے میں جلدی چلتے تین شوط میں اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کی پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرتے تو اوسکو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے میں تین بار تو حضرت جلدی چلتے
تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال ح وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی کی چلنے میں بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیروں میں اور چلے موافق چال اپنی کے
چار پھیروں میں اور تھے دوڑتے بطن مسیل میں جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنی پھرنا درمیان صفا
اور مروے کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہے درمیان صفا اور مروے کے اوسکے
سرے پر نشان بنا دیے ہیں پہچاننے کے لیے اوس میں جلدی چلنا سنت ہے سبکے نزدیک وقت سعی کرنیکے + ع + وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ میں تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان
چلتے ہیں تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمر سے احوال بوسہ دینے حجر اسود
کے سے پس کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اوسکو اور بوسہ دیتے تھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ
لگاتے ہوں خانہ کعبہ کو مگر دو رکنوں کو کہ جانب یمن کے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک وہ ہے کہ جس میں حجر اسود ہے دوسرا

اور کو یمانی کہتے ہیں یمانی بعضے ہیں یمانی کہو ساکن نقطہ کی دونوں کو یمانی بولتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی کو دونوں کو شامی کہتے ہیں
اور جس رکن میں حجر اسود ہے اوسکو دو سبب سے فضیلت ہے ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے دوسرا یہہ کہ اوسمیں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہہ دونوں فضیلت رکھتے ہیں شامیوں سے اسی سبب سے خاص کئے گئے ہیں استلام کیساتھ اور استلام کے معنی ہیں لگانا
یعنی چومنا یا ہاتھ سے یا ہاتھ وغیرہ کو لگاکر یا ساتھ بوسہ دینے کے یا ساتھ دونوں کے پس رکن اسود کا استلام افضل ہے اوسکو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگاکر یا اشارہ کر کر چومتے
ہیں اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہیں اور دو رکن شامی کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھ لگاتے ہیں ؏ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
میں اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت آپ کی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا
پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھیں حضرت
کو اور ایک اشکال یہاں وارد ہوتا ہے کہ یہہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی جلدی چلے مونڈھے ہلاکر حجۃ الوداع میں پس اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
نے طواف کیا سوار ہوکر اونٹ پر حجۃ الوداع میں جواب یہہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم میں تھا اور سوار ہوکر طواف کرنا طواف افاضہ میں دن نحر کے
کہ اوسکو طواف الرکن بھی کہتے ہیں جو کہ فرض ہے تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کی سیکھیں اور محجن کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سے حضرت
اشارہ کرتے تھے اور اوسکو پھر چومتے تھے ؏ **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ
أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اوسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کہ ہاتھ اونکے میں تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حضرت ازدحام
خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب میں یہہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ؏
وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ
الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا یعنی سوار
اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سر کی کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت سے بعضی احادیث
میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھ لگاکر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا ہوگا اور کسی
میں ہاتھ لگاکر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہے کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہوں اور کسی کے بعد ہاتھ لگاکر
چومتے ہوں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہوں بسبب ازدحام کے مولانا ؏ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں قصد کرتے تھے ہم مگر
حج کو یعنی مقصود [illegible] ذکر کرنے عمرہ کا [illegible] بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف میں حائض ہوئی میں پس تشریف لائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تھی [illegible] پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نے ہاں فرمایا پس تحقیق
ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ پاک ہووے تو نقل کی بخاری اور مسلم نے

ف

ف صرف نام ایک جگہ کا ہی چند کوس مکہ سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کرو اور سوا طہارت سعی ہی تو کری انتفعل الحج نہین درست ہی سعی مگر بعد طواف کی اور سہا تک کہ پاک ہوئی تو یعنی حیض سی اور نہالی تو طواف تو سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہؓ کی اپنی قول کی وطم اطل انا بعمرۃ یعنی نہین احرام باندہا تہا مین نی مگر عمرہ کا یا الہی کچہ نہین بنتی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ اول حضرت عائشہؓ کا کہ نہین کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سی یہ ہی کہ نہین تہا قصد اصلی ہمارا اس سفر سی مگر حج کو یعنی تین قسمون میں سی کوئی قسم اور ہی کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سی افراد کرنیوالا تہا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنیوالا اور مین نی قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا مین نی پہر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہ کہ موقوف کرین اوسکو اور کرین تمام افعال حج کی سوای طواف اور سعی کی ۱۲ ع ﴿ **وعن** ابی ھریرۃ قال بعثنی ابو بکرؓ فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط امرہ یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا مجکو ابو بکر نی اوس حج مین کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگون پر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی بیچ جماعت کی کہ حکم کیا تہا اوسکو کہ اعلام کری لوگون خبردار ہو نہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی بخاری اور مسلم نی

ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات مین حج کو نجاسکی حضرت ابو بکرؓ کو انکا قائم مقام کرکی حج کی لیی بہیجا اور یہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابو بکرؓ وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابو ہریرہؓ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی طرف بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کری لوگون مین کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ٹہیرا یہ بات بموجب اس آیہ کی تہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی نکرینگی ہم اون کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سی منع فرمایا ۱۲ ع ﴿ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المھاجر المکی قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابوداود روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کیی گئی جابر حال اوس شخص کی سی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی یہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تہی ہم کرتی یعنی ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی

ف یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتہہ اوٹہاوی اور دعا کری شیخ ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی پہر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہی جو دیکہا تو اوسمین اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعض سی جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور در مختار سی بہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ مؤلف ﴿ **وعن** ابی ھریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سی کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوی مکہ مین پہر متوجہ ہوی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئی صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوس پر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کی پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتی تہی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داود نی

ف اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہ جو عوام کرتی ہین کہ ہاتہہ اوٹہاتی ہین وہان ساتہہ تکبیر کی جیسی نماز مین اوٹہاتی ہین کچہ اصل اسکی نہین ۱۲ ع ﴿ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلمن الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس نہ بولی مگر ساتھ نیکی کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہی یہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہی کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہی اور مراد یہ ہی کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین منہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور او رشرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ڈھکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ایسی ہی طواف مین بھی شرط ہین اور ہماری نزدیک واجب ہین ایسی کہ نہ مثل نماز ہونی سی نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوی اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سی + ح ع + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سی اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سی پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون نی آدم کی نی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنی لوگون نی جو اوسکو ہاتھ لگائی اونکی گناہون کی تاثیر سی سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہی کہ جب پتھر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلون کا بسبب کرنے گناہونکی معاذ اللہ منہ + ع ح + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطی اوسکی ہونگی دو آنکھین کہ دیکھی گا ساتھ اونکی اور ہوگی زبان [illegible] کہ گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتھ حق کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ساتھ حق کی یعنی ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنی مجھی بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث اپنی محمول ہی ظاہر پر ایسی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین + ح + **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَّاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کی سی دور کیا اللہ تعالی نی نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کر دیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہ ہی کہ تا ایمان بغیب ہو + ع + **وَعَنْ** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَّا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَھُمَا کَفَّارَۃٌ لِّلْخَطَایَا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِھٰذَا الْبَیْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاہُ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَۃٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا یَضَعُ قَدَمًا وَّلَا یَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَّکَتَبَ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہ کہ ابن عمر تھی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتھ لگانی رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مین نی کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ غلبہ کرتا ہو اوسپر یعنی ہر ایک پاون دونون کنون سی کہتی ابن عمر اگر کرون مین غلبہ انکار نکرو مجھپر ایسلیی کہ تحقیق سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق ہاتھ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تھی

جو کوئی طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات و سنن و آداب اوسکی بجا لاوی ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردہ کی اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تھی نہین رکہتا کوئی قدم اور نہین اوٹھاتا دوسری یعنی طواف مین مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی بسبب کسی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی ف غلبہ کرنی لوگون پر یعنی لوگونکو ہٹاکر جبر کر وہان پہنچنی ہاتہہ لگانی کی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوتی اور اگر لوگونکو ایذا ہوکہ دہکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دور ہی سی ساتہ ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا اور سات بار مین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہ کہ سات روز تک طواف کری ع مظہر مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن سائب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو کہ فرماتی تھی درمیان دونون رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی اے رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہ ابوداود نی **وَعَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہا کہ خبر دی مجھکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہ عورتون قریش کی گھر آل ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہون درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی عمل و برکت سی پس دیکہا مین نی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اس حال مین کہ تحقیق تہبند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پانون اونکی کی بسبب شدت دوڑنی کے اور سنا مین نی اونکو کہ فرماتی تھی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نی ساتہ اختلاف کی ف لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی نی اوسکی معنی یہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہی جو نہ کری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ لکہنی کی معنی یہ لیتی ہین کہ واجب کیا اونکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی ذبح بکری وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع **وَعَنْ** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی قدامہ بن عبداللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہوجاو ایکطرف ہوجاو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اونٹ پر اس سی معلوم ہوا کہ سعی حضرت نی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انہین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لیی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تھی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتی نتھی اونکو اور نہ کہتی تھی ایکطرف ہوجاو جیسی کہ عادت ہی بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سی طعن ہی اون لوگونپر کہ یہ حرکت کرتی ہین ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنیوالی تھی ساتہ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی باگی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرح کی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی ع

وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلثا وجعلوا اردیتهم تحت آباطهم
ثم قذفوها على عواتقهم اليسرى رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا
جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سی پس جلد چلی بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو بیچ اپنی بغلونکی پہر ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈھون پر
نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہی ساری طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ وہ تین شوطون مین ہی
اور نہین مستحب ہی اضطباع سوای طواف کی اور یہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمرہ مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال ما تركنا استلام هذين الركنين اليماني والحجر في شدة ولا
رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما متفق عليه وفي رواية لهما قال نافع رأيت ابن عمر يستلم الحجر بيده
ثم قبل يده وقال ما تركته منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چھوڑا ہمنی ہاتھ
لگانا ان دونون رکنونکا رکن یمانی اور حجر اسود کا بہیڑ مین اور نہ چھیڑ مین جبسی دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتی تھی ان دونون کو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا نافع نی دیکھا مین نی ابن عمر کو کہ لگاتی تھی حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتی تھی ہاتھ
اپنی کو اور کہا نہین چھوڑا مین نی اسکو جبسی کہ دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو **وعن** ام سلمة قالت شكوت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني اشتكي فقال طوفي من وراء الناس وانت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه
وسلم يصلي الى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور متفق عليه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مین نی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ طواف نہین کرسکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھی پیچھی لوگونکی اس حال مین کہ تو سوار
پس طواف کیا مین نی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی طرف پہلوی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتی تھی سورہ طور وکتاب مسطور
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسی کہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ بسبب عذر کی سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ طواف کرنا واجب ہی ع **وعن** عابس بن ربيعة قال
رأيت عمر يقبل الحجر ويقول اني لاعلم انك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل ما قبلتك متفق عليه
اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکھا مین نی حضرت عمر رض کو کہ بوسہ دیتی تھی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہی نہ نفع
پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ
حضرت عمر رض نی اسلیے کہا تا بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنی اوسکی کی اور مراد حضرت عمر رض کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا
اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ع **وعن** ابي هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال وكل به سبعون ملكا يعني الركن اليماني فمن قال اللهم اني اسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة
ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قالوا آمين رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اوسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی درگذر کرنا گناہون سی اور عافیت دنیا
و آخرت مین ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سی کہتی ہین فرشتی قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف**
جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سی بہی زیادہ ہوگی اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی لیی ہو اور رکن اسود

کی ہی اونکو تلقین یاد ہ ہی ہی ہون اونہین منافات ہی آمین [illegible] بہ ساتھ الحج ہی نہی ہوئی کیا
کہ جب ہی پچھی طرف کرنا کی اور شروع کی یہ جاتی مین تو شک نہین ہی کہ واقع ہوگی وہ درمیان مین دونون ہی تو سیر دعا ہی طرف مین تو درست ہی نہین کی
عوام جاہل کرتی ہین م ع • **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کری مگر یہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی دس درجی اور جو شخص کہ طواف کری
اور کلام کری اور وہ بیچ اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریای رحمت مین ساتھ دونون پانون اپنی کی مانند داخل ہونیوالی پانی کی ساتھ پاؤن اپنی کی
نقل کی ابن ماجہ نی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اس کلام کو تاکہ بیان ثواب کی بیچ غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کہ کلام کری
سوای ان کلمات کی مانند اوراد و اذکار کی اور اخبار علماء اخیار کی اور اوراد اولیاء کرام کی واللہ اعلم • ع • **بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ** باب ہی بیچ بیان ٹہرنی کی
میدان عرفہ مین **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی یعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی
جمع باعتبار جوانب و اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیے کہا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام و حوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنی کی جنت سی یا اسلیے ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام
تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تو نی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مین نی آپ سے مین پہچانا اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہی
دو رکنون مین سی • ح • **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ
مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ
وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سی
اوس حال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اس دن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا انس نی لبیک کہتا تہا ہم مین سی لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سی پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوس دن حاجیونکی لیے مانند اور اذکار کی لیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیے لبیک کہنی ہی
جبتک رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پیچہی نماز کی واجب ہی حاجیون اور غیر حاجیونکی لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک
اور واجب ہی ہر فرض پڑہنی والی پر فتوی اسیپر ہی ع • **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا
وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مین نی اس جگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا
مین نی یعنی ٹہیرا اس جگہہ اور عرفات تمام جگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نی اس جگہہ اور مزدلفہ تمام جگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نحر کیا
مین نی اس جگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جگہہ معین کی منا مین کہ جہان حضرت نی نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس
اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کر کی کہا کہ مین نی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اوسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف
اشارہ کر کی فرمایا کہ مین نی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین

اپنی وقوف کی جگہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کر کی فرمایا کہ مین نی تو یہان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی سوا بطن محسر کی
اور یہ بی شک مین کہ حضرت کی جگہ افضل ہی ع ح • وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو از روی آزاد کرنیکی اللہ تعالی اوسمین بندیکو آگ سی عرفہ کی
یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنون سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک آتا ہی یعنی ساتہ رحمت مغفرت کی
پہر فخر کرتا ہی ساتہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہ لوگ یعنی جو کچہ یہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموسی کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہہ ٹہہرنی اپنی کی کہ تہی واسطی ہماری بیچ
میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہہرنی امام سی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف سی طرف تمہاری فرماتی ہین حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہہرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی کہ
ابراہیم ہین اوپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک موقف
معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہہرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ موقف امام عبارت
اوس سی ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپ کی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ اس بات کی درخواست کرینگی ایک صحابی کو کہ
کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سی ہی انتقال نکرو کہ عرفات تمام
موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہ فرق نہین کرتی پس یہ بات اونکی تسلی کی لیی کہلا بہیجی تا اسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ح • وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہہرنی کی ہی اور جو جگہہ ہی منا مین جگہہ
ذبح کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ مین جگہہ ٹہہرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ ذبح کرنیکی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی ف یعنی جس راہ سی مکہ مین جاوین
درست ہی اور جس جگہہ مکہ مین ہدی ذبح کرین روا ہی اسلیی کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی لیکن منی مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنی کی کہ
دن نحر کی کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منی مین ہوتی ہین وہان ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی الا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور راہ اونکی افضل ہین ح •
وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کہڑی ہو کر دونون
رکابون پر نقل کی یہ ابو داود نی ف اونچی ہونیکی لیی رکابون پر کہڑی ہوئی تا دور و نزدیک سب سنین ح • وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ إِلَى قَوْلِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اونہی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اونہی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر
دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین اور بہتر اوس چیز کی کہ کہی مین نی اور نبیون نی پہلی مجہسی یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین
شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سی قول
لا شریک لہ تک **وعن** طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رأى الشيطان يوما هو فيه اصغر
ولا ادحر ولا احقر ولا اغيظ منه في يوم عرفة وما ذاك الا لما يرى من تنزل الرحمة وتجاوز الله عن الذنوب العظام الا
ما رأى يوم بدر فانه قد رأى جبريل يزع الملائكة رواه مالك مرسلا وفي شرح السنة بلفظ المصابيح روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین ہوا ہو اپنی سی برابر دن عرفہ کی
یعنی شیطان ہمیشہ بہلائیان دیکہکر آدمیون سی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین یہ مگر اس
سبب سی کہ دیکہتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کی یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانون کی اور
عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر
کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی مشرکونکی لڑائی کی لیی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہ حدیث ساتہ لفظ مصابیح کی **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عرفة ان الله ينزل الى السماء الدنيا فيباهي بهم الملائكة فيقول انظروا
الى عبادي اتوني شعثا غبرا ضاجين من كل فج عميق اشهدكم اني قد غفرت لهم فيقول الملائكة يا رب فلان كان يرهق وفلان وفلانة
قال يقول الله عز وجل قد غفرت لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما من يوم اكثر عتيقا من النار من يوم عرفة رواه في شرح السنة
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب آتا ہی
ساتہ رحمت و احسان کرم کی پہر فخر کرتا ہی ساتہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکہو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی
راہ دور سی یعنی ساتہ لبیک و ذکر کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو پہر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہی
اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن
کہ بہت آزاد کیی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنہ مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت
كان قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة وكانوا يسمون الحمس فكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الاسلام امر الله نبيه
ان يأتي عرفات فيقف بها ثم يفيض منها فذلك قوله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس متفق عليه روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ
تابع تہی دین قریش کی کہڑی ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام کہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ
نی نبی اپنی کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹہرین اوسمین پہر پہرین وہان سی پس یہی معنی ہین قول اللہ عز وجل کی پہر پہرو اوس جگہہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹہرتی تہی واسطی ترفع اور تفوق کی
لوگونپر اور کہتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنی والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلنی کی اور سوای قریش کی اور لوگ عرفات مین ٹہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو
قریش منع کیی گئی اس سی اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین * ح * **وعن** عباس بن مرداس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعا لامته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب اني قد غفرت لهم ما خلا المظالم فاني اخذ للمظلوم منه قال اي رب ان شئت

[illegible] قَدْ غَفَرْتُ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّةً فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ

قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ

مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهٖ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ

مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی عباس بن مرداس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی

واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نی بخشا واسطی انکی سوای حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطی مظلوم کی حق اسکا

[illegible] اگر چاہی تو دیوی مظلوم کو نعمتون جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس قبول

[illegible] عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پھر دعا مانگی اور قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] تو واسطی حضرت کی ابوبکرؓ و عمرؓ نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری تحقیق یہ ہی وقت کہ [illegible]

[illegible] پس کس چیز نی ہنسایا آپکو ہنسیہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا

ابلیس نی جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کیا اس نی ڈالنا اپنی سر پر اور پکارنا [illegible]

ہلاکت کی [illegible] پس ہنسایا مجھکو اوس چیز نی کہ دیکھی مین نی [illegible] کی بیہقی نی کتاب بعث [illegible]

[illegible] اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہو کہ حق اللہ بھی بخشی گئی اور حق بندونکی بھی لیکن یہ قابل قید لگانی کی ہی کہ آنحضرت کی

[illegible] یا اوسکی حق مین ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہوا

ادا کرنی حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور جاننا چاہیی کہ شفاعت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی

پہونچتی ہر ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگار ونکو بسبب شفاعت کی

پھر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اونکا یا کم ہو جائیگی مدت

اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوس چیز سی کہ

مستحق تھا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی مولانا ولی اللہ رح

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ یہ باب بیچ بیان پھرنی کی عرفات و مزدلفہ سی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ

الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عروہ سی کہا عروہ نی

پوچھی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھری عرفات سی کہا تھی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ

دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ

فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهٖ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ وہ پھری ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن

عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچھی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانورونکا ساتھ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس

پس اشارہ کیا ساتھ کوڑی اپنی کی طرف لوگوں کی یعنی تاکہ متوجہ ہوویں طرف حضرت کی اور سنیں بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا
پہلی کہ تحقیق نیکی نہیں ہی دوڑانا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی میں نہیں ہی بلکہ ساتھ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات
کی ہی حاصل کیہ جلدی کرنی نیکیوں کیواسطے خوب ہی لیکن اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہوا وپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث میں
اور پہلی حدیث میں ۰ع۰ **وَعَنْهُ** اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ
اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ اسامہ بن زید تہی پیچہی بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ سلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پہر پیچہی بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سی منا تک
پس دونوں نی کہا ہمیشہ رہی نبی صلی اللہ علیہ سلم لبیک کہتی یہانتک کہ پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری
تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں اکٹہی پڑہیں پڑہی ہر ایک اونمیں سی ساتھ تکبیر کی یعنی مغرب کی لیی جدی تکبیر کہی اور
عشا کی لیی جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونوں کی اور نہ پیچہی ہر ایک کی اون دونوں میں سی نقل کی یہ بخاری نے
ف ان نمازوں کی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو اس سی نفی سنتوں کی اور وتروں کی بعد ان دونوں کی نہیں لازم آتی ۰ع۰ باب قصہ
حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر کی گذری اور اوسمیں جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب عشا مزدلفہ
میں پڑہ چکی تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت میں بہی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نی بیچ حاشیہ درمختار کی
اسمیں اختلاف نقل کر کی لکہا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ
يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہیں دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت میں سوای دو نمازوں کی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑہی اور پڑہی نماز
فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوای دو نمازوں کی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت
نی عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کی وقت میں پڑہی اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیی کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان
کرنیکی کچہ نہیں اور پہلی وقت سی مراد یہ ہی کہ تاریکی میں پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی میں پڑہتی تہی نہ یہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیی کہ پہلی فجر سی
پڑہنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالموں کی نزدیک ۰ع۰ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا میں اون شخصوں میں تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مزدلفہ کی رات کو بیچ زمری ضعیفون اہل اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ضعیفوں سی مراد عورتیں اور لڑکی ہیں اونکو حضرت نے
پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اونمیں ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوئی سنت یہی ہی اور حضرت
نی اہل کو بہیجدیا تا ایذا نپاویں بسبب ازدحام کی یہ جائز ہی اور اور روایت میں آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور فرمایا
کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کی مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو

[illegible] وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ

[illegible] الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ

[illegible] فضل سوار تھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے جب چلے مزدلفہ سے منا کو یہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ

شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگوں کو جس وقت کہ پھرے اور چلے [illegible] لازم ہے تمکو چلنا ساتھ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی

ہوئے تھے اونٹنی [illegible] میدان محسر میں اور وہ بیچ منی سے ہے فرمایا لازم ہے تمکو اٹھانا کنکریوں کا یعنی اس میدان سے مانند کنکریوں خذف کے

کہ ماری جاتی ہیں جمرہ پر یعنی منارہ [illegible] ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب

پہلی کنکری ماری [illegible] فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اس وقت فضل حضرت کی ساتھ

سوار تھے [illegible] منا کو آتے تھے اور اس وقت فضل حضرت کی ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہے یعنی وہ ایک جگہ ہے منی کی

[illegible] کنکری ہے کھجور کی گٹھلی کے برابر یعنی دونوں شہادت کی انگلیوں میں رکھکر پھینکتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی

[illegible] اوٹھالو کنکریاں جس جگہ سے اوٹھاؤ جائز ہے مگر وہ کنکریاں کہ مناروں پر [illegible]

پھر اوٹھا [illegible] شرح نقایہ میں لکھا ہے کہ اون کنکریوں سے [illegible]

کرتی ہے لیکن فعل برا ہے اور [illegible] اختلاف ہے کہ سات کنکریاں اوٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کی [illegible] یا ستر اوٹھاوے کہ ساتھ

کام آویں اور [illegible] دونوں کی لیے [illegible] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ

السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ

بَعْدَ عَامِي هٰذَا اور روایت ہے جابر سے کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اوپر تھی تسکین چلنے میں اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کی اور

جلدی چلائی اونٹنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگوں کو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کی یعنی چنے چنے برابر اور فرمایا حضرت نے یعنی صحابہ کو کہ

شاید کہ میں نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کی ف یعنی میں انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجھسے معلوم کرلو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یاروں کو اور سال آئندہ میں کہ گیارھواں سال ہجری تھا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا اور حج

لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہیں پائی میں نے

یہ حدیث بخاری اور مسلم میں مگر پائی جامع ترمذی میں ساتھ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل میں لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے

اور اگر صحیحین کی نہیں ہے تو چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل میں نہ لاتا دوسری فصل میں لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ

الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ

وَالشِّرْكِ رَوَاهُ روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کی تھے پھرتے عرفات سے جس وقت کہ ہوتا آفتاب

گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی بیچ چہروں انکے پہلے غروب ہونیکی یعنی چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کی اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کی اور جس وقت

فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آنکر پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھہرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر اور عصر کی پہلی وقوف کی پڑھین یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کے پس کہا عبداللہ ابن عمر رضی نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نے کہا میں نے سالم کو کہ کیا کیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہیں اتباع کرتے ہیں یعنی اسطرح نماز نہیں پڑھتے ہیں مگر طریقہ پیغمبر کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کیطرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑھ کر آیا تھا مکہ مین اور اونکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرے تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچھا رہا اونسے مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرے اسی سالت مین اونسے یہ مسئلہ مذکور پوچھا تھا

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہے بیچ بیان پھینکنے کنکریون کی مناروں پر **ف** جمار اصل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور جمار حج نام اون سنگریزونکا ہے کہ مناروں پر ماری جاتی ہین اور جن مناروں پر کہ وہ سنگریزی مارتی ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پھینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرہ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور ہر ایک پر سات کنکریان مارنی واجب ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو افعال حج کی اپنی کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچھے اس حج اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا شافعی نے کہ مستحب ہے اوسکو کہ پہونچے منا مین سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منا مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے چلا کیجی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی اوسمین افضل یہ ہے کہ پیادہ مارے اسلیے کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہے اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہے ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ احادیث صحیحہ مین آیا ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونون رمی کی پیادہ سب پر شرح

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار کو ساتھ مانند کنکریون خذف کی یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** طور کنکریان پھینکنی کا مختلف لکھا ہے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ اونگلی شہادت اور انگوٹھی کی سر سے پکڑ کر یعنی چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسیطرح ہے ع

وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مناروں پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچھے دن نحر کی جس وقت کہ دوپہر ڈہلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کنکریان مناروں پر ڈالے پہلے نہین تو کافی ہے لیکن ہے برا خلاف رکھدینی کی کہ یہ کافی ہی نہین اور صحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو اور پیچھے دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کی رمی کرتی تھی کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہے مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن ہے اگر مکہ کو جاوے

تو پہلی ہوئی فجر تیرہویں کی چلا جاوے اور اگر تیرہویں فجر کی جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اسدن پہلی زوال کی بھی رمی جائز ہے ع • وعن

عبد اللہ بن مسعود انہ انتہی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی بسبع حصیات یکبر

مع کل حصاۃ ثم قال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہ کہ وہ پہونچی طرف جمرہ کبری کی یعنی جمرۃ العقبہ

کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی سات ہر کنکری کی پہر کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح پہینکین

کنکریان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف

اور اور جمرات کو رمی کری تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کہڑا ہووی • اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی تہی ساتہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم اجعلہ

حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی مذکور ہین • ع • وعن جابر قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستجمار تو ورمی الجمار تو والسعی بین الصفا والمروۃ تو والطواف تو واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتو رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنی سات کنکریان

پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ دہونی اگر کی لیوی

ایک تمہارا پس چاہی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی مسلم نی ف سات سات کنکریان پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار

سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی اور طواف مین سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہماری نزدیک چار اشواط یعنی پہیری فرض ہین

اور باقی واجب • ع • **الفصل الثانی** فصل دوسری عن قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتی تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی

صہبا پر نہ تہا اوس جگہہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف صہبا اوس اونٹنی کو

کہتی ہین کہ سفیدی اوسکی ساتہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سرخ ہون اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسی امیرونکی آگی نقیب

و چوبدار اہتمام کرتی چلتی ہین حضرت کی آگی معمول نہ تہا • ح • وعن عائشۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار

والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل

کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا سنگریزونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی

نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف ظاہر مین یہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہ مقرر ہوئی واسطی

قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہ ہر کنکری کی اور دعائین مذکورہ سنت ہین سعی مین • ع • وعنہا قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی

لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا

ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپ کی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی نقل کی

یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف معنی یہ ہین کہ خصوصیت نہین ساتہ سبقت کی ہی نہ ساتہ مکان بنانی کی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسی کی لیی

خصوصیت اوسمین نہین جو پہلی پہونچا کسی جگہہ منی مین مستحق اوسکا وہی ہی • ع • **الفصل الثالث** فصل تیسری عن نافع قال ان

ابن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ رواہ مالک

روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تھی ٹھہرتی نزدیک دونوں مناروں پہلی کی ٹھہرنا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا
مانگتی اللہ سی یعنی ہاتھ اوٹھا کر اور نہ ٹھہرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہ مالک نی **ف** مراد دو مناروں پہلی سی جمرۂ اولی اور وسطی ہی ابن عمرؓ
جب ان پر رمی کر چکتی تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹھہرنا اور دعا زاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور لکہا ہی علماء نی کہ بقدر پڑہنی
سورہ بقرہ کی کھڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کھڑی رہی ہین کہ انکی پاؤں ورم کر گئی ہین اور نہین ٹھہرتی تہی یعنی دعا کی لیی نزدیک جمرہ عقبہ
کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمر رضی نی کہ اسیطرح دیکہا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۔ ع ح

باب الہدی

باب ہی بیچ بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتھ زبر ہ کی اور سکون دال کی نام
اون چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گائین بیل بہینس خواہ اونٹ اونٹنی وغیرہ جو قربانی مین
نہ پہنچی سو جہان نہین ہی کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کئی
قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہی اوسکو جناب حق مین
اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی اسی سبب اوسکی ۔ ح مولانا ملتقی الابحر

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا
وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارہ کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچھ ڈالا خون اوسکا اور ڈالا گلی مین دو جوتیون کا
پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ درست ہوا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتھ حج کی نقل کی یہ مسلم نی
ف یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی
لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشانی سی
معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہ علامت دیکہتی
تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ تحقیق مین اسپر کہ اشعار یعنی
یہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہار ڈالنا
مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علماء نی تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت
زخمی کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی
اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق یون ہی
یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرت کی ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی
ہین اور لبیک کہی ساتھ حج کی یعنی اور عمری کی اسلیی کہ صحیحین مین انس سی آیا ہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتھ حج
اور عمری کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سنا نہو عمرہ کا ذکر کرنا ۔ ح ع مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ** رض قَالَتْ أَهْدَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار طرف

خانہ کعبہ کی بکریان پہر ہار ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ متفق ہین علماء اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور
تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی امین امام مالک کا *ط* ع **وعن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ
بقرۃ یوم النحر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ رضہ کیطرف سی ایک گای دن نحر کی نقل کیا اسکو مسلم نی
وعنہ قال نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اپنی بی بیون کیطرف سی ایک گای اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرتؐ نی اونکی اذن
سی قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سی بغیر اذن اوسکی کی روا نہین ذکرہ الطیبی • اور مشہور ائمہ کی نزدیک ہی کہ گای سات تک کیطرف سی قربانی
کرنی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک ایک گای یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکیطرف سی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ
کیطرف سی کی ہو اور اور ونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف سی کی ہوگی • ع ح **وعن** عائشۃ رضہ قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا واشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیء کان احل لہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی
ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتہہ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کی اور ہدی کرکی بہیجا اونکو طرف خانہ کعبہ
کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر رضہ کو امیر حاجیونکا کرکی بہیجا اور اونکی ساتہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس حرام ہوئی حضرتؐ پر کوئی چیز کہ تہی حلال
کی گئی اونکی لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرتؐ پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ رضہ نی یہ بات اسلیے کہی کہ اونہون نی سنا تہا
کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچی ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوی پس
یہ حدیث بیان کرکی قول ابن عباس کا رد کیا • ح **وعنھا** قالت فتلت قلائدھا من عھن کان عندی ثم بعث بھا مع
ابی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونٹونکو ہدی کرکی ساتہ
باپ میری کی یعنی حضرت ابوبکر رضہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق
بدنۃ فقال ارکبھا فقال انھا بدنۃ قال ارکبھا فقال انھا بدنۃ قال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوسنی کہ تحقیق یہ ہدی
ہی یعنی کیونکر سوار ہوون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای ہے
تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی الزبیر
قال سمعت جابر بن عبد اللہ سئل عن رکوب الھدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف
اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مین نی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سوار
ہونی ہدی کی سی پس کہا کہ سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جسوقت
کہ مضطر ہووی تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علماء نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضی
تو کہتی ہین کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہووی اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا
آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر • ح • ع **وعن** ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ عشر بدنۃ مع رجل
وامرہ فیھا فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلھا علی صفحتھا

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سولہ اونٹ
ساتھ ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی مکہ کو اور امیر کیا اوسکو انپر یعنی نگہبانی کرتا ہوا انکی اور مکہ مین پہونچکر ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا
کرون مین اوس اونٹ کو کہ چلنی سی اونمین سی یعنی بسبب تھک جانی کی یا دبلاپی کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پھر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی
خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تھین بطریق ہار کی پھر چھاپ دی تو اون پاپوشون سی اوسکی کوہان اوسکی اور نہ کہا اوسمین سی تم
اور نہ کوئی رفیقون تیری سی نقل کی یہ مسلم نی ف چھاپہ دینی کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کھاوین اوسمین سی فقیر نہ اغنیا کہ کہنا
اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ یہ اسلیے کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکی اپنی کہانی کی لیے ذبح نہ
کر ڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب نہ کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یون ہین ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کی رہنی والی انکی پیچھی منتفع ہونگی اور کبھی اور قافلہ والی
کہ بعد اونکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹھاتی ہین اوس سی + ع + رہتی ہین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا
اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ در ملتقی الابحر اور در مختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار فاحش ہو تو
اور ہدی قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر
چھاپہ دی اور نہ کہاوی اوس سی وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہوا اوسکا حکم اگلی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور
قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہ حکم اوس ہدی کا
ہی کہ واجب کیا ہوا اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی راہتی کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کرکی
یہ لکہا ہی اور یہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم + مولانا + **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ
الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ
کی اونٹ سات کیطرف سی اور گائین سات کیطرف سی نقل کی یہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم رح اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا
سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایکطرح کی ہو جیسی ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسری کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو
جیسی کہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بھی جائز ہی اور امام مالک رح
کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع + طیبی + ع + **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کھڑا کر تو اوسکو اور پانون باندھ
یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنی کو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین جیسی
گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکی بایان زانو رسی سی
باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی آور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ کھڑا کرکی نحر کرنا افضل ہی اور اگر
کھڑا نہ کر سکی تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنی سی اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کھلی ذبح کری + ح ع + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ
نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ خبر گیری کرون مین

قَالَ فَقُلْنَا ما قَالَ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پہر دن قر کا کہا ثور نے کہا راوی حدیث کا ہے
اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارہوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چہ پس شروع کیا اونہون نے کہ نزدیک آتے تہے
طرف حضرت کی تاکہ اسکو اونمین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی بیچ کہا راوی نے پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ
نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا مین نے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اوسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس میں سے نقل کی
یہہ ابوداود نے **وَذُكِرَ** حَدِيثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف**
بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذیحجہ
کا ہے پہر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضے سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے انمین تطبیق
یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتہہ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام
مہینون مین افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی
رمضان مین روزے رکہے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پہر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہین اوسدن منا مین بعد رنج اوٹہانیکے ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہان بہی مراد یہی ہے
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکہ اسکو اون مین پہلے ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر اسکا تہا کہ
مجہے پہلے ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ
كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچہے تیسرے دن کے اسحال مین کہ اوسکے گہر
مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کرین ہم جیسا کیا تہا ہمنے سال گذرے ہوے مین یعنی نہ رکہین گوشت
قربانی بعد تین دن کے فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تہی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے یعنی
ساتہہ منع کرنیکے جمع کرنے سے یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہین نہی بہی نہین اگر رکہو گے اجازت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ایکسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کے لوگون سے اوس سال حضرت نے فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کر دین جمع
نکر رکہین سال آیندہ مین جب حاجت نہ ہو تو اجازت دیدی رکہنے کی **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَأْتَجِرُوا أَلَا وَإِنَّ
هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تہے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بہی پہونچے لایا اللہ تعالی
وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکے خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کے کہ چار دن ہین دن ہین

[illegible] نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف یعنی یہہ دن بہت یاد کرنیکا ہی [illegible] فضل الہی تعالی کی فاذا
قضیتم مناسککم فاذکروا الله کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا ع باب الحلق یہہ باب ہی بیچ بیان سر منڈانیکے ف اس باب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال
کتروانیکا بهی اور مؤلف نے اکتفا کیا ہی ساتهہ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلنے کو سر منڈانا افضل ہی بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہو گی انشاء الله
تعالی اور ثابت نہین ہوا ہی منڈانا سر کا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے سواے حج اور عمرے کے ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن
عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حلق راسه فی حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم متفق علیه
روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجة الوداع مین اور بعضے لوگون نے بهی منڈایا اصحابیون مین سے اور کتروائے بال بعضے
صحابیون نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بعضون نے واسطے متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا
بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نے عمرة القضا مین بال کتروائے پس دونون چیزین حضرت سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی
وعن ابن عباس قال قال لی معویة انی قصرت من راس النبی صلی الله علیه وسلم عند المروة بمشقص متفق علیه
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہ نے تحقیق مین نے کترے بال نبی صلی الله علیہ وسلم کے نزدیک مروہ کے ساتهہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ مشقص قینچی کو کہتے ہین اور یہہ معنی مناسب اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے بال
نہین کتروائے حج مین بلکہ سر منڈایا تها پس یہہ بال کتروانے معاویہ نے روایت کی عمرے مین تهے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کے اس لیے
کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منا مین ح ع وعن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی حجة الوداع اللهم ارحم المحلقین
قالوا والمقصرین یا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول الله قال والمقصرین متفق علیه اور روایت
ہی ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا حجة الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانیوالے بالون کے
لیے بهی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول الله فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے
بالون کے لیے بهی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول الله کہا حضرت نے اور کتروانے والون پر بهی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور کتروانیوالون کے
لیے ایک بار کی بعد ع وعن یحیی بن الحصین عن جدته انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع دعا للمحلقین
ثلثا وللمقصرین مرة واحدة رواه مسلم اور روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہی یہہ کہ اوسنے سنا نبی
صلی الله علیہ وسلم سے حجة الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانیوالون کے تین بار اور واسطے کتروانیوالون کے ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نے ف
صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالون کے
لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتهی بار مین حضرت نے دعا کی کتروانیوالون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانیوالون
کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانیوالونکے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کیا خواہ چوتهی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ یہہ دعا کئی
مجلسون مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانیوالونکے لیے اور تیسری بار کتروانیوالونکے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانیوالونکے لیے اور چوتهی بار کتروانیوالونکے
لیے یا یہہ کہ جسنے جیسا سنا اور تحقیق ہوا اوسکے نزدیک وہ روایت کیا ع مولانا وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی منی فاتی
الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی ونحر نسکه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا

طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منا میں پہر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پہر اسکو کنکریاں ماریں پہر آئے اپنے مکان میں کہ منا میں تہا
اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالے کو کہ نام اسکا معمر بن عبداللہ تہا اور آگے کر دیا اسکے اپنی طرف داہنی سر کی پس مونڈا اسے پہر بلایا حضرت نے
ابو طلحہ انصاری کو اور دیئے بال منڈے ہوئے اونکو پہر آگے کر دیا بائیں طرف سر کو اور فرمایا مونڈ پس مونڈا اسے پس دیئے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر انکو
درمیان لوگوں کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانے
والے کی معتبر ہے اور بعضوں نے کہا کہ داہنی طرف سر منڈنیوالے کی معتبر ہے ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تہی میں خوشبو لگاتی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندہنے کے یعنی احرام حج کا باندہتے یا عمرہ کا یا دونوں کا اور دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور
[illegible] لکہا ہے ... کہ اولی ہے خوشبو ... احرام کی ... مشک لگا ... ہے اور دن نحر کے
[illegible] یعنی جماع کرنا ... ح وَعَنْ
[illegible] النَّحْرِ ... اور روایت ہے ابن عمر سے ...
[illegible] نقل کیا ہے مسلم نے ف باب حجۃ الوداع میں جابر سے حدیث گذری ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکہ میں پڑہی اور اس سے
معلوم ہوا کہ منا میں ... تطبیق کی جابر کی حدیث کے فائدہ میں ذکر کی گئی ہے چاہیے وہاں سے دیکہہ لے

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ ... نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی سے
... دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی ...
... مطلق مراد ہے اسلیئے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے ... منڈانا مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا ...
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوا اسکے نہیں کہ
عورتوں پر ہے کترانا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو اونپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب
ہے اونپر کترانا بالوں کا بخلاف مردوں کے کہ واجب ہے اونپر ایک ان میں سے اور سر منڈانا افضل ہے پہر ہمارے نزدیک کترانے میں تو واجب ہے کہ بقدر ایک
انگشت کے چوتہائی سر کے بالوں کو کترواوے اور تمام سر کو کتروانا مستحب ہے اور منڈانے میں چوتہائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل مذہب تو یہہ ہے اور اختیار
کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہے امام مالک نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ صواب یہی ہے ع در مختار وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ
عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہہ باب خالی ہے فصل تیسری سے

باب

باب ہے بیچ بیان متعلقات ... کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا
حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع میں منی میں واسطے لوگون کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنیکے پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تھا مین پس نحر کی مینے پہلے کنکریون مارنیکے منارہ پر فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین گناہ پس پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پھینک دے اور نہین گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزین اس ترتیب سے کرنی چاہیئین کہ پہلے منا مین پہنچکے جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہے سات کنکریان مارے پھر جانور کہ ہمراہ اوسکے ہو اوسکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ مین جاکر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزون کا سنت ہے اکثرون کے نزدیک موجب اس حدیث کے اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہین مین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نہونے حرج سے نہونا گناہ کا ہے بسبب جہل اور نسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنی انہین سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر یہہ معنی نہ سمجھتے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منا مین فرماتے نہین گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کہ کنکریان پھینکین مینے پیچھے شام ہونیکے پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نزدیک اون اماموں کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریان پھینکنے میں غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے اونکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اس مین تفصیل ہے کہ کنکریان پھینکنے کو پیچھے یا بعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور ما بعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور ما بعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ اس صورت مین ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریان پھینکین تو انکے حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکے ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ نہین اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اوسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک خلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دونون کے کہ بعد دن نحر کے ہین بعد زوال سے غروب تک آفتاب تک ہے اور ما بعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت کراہت ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقا اور جب غروب ہوے آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرھوین کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سبکے نزدیک ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اوسکو اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أُسَامَةَ

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ
أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس بعضا کہنے والا کہتا
یا رسول اللہ سعی کی میں نے صفا مروہ میں پہلے طواف کرنے سے یا پیچھے کی میں نے ایک چیز یا پہلے کی میں نے ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کے پس تھے حضرت فرماتے نہیں کچھ گناہ
لیکن گناہ اوس شخص پر ہے کہ آبرو ریزی کرے مسلمان کی اسحال میں کہ وہ شخص ہو ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابو داود نے ف پہلا
میں صفا مروہ میں یعنی حج کی پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور آخیر حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کے بسبب نادانستگی کے گناہ نہیں ہے گناہ اوس پر ہے کہ از راہ ظلم کے ناحق کسیکی آبرو ریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ
کرے اوس سے وہ نکل گیا کہ دین کے لیے کسیکی آبرو ریزی کرے وہ گنہگار نہیں ہے

باب خطبة يوم النحر ورمي أيام التشريق والتوديع

باب ہے بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریوں کے تشریق کے دنوں میں کہ وہ تین دن ہیں بعد روز نحر کے اور بیچ بیان طواف رخصت کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ
حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي
شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا خطبہ سنایا
ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا بتحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالی کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ
مہینے کا ہو گیا اونمیں سے چار مہینے با حرمت ہیں تین پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور
فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ
غیر نام اوسکے کے پھر فرمایا کیا نہیں ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کونسی بستی ہے یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا
یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے کے فرمایا کیا نہیں ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ
عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے کے فرمایا کیا نہیں ہے
دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہاں مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہاری تمپر حرام ہیں مانند حرام ہونے اسدن تمہارے کے بیچ اس بستی
تمہاری کے بیچ اس مہینے تمہارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملوں تمہارے سے خبردار ہو پس نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمہارا
گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا میں نے یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنے کہ ہاں پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الہی تو گواہ رہ یعنی انکے اقرار پر تا روز قیامت
کے منکر نہوں پس چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہیں سننے والے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا آنحضرت نے مستحب ہے

قرآن مجید مین فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ آخر آیت تک معنی کلام کے یہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس مین بارہ مہینو کا مقرر کیا تھا اور ایک سنت مہینو کا بسبب تغیر کرنے حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے بعد اسکے ہوتا پس تبدیل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکو یعنی پہلے مہینون حرام مین لڑتے تھے اور بسبب تعظیم کے دیتے انکی اوس احساب سے حرام مہینونکو حلال کر ڈالتا یعنی اگرچہ واقع مین مثلاً محرم ہوتا اوسکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینون کی غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالی نے اوسکو اور مقرر کیا اوسکو اصل پر بات یہ ہین جس برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اوس برس مین ذی الحجہ اپنی جگہ پر تھا پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَہَیْئَتِہٖ یعنی حکم کیا اللہ تعالی نے یہ کہ ہو ذی الحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ تبدیل کیا کرو ایک مہینے کو طرف دوسرے مہینے کی اور کہا بیضاوی نے تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو بیچ مین جنگ نا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اوسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی اور اعتبار کیا تھا نرا عدد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور سنۃ اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہے یعنی علیحدہ ہے بیان واسطے جملہ پہلے کو اور چار مہینے باحرمت ہین فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ کہا اکثرون نے حرمت قتال کی ان مین منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے اونہون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کی انمین یعنی گناہ کرنا اونمین بسبب برا ہی مانند گناہ کرنیکے حرم مین اور حالت احرام مین آور منسوخ ہے قول جمہور کا یہ ہے کہ حضرت نے گہیر لیا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بہی باقی ہے اور مضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اس لیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینے کی اور شہر کی اور دنکی قرار پکڑے تاکہ بنا ہین اوسپر جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت مین کفارا آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنی مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ع **وَعَنْ** وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچہا مینے ابن عمر سے کہ کسوقت پہینکون مین کنکریان منار و نپر یعنی گیارہوین بارہوین ذی الحجہ کو فرمایا جسوقت پہینکے امام تیرا پس پہینک یعنی پیروی کر رمی مین اوسکی کہ بہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینے اونپر مسئلہ یعنی چاہی مینے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈہلتے دوپہر رمی کرتے ہم یعنی پہینکتے کنکریان نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہہ کہ وہ تہے پہینکتے نزدیک کے منارہ پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تہے پیچہے ہر کنکری کی پہر آگے بڑہتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر پہر کہڑے ہوتے سامنے قبلہ کی دیر تک یعنی بقدر پڑہنے سورہ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اوٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے پہر پہینکتے بیچ کے پر سات کنکریان

اندر کنکری پھینکتا تھا اور تکبیر کہتا تھا ہر کنکری کے پھر چلتا تھا طرف میانہ کے آتا زمین نرم میں اور کھڑا ہوتا سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتا اور اوٹھاتا دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑا رہتا
دیر تک پھر پھینکتا منارہ عقبہ پر ایسے اندر سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتا نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھیرتا نزدیک اوسکے پھر پھرتا اور کہتا اسی طرح
دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ترتیب کو رمی کرنے میں ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ
اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک یہہ موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے مذہب میں واجب نالے کو اندر کے
ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریاں پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہے لیکن یہہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو مناروں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت
ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پروانگی
مانگی عباس بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے راتوں کو رہنے کی مکے میں راتوں منا کی میں بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس اذن دیا حضرت نے
اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اوس زمانے میں کنویں ایک حوض سے بھرے رہتے تھے آب زمزم سے کہ کنویں پر
اگر بسبب اژدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اوس حوض میں سے پیوے اور اوسکے داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور نائب اونکے تھے وہ پلایا کرتے تھے
پس جب راتوں میں کہ منا میں رہتے ہیں اون میں پروانگی چاہی حضرت عباس نے کہ حکم ہووے تو میں مکہ میں ہوں واسطے خدمت پانی پلانے کی حضرت
نے پروانگی دی اور راتوں کو منا میں رہنا راتوں معلوم میں واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد
سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کو رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدہی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہاں مستحب ہے مانند لیلۃ القدر
وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہیں وہاں رات کے رہنے کو دلیل اونکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتے
رات کے رہنے کی مکے میں اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے پر مانند عباس کے اور اوسکو کہ اور عذر شدید
ہو یہہ کہ ترک کرے راتوں کو رہنا منا میں نہ کرے شرح میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے
دور ہوتی ہے اوس سے اسائۃ یعنی برائی ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى
فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ
ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے کہ جہاں مکے میں پانی زمزم کا پس کہا عباس نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
پانی اوسکے پاس سے یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجکو یعنی اس میں سے پس کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے
اس میں فرمایا پلا مجکو یعنی اسمیں سے پس پیا حضرت نے اوس پانی میں سے پھر آئے کوئیں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت
کرتے تھے پلانے میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی غالب آوینگے تمپر لوگ پانی کے کھینچنے
میں بسبب اتباع سنت میرے کے اور نہیں کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اوترتا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اوس پر
تاکہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں یہانتک کہ رکھتا میں رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے الخ یعنی
گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگوں کے ہاتھ ستھرے نہیں ہوتے اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے ہیں اس لیے آپ کے واسطے الگ کھڑے پانی میں سے منگایا ہے حضرت نے فرمایا کہ
کیا

کیا اونہنا تو اسمین ہو کہ ڈول اونچا اوسے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ پانی وضو لوگون کو سوا اسکی راہ
نیک کیا اور منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کہ تواضع سے ہی یہہ کہ پیوی آدمی جہوٹہا بہائی اپنی کا اور حدیث سور المؤمن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم
ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سے اوترے نہین پانی کہینچنی اور پینی کیلیے اور ایک اور روایت مین عطاء سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ سے جب چکی تو کہینچا ڈول
یعنی زمزم سے نہ کہینچا ساتہہ اونکی کسیی نی پس پیا پہر ڈالا باقی ڈول کا کوئین مین پس جہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ اول آنحضرت بہیڑ کو دیکہکر نہ اوترے ہونگی پہر دوبارہ تشریف
لائی تو بہیڑ دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ہو ع **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی
اور مغرب کی اور عشا کی پہر سو رہی تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نے

ف محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ
بہی کہتی ہین اسلیے اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نے نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنے کے
منا سی تہا تیرہوین ذیحجہ کو ع ہ **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا
يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچہا مینی انس بن مالک سی کہا مینی خبر دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر کی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا مین کہا عبد العزیز نے یعنی کہا مینی انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر
کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح مین پہر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت نے تو اسیطرح کیا ہی اور تو اوسطرح کر کہ جسطرح کرتی ہین امرا تیری مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا نہو اور یہہ
کچہہ امر ضروری بہی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب مین پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین
معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسکو ابطح بہی کہتی ہین پس تعارض نہین دونو مین مولانا ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوتری تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوس مین تہا بہت آسان
واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیے اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکہ مین
جا کر طواف الوداع کرین پہر جب وہان سی نکل کر مدینہ کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنی اوترنا محصب
مین سنت ہی یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ سنن حج سی ہی اور تتمہ افعال حج سی ہی یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین فرمایا کہ ہم اوترنے والے
ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپس مین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور
نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگی یہانتک کہ محمد کو ہمارے سپرد نہین کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کے
نشانیون کو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے
لایا ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ جملہ سنت سی ہی اوترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتے تہی لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ اوترنا
آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکی تہا کہ کہاوین مشرکونکو قدرت باریتعالی پس سنت ہی وہان اوترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہے

ف کہ نام منزل کے ہین اور ابطح اور خیف بنی کنانہ محصب اور

...بات یہ کہ اتفاقاً اترنا ابطح میں واقع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ارادہ سے نہ تھا یہاں اترنا اور چھوڑنا آنحضرت کا وہاں کہ مذکور ہی بسبب اتفاق و رائے کی ہی
کہ سبب ہی حضرت کا اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ اس حدیث میں کہا جاتا ہی کہ بسبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اترے اگر چہ بطریق اتفاق
کے تہا اور اترنا اچہا ہی وہاں اترنا اور صحابہ اور خلفای راشدین بہی اسپر عمل کرتے تہے اور اگر نہ اترے تو کچہہ لازم نہیں آتا ہی **وَعَنْهَا** قَالَتْ اَحْرَمْتُ
مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ
فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ
اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سے ساتہہ عمرہ کے پس داخل ہوی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا
مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا بسبب حیض کے اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوی مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ کرنے کے پہر نکلے حضرت یعنی ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر
پس طواف کیا اوسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پہر نکلے طرف مدینہ کے کہا مولف نے کہ یہہ حدیث نہیں پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کے یعنی ایک
کے اون دونوں میں ہی بلکہ ساتہہ روایت ابو داود کے ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اوسکے **ف** پہر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہوں
یا بعد نماز کے اور ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کے یعنی ابو داود کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراض ہی مین صاحب مصابیح
پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابو داود کے واللہ اعلم ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا تہے آدمی پہرتے تہے ہر طرف مین یعنی بعد حج کے پہر کر لوگ اپنے اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تہے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنی مقید اسکے نہ تہے کہ مکہ مین
آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کے یعنی طواف
کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنی اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسی واسطے کہا ہی طواف وداع
ہمارے مذہب میں واجب ہی اور طواف لصدر بہی یہہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہیں ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ
منقول ہی امام ابو حنیفہ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پہر اقامت کرے عشا تک تو محبوب ہی میرے نزدیک یہہ کہ اور طواف کرے اور نہیں ہی یہہ طواف اہل مکہ
پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بہی نہیں ہے کہ جو مکہ مین آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالے حج پر ہی اور نہ
عمرہ کرنیوالے پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہیں ہی اور نہ بعد اوسکے سعی ہی ع ج **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ
النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے مین پس کہا نہیں گمان کرتی ہون اپنے کو مگر کہ روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو اسلیے
کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اوسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنی طواف الزیارۃ
کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سے مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین ہی تہیرے یعنی تیرہوین کی رات اور وہ رات
باب الحج مین منسوب ہی ساتہہ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کے آتی ہی اور حضرت صفیہ نے یہہ گمان
کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے ہی کہ ترک اوسکا نہیں جائز بسبب عذر کے اور حضرت نے جانا کہ اونہون نے طواف الزیارۃ نہیں کیا ہی اب ٹہہرنا
پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہہ اصل مین بد دعا ہی لیکن یہان ارادہ دعای بد کا نہیں بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسے کلمات ازراہ پیار کے

یکن قالیہ وقالوا ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی تھی لوگون کو ...
کہ بعد ہوا وقت ... یعنی ... ابن عمر ... حضرت علی بیان ... حضرت کی ...
یعنی جو لوگ کہ دور تھی اونکو حضرت علی سمجھا تی تھی جو کچھہ کہ حضرت فرماتی تھی اور لوگ بعضی لکھری تھی اور بعضی بیٹھی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** عائشۃ
وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہی عائشہؓ اور ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد
ابن ماجہ نی **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سبکے لیے یا عورتون کے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی طواف زیارت کیا دن نحر کو
پہر نماز پڑہی مکہ مین یا منا مین کما طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور اور ونکی نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے
ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہووی ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اوسپر لازم آویگا
اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** رمل کہتی ہین اسکو
کہ جلدی جلدی چلی چہاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس بیچ حضرت نی طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکی تھی + مسئلہ
طواف الزیارت کری بغیر رمل اور سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری + درمختار
وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی
شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا
النساء اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کترواوی
پس حلال ہوئی اوسکے لیے ہر چیز سوای عورتون کی یعنی عورتون سے صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح
نی شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو یعنی
جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطی اوسکے ہر چیز سوای عورتون کی **وعنہا** قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخر یومہ
حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات
یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی یعنی عید قربان کی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی
پہر پہرکر آئی طرف منا کی پہر ٹہہری منا مین ساتون دن تشریق کی یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ کی مارتی تہی کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو
یعنی منارہ کو سات سات کنکریان تکبیر کہتی ساتھہ ہر کنکری کی اور ٹہہرتی نزدیک پہلی منارہ کی اور دوسری کی یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہہرنا یعنی اذکار کرتی
اور زاری کرتی یعنی ساتھہ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منارہ کو اور نہ ٹہہرتی پاس اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسمین دلیل ہی
اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ ٹہہرتی تہی پاس اوسکی یعنی دعا کی لیے نہ یہہ کہ دعا نکرتی تہی پاس اوسکی یا بعد
اوسکی یعنی ٹہہرکر دعا نکرتی تھی چلتی مین کرتی تہی ع **وعن** ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرموہ فی احدہما رواہ مالک والنسائی والترمذی وقال الترمذی

… نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف …

… امام شافعی کی نزدیک …

… کو دیکھیے … اور کپڑا … دو … خوشبو … **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ**

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ … إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي

أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ … أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ

كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوپر

تہا کرتہ اور وہ شخص لتہڑا ہوا تہا … میں ایک قسم کی خوشبو سے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے احرام باندہا تہا عمرہ کا اس

حال میں کہ یہہ کرتہ میرے بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کہ تجہہ پر لیس رہی ہے دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال اوسکو پہر کر عمرہ اپنے میں یعنی احرام

عمرہ کے بیچ جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے احرام عمرہ کا … اور … دہو ڈال دہونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مردونکو اور تین بار دہونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح

چہوٹ جاوے … خلوق کا تہا جسطرح کہ ہوا … پہر کر تو الخ یعنی پرہیز کر احرام عمرہ کے میں اون چیزونسے کہ پرہیز کرتا ہے احرام

میں اور … کے لیے … دیگا تو مکروہ ہے اور نہیں تعین نہیں پہر جانا چاہیے کہ جو چیزیں حرام ہیں بیچ احرام میں اگر قصدا مرتکب ہوگا

تو واجب ہوگا اوس میں فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہیں … آویگا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کے

واجب ہوگا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے رح **وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا**

يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ کہا فرمایا رسول … نے نہیں لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہیں لائق کہ نکاح کردے محرم

کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہیں لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی اور جمہور علما کے نزدیک پہلے دونو نہیان تحریمی

ہیں اور تیسری تنزیہی پس نہیں درست اونکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین

اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح کیا ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ

احرام باندہے ہوئے تہے یعنی عمرة القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ**

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَالْأَكْثَرُونَ

عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ اور روایت ہے یزید اصم

بہانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ احرام میں نہ تہے نقل کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام

محی السنہ رح نے رحمت کرے اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکے اسپر ہیں کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام میں اور ظاہر

ہوا امر نکاح اونکا اوسوقت کہ وہ احرام میں تہے پہر ہم بستر ہوئے ساتہہ اونکے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام میں سرف میں مکے کی راہ میں **ف**

نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونی اونسے سرف میں ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہے مکے کی راہ میں دس کوس مکہ سے اور عجائبات اتفاقات سے یہہ ہے کہ

وفات میمونہ کی بہی سرف ہی میں ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس کو اور حدیث یزید بن اصم کی تعارض ہے حدیث ابن عباس کے

دلالت

والا [illegible]

تو صحیح [illegible] ابن عباس کے بخاری اور مسلم نے

سو یہہ کہ حدیث عثمان کی ہین کہ نہی [illegible] نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم کے

اور مناسب حال [illegible] بحث کو فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہہ جو حمل کیا

شافعیہ نے حدیث ابن عباس کو [illegible] کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تہی سو بہت تکلف ہی ترجیح

اور ملا علی قاری نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہی [illegible] سمجہتے تہی عوام کو اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہی بلا خلاف محرم کو یہہ دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال اور اگر سر خطمی سے دہووی تو اوسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا

نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دہووی صابون یا بیر کی پتون اور مانند انکی سے تو نہین ہی اوسپر کچہہ سبکی نزدیک

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نی سینگی کہچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی یعنی اگر بال نہ ٹوٹے **وَعَنْ** عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَہُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَہُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے

کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یعنی ضعف بصارت ہوا اور وہ ہو محرم لیپ کرے اونکو ساتہ ایلوے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ کرنے کی لکہی ہین مراد علما نے انکو

اندر لگانا بہی لکہی ہین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنے کو زخم پر اور زخم پہ دوا لگانیکو بہی کہتے ہین اگرچہ باندہا نجاوی پہر جاننا چاہیے کہ اگر

سرمہ لگاوی محرم اسطرح کا کہ اوس مین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ اوسمین خوشبو

نہو تو کچہہ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اوسپر کچہہ اور اگر پٹی باندہی کسی عضو پر سوای سر اور مونہہ کے تو نہین لازم آئیگا اوسپر کچہہ لیکن مکروہ ہے

اور اگر ڈہانکا چوتہائی سر یا مونہہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتہائی سے ڈہانکا تو صدقہ آویگا **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَأَیْتُ اُسَامَۃَ

وَبِلَالًا وَاَحَدُہُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ

الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین کے سے کہ کہا دیکہا مین نے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ ایک ان مین سے یعنی بلال پکڑے ہوئی تہا مہار نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہائی ہوئی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ ماریں کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی

یہہ مسلم نے **ف** سایہ کرتا تہا یعنی ساتہہ کپڑی کے کہ اونچا تہا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹہائی ہوئی تہا مانند تاج کے ایک چیز

سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اوپر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگی اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد مکروہ

رکہتے ہین اسکو **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَہُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ

وَہُوَ مُحْرِمٌ وَہُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقَمْلُ تَتَہَافَتُ عَلٰی وَجْہِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ہَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا

بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہہ کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکے کے اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی کے اور جوئین جہڑتی تہین اوسکی

مونہہ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کہلا قدر فرق کی درمیان چہہ مسکینون کے اور فرق

تین صاع کا ہوتا ہی یا روزہ رکہے تین دن یا ذبح کرے جانور راوی متفق علیہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہین انصار سی اصحاب بیعت سی تہی وہ اونکا
ایک بت تہا ایک جاکر توڑتی تہی اور عبادہ بن صامت یار اونکی تہی ایکروز عبادہ کعب کی پاس آئی تو دیکہا کہ کعب بت کو پوچہ کر گہر سی نکلی عبادہ گہر مین گئی اور بت کو
توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین آئی اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہ قدرت ہوتی
تو اپنی تئین بچاتا پہر سوچکر مسلمان ہوی اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور سہلے داخل ہوے مکہ کو یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکہ مین جاوینگی جبتک حالت
نہ ہوتی تہی داخل ہوے مکہ مین بعد ازان مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا
آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہے یا جانور ذبح کرے اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ

ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی النساء فی احرامہن
عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفر
او خز او حلی او سراویل او قمیص او خف رواہ ابو داؤد روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی
تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی کی پہنی دستانونکی سی اور ڈالنی نقاب کی سی یعنی اسطرح کی نقاب سی کہ مونہہ کو لگی اور پہنی اوس کپڑی کی سی کہ لگی ہو اوسکو ورس اور
زعفران اور چاہیی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑون سی کسنبا کپڑا ہو یا خز یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بعد اسکی یعنی
بعد نکلنی کی احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہی ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کی
جو چاہی اقسام کپڑون سی سو پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان عفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور ہماری مذہب مین دونو منع معلوم
ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہا مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنبا کا یا ورس کا یا زعفران کا چہپا تا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم
ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق یہہ ہی کہ حمل کیجاوی یہہ حدیث اوپر کسنبی دہوی ہوی کی کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نی کہ
زیور کو کپڑون مین کہا مجازا **و عن** عائشۃ رض قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات
فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابو داؤد ولابن ماجۃ
معناہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہم پر یعنی عورتون پر اور ہوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوی یعنی
اور بسبب احرام کی مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارا آگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پر سی اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی پہر
جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہول دیتین ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی **و عن** ابن عمر ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی غیر المطیب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو
کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہو جاوی یا ملایا جاوی اوس [illegible] تیل خوشبو کا پہر جاننا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل
بنفشہ اور گلاب کی اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نملی ہو
اور بہت لگاوی تو [illegible] لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون [illegible] تیل خالص خوشبو
سی بغیر پکائی ہوی پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ ڈالکر خوشبودار کیا ہو [illegible] جب بہی لگا دم بسبب استعمال اوسکی کی اتفاقا اور اسیطرح
جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی خلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

یا تھوڑا لگاتا تو ایک صدقہ دینا آتا ہے اتفاقاً اور بعضے دم وغیرہ دیتے ہیں خوشبو نکو استعمال جسپر لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے ایسی چیزیکا جو خوشبو ہو لگانا اور اگر استعمال کرے

بطور دوا کے تو نہیں اوسپر کچھہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک وغیرہ اور خوشبو ہیں نکو کہ انکو استعمال کرے ہر طرح دم لازم آتا ہے خواہ بطور خوشبو کے

استعمال کرے خواہ بطور دوا کے کذا فی در مختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ

عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبِسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ

اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے نافع سے یہہ کہ ابن عمر نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مینے اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہے تو مجھپر یہہ اور تحقیق منع

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ہمارے مذہب میں یہہ ہے کہ اگر سر مونہہ کو کپڑے کی طرح

استعمال کیا ہے کہ معمول ہے اوسکو استعمال کرنیکا تو منع ہوا لا نہیں پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہے اور ابن عمر

نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہو گا کہ مطلق ہیئت کی استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اس لیے منع کیا کہ سر ڈھانکنے یا ہو گا شرح مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ

فِيْ وَسَطِ رَأْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچون بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبد اللہ

کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھہ تنوین کے پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ میں الف لکھا جاتا ہے اور بحینہ یہاں تہیں عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر میں پچھنے

لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہہ محمول ہے حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچھنے لگے کہ وہاں بال نہوں تو جائز ہے بغیر فدیہ کے **مسئلہ** چوتھائی

سر سے کم منڈاوے یا پچھنوں وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹیں تو صدقہ دے یعنی ایک ہو کے کو کھلا دے یا دو سیر گیہوں دے اور چوتھائی

سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اوس سے بال اسقدر ٹوٹیں تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے

چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹیں تو اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کرے

ذبح کرے بکری یا چھہ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچھنوں کی جگہہ سے بال

منڈواوے پچھنوں کے لیے تو دم آتا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنوں کی جگہہ سے مراد ہے دونوں کنارے گردن کے اور گدی

اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہے اتفاقاً اور اگر ساری سے کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہے اور آپ سے بال ٹوٹیں تو کچھہ نہیں آتا مد

مناسک ملا علی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم

پر بسبب درد کے کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہہ پچھنے لینے متصور ہیں بغیر ٹوٹنے بالوں کے پس نہیں اشکال اسمیں اور معہذا

عذر بہی تہا **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ

وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اوس وقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھہ اونکے یعنی تصرف میں لائے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور تہا میں پیغام

پہونچانیوالا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کی

گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام میں میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جانا چاہیے

ہاڑ لگ بنت **بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ** باب ہے بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے یعنی محرم کو شکار کرنا اور اوسکا کہانا اور اوسکو

اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہے سب علماء کے نزدیک اور اگر ان افعال میں سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتھ تخمین

دو عادل کی حسب قیمت اوس جگہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہے اوس سے اگر موضع شکار میں نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خرید کرے ساتھ

قیمت اوسکی کے بدی اگر آسکے اوسمین پائے ذبح کرے اوسکو حرم میں اور اگر چاہے خرید کرے ساتھ قیمت اوسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا صاع اگر گیہون

ہوں اور اگر کہجور یا جو ہوں تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پہر اگر

بچ رہے کم طعام فقیر سے پس دیوے اوسکو یا ایک روزہ رکہے بدلے اوسکے اور قصداً شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہیں اور اگر زخمی کرے شکار

کو یا کاٹے عضو اوسکا یا اوکہاڑے بال اوسکے بدلہ دے اوس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سے اور اگر اوکہیڑے پر اوسکے یا کاٹے ہاتہ یا پانون اوسکے پس ایسا

ہو جاوے کہ بچانے سکے اپنی کو بلی وغیرہ سے پس اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودہ دوہے اوسکا پس قیمت دے اوسکے دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو

اوسکی قیمت دے اور بیچ کہانے محرم کے شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے تو کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور

اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکی کے اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہیں علماء کے مذہب بعض صحابہ کا کہ حضرت علی

بہی انہیں میں اور بعض تابعین کا یہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی

اور احمد کا یہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اوسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اوسکی کے یا بغیر اذن اوسکی کے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے

اپنے لیے اور پہر اوس میں سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بہیجے حلال ہے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور عمدہ اونکی کا یہ ہے کہ حلال ہے کہانا گوشت شکار کا

محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اوسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اوسکے اور مدد نکرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم

اگرچہ اوسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اسپر اور مراد شکار سے وہ حیوان ہے جو بحسب اصل خلقت کی پیدایش و

نسل اوسکی جنگل میں ہو پس جائز ہے محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائیں اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کے پلے ہوئے کا اور محرم پر بدلہ آتا ہے

بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہے محرم و غیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتے ہوں یا نکہاتے ہوں بحسب اس آیت

شریفہ کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ آخر آیت تک پہر جنگل کے جانور جو کہائے جاتے ہیں حرام ہے شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائے نہیں جاتے

ہیں اونکو تقسیم کیا ہے صاحب بدایع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں طبعاً اور ابتدا کرتے ہیں ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بہیڑیے

اور مانند انکے پس جائز ہے محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہیں آتا اوسپر کچہہ اور ایک وہ ہیں کہ ابتدا نہیں کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس

جائز ہے محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کریں اوسپر اور نہیں آتا اوسپر کچہہ اور اگر چوٹ نکریں تو نہیں مباح محرم کو پہلے ابتدا کرے ساتھ مارنیکے اگر ماریگا اونکو

ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ۱۲ ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا

حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے صعب بن جثامہ سے یہہ کہ اونہوں نے بطریق تحفہ کے بہیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تہے ابوا میں

یا ودان میں پس پہیر دیا حضرت نے اوسپر پس جبکہ دیکہی حضرت نے وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب قبول کرنیکے فرمایا تحقیق

ہمنے نہیں پہیر دیا اوسکو تجہپر مگر اسلیے کہ تہے ہم احرام باندہے ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابوا اور ودان نام ہے جگہونکا درمیان

... ہی کہ جو مطلق شکار کا گوشت کھانیکو حرام کہتی ہین محرم کو ...

... عبد اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کے بھیجا تہا اور کہانا محرم کو درست نہین اس لیے پھیر دیا لیکن
ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پاؤن گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اوسکا بھیجا اون روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان
بھی گوشت اوسکا مراد ہی جواب اسکا اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ پھیر دیا پھیران اور گورخر کی کہ اوسکو بعضون نے گوشت سے تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اوسکا کہا پھر ابو حنیفہ کی
دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دے اوسکو
ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتے ہین کہ پھیر دیا بگمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی ع **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ
فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا
قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئے
وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار اونکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اونکے یارون نے گورخر پہلے اونکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون اونکے
نے گورخر کو چھوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ دیکھا اوسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون
نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اوترکے پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پھر کہایا اور کہایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنی بگمان اسکے
کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا درست نہین پس جبکہ پائے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا آپ سے یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا
یا نہین فرمایا کیا ہی تمہارے پاس اوس مین سے کچھ کہا اونہون نے ہمارے ساتھ ہی پاؤن اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہایا اوسکو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اون دونون کی یہہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم مین سے
کسینے حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کرے گدہے پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکے کہا اونہون نے کہ نہین فرمایا پس کہا جو باقی رہا ہو اوسکے گوشت مین سے
ف کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہایا اوس سے تطبیق انمین یون ہی کہ اول حضرت نے نہ کہایا
ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہہ امر تحقیق ہو گیا نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی یا کوئی طرح
اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارہ ہاتھہ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارت
حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا
اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نہ کی ہو اور اس مین رد ہی اونکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کہانیکو منع کہتے ہین ح ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ
وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوپر
کہ مارے اونکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کاٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ
وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پاؤن اوسکے

سے اور کٹنی کٹ کہنی کتی کو حکم ہین ہین سب جانور درندہ حملہ کرنیوالے ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مار ڈالے جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کو ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسی ہی مارنا اوس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور مچھر اور پسو اور بچھو اور کھٹمل اور مانند اونکی اور اگر مارے جون تصدق کرے جو چاہے ع ح متفق

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تمہارے احرام مین شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتہ اس حدیث کے مالک اور شافعی نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والینے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بہیجا جاوے طرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کے تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکے کے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کی سے ہے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف کہا علما ہمارے نے ٹڈی کو شکار دریا کا اس لیے کہا کہ یہہ مشابہ ہے شکار دریا کے اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہین جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنے اوسکے کے تصدق یعنی اللہ دے جو چاہے اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اس لیے کہ یہہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالی کے احل لکم صید البحر ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچہا مینے جابر بن عبداللہ سے حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا مینے کہ کہایا جاوے کہا کہ ہان پہر کہا مینے کہ سنا ہے تمنے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف شکار ہے وہ یعنی شکار ہے کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے یا نہین اور کہانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرغ کا فرمایا اور وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ مار ڈالی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی اگر محرم نی احرام کی حالت میں چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سی کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرغ کی سو فرمایا کیا کہاتا ہی چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیی کسیکو کہانا اور پوچھا مینی حضرت سی حال کہانی بہیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بہیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بہلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی قوی **ف** یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوت دیتی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور مؤید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کی سی کہ درندون مین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلون کی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهٗ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہا تہی ہم ساتہہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور تہی ہم محرم پس ہدیہ بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتی تہی پس بعضون نی ہم مین سی کہایا یعنی اسلیی کہ جائز ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نی ہم مین سی پرہیز کیا یعنی اسگمان پر کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس جب جاگی طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کہایا تہا اوسکو کہا طلحہ نی پس کہایا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکی کو ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** موافقت کی یعنی ساتہہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچہا کیا یا آپ ہی باقی رہا ہوا کہایا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی تہی یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو **بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ** الْحَجِّ باب بیچ بیان روکی محرم کی اور فوت ہوجانی حج کی **ف** روکی محرم کی اوسکا ہی نزدیک جب باز رکہی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکی یا محرم عورت کا خاوند مرجاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بہیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوسکی طرف سی حرم مین بیچ وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی کی بغیر سر منڈانی اور بال کترانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بہیجی اور تینون امامون کی نزدیک کتا بسبب دشمن ہی کی ہوتا ہی پس بعضا انکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہا اور حج فوت ہوگئی احرام سی ساتہہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی یعنی احرام باندہی ہوئی تہا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی اگر کوئی پہونچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہی اسکا کہ اگر جاویگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہوویگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو وقوف اور بعضون نی کہا کہ چہوڑدی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی ح ع ملتقی **مسئلہ** درمختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دی نماز اور جاوی عرفات کو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

اونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف روکی گئی یعنی عمرہ کا احرام باندھ کر کے جو نکو مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور وادہ جامع نسائی
اسلئے کہ مطلق حج کی عبارت ہی مسند احمد وغیرہ ترتیب سے یہان مذکور ہوا ور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے احرام سی نکلکر
حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نے اور حضرت نی احرام باندھا ہوا عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ نحر کر
ہو ویں پس نحر کر کے پہر سر منڈاوا اور بدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلے کہا ابن ہمام نی اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلتا محصر پہلی ذبح ہونے ہدی کی
پس اگر محصر یعنی رکنیوالی نی ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنی کوئی چیز ممنوع
احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان سی
کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنیکا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین
اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونوکا کہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ نی
حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت
وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچہہ حدیبیہ حل مین ہی اور کچہہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری
مین اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہی اور شافعی کے نزدیک اوسپر قضا نہین
اور اگلی سال کے عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرے کیلیے پس روکا کفار قریش نے دوری خانہ کعبہ کے
پس نحر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنی کو اور سر منڈوایا اور کترواے بال یارون اونکے نے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یارون اونکے
نے یعنی بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہ
اور امام محمد رحمہ اللہ کے اور ابو یوسف نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو ان مین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ **وَعَنِ**
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلی سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ نحر کے پہلی سر منڈانے کے
نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ**
الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ أَوْ يَصُوْمُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نے کہا کیا نہین کفایت کرتے تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوے ایک
تمہارا حج کرنے سی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن حج کی سی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے
صفا اور مروہ مین پہر حلال ہووے ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلی سال پہر ہدی ذبح کرے یا روزہ
رکہے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آئندہ مین اور عمرہ
ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سی روکا جاوے راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے
نکل جاوے اور سال آئندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

یعنی

یعنی وقوف عرفہ کا اسکے بعد کہ تعیسر ہوا وسکو طواف اور سعی کا پس چاہئے کہ طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کرے کہ احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے
پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نہ پاوے اور اس بحث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے
واسطے عمرہ کے اور سعی کرے اوسکی پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اوسکی پھر اور سر منڈاوے یا بال کترواوے اور باطل ہوگا اوس سے
دم قران کا اور اگر متمتع ہوگا تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر ساتھہ لایا ہو ہدی کو ذبح کرے اوسکو جو چاہے اور ان سب فوت
کرنیوالون پر نہیں واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ**
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ
حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اوسکے شاید کہ تو ارادہ
رکھتی ہے حج کا یعنی ہمارے ساتھہ پس ہم بھی چاہتے ہین کہ چلی تو حج کو بیچ ہمارے ساتھہ کہا اوس نے یعنی ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہے اللہ کی نہین پاتی
مین اپنے تئین مگر بیمار یعنی اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اوسکے کہ حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا امکان نکلنے کا احرام سے اوس جگہہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس جگہہ مجکو مرض
پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سے باہر نکل آونگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھہ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے حلال ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اوسکو ساتھہ شرط کرنیکے کیونکہ
بیفائدہ تھے اور امام اعظم جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہے اور اور
دلیل انکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تھے شرط کرنیکے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورت کے
حق مین یہہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کرکے نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو
درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلی کہ جہان میں رکون وہان احرام سے
نکل آؤن تو بمجرد رکنے کے حلال ہوجاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ کو یہہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی **ف** یعنی پہلے وقت احصار یعنی رکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اونکے ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہے مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے ہے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوٰۃ کے بیچ سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ مین الحاق کردیا ہے لفظ ابو داؤد
کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ع **وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے
حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہوگیا حلال

یعنی جائز ہوا اوسکو ترک کرنا احرام کو اور پہر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہوا اوسپر حج اگلے سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہہ ضعیف
ہے **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوا احصار دشمن کے تو بہی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ
احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور یہہ ضعیف ہے یعنی سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہو نے سے یہہ
نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بہ تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ
مین بعد لفظ حسن کے صحیح بہی ہے اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے ع ح **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ
يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حج عرفہ ہے یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے
وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اوسنے حج
دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منا مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے
بیچ دو دن کے پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن پایا فساد سے اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی ٹہہر
عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوسپر یہہ کہ نکل آوے احرام سے ساتہہ افعال عمرہ کے اور حرام ہے اوسپر ہمیشہ احرام باندہے رہنا سال آئندہ تک اور
جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارہوین تاریخ پیچہے دوپہر کے مار کر چلا آیا مکے مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا
اوس سے تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کے اور جو کوئی بارہوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر منا ہی مین ٹہہر رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ
بہی تینون مناروں کو کنکریان مارین تو اوسپر بہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہو نہین اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور
آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فرقے تہے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تہے اور بعضے تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى باب ہے بیچ بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکہے اوسکو اللہ تعالی آفات سے **ف** حرم کہتے
ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بہی اللہ تعالی نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اوسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی کے
حرام کی ہین اللہ تعالی نے اس مین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نے یہہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو
زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتے تہے شیاطین سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجہکو پس بہیجا اللہ تعالی نے ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین
وہان فرشتے کہڑے ہوے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑے رہنے فرشتون کی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکہا روشن ہوگیا اوس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی
اور حدون حرم کی اوپر منارے بنے ہوے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ
فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ**

وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کی عمل میں باقی ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنی حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہہ شہر یعنی سارے میں حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی حرام کیا لوگون پر یہانتک کہ اوسکی اور واجب کی اوپر تعظیم اوسکی اوس دن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھ حرمت اللہ تعالی کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال وسمین کسیکو پہلے مجھسے اور نہیں حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تک نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بہکایا جاوے شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنیکے اور نہ اوٹھایا جاوے لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اوسکی یعنی اوسکو جائز ہے اوٹھانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اوسکی پس کہا عباس نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اوسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہارون اور سنارون اونکے کے ہے یعنی اونکو احتیاج پڑتی ہے اسکی بیچ کلانے لوہے اور سونے چاندی کی اور واسطے گھرون اونکے کے یعنی گھرون کی چھتون میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑنا جائز ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے یہہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اوسکا اور نہ اوٹھاوے گری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرت کر کر مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اوسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہیں حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اوسکا چہ جاے بیا درخت اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہیں اور آپ سے اوگا ہو لازم ہوتی ہے قیمت اوسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بھی درست نہیں اور چرانی بھی بیجا ہے گھانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنی کھنبی بھی مستثنی ہے اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے چرانا جانور اپنا حرم کی گھانس میں اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم میں یہہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگون کے مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک نملا اور یہہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہے تو بعد دیر کے فقیرون کو دیدے پھر اگر مالک آجاوے تو اوسکو قیمت اوسکی دیوے اور حرم کی لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اوسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہووے اسکا اور یہہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہیں کیا ہے درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی کے اور یہہ مذہب ہمارا [illegible] اور دلیل اونکی اور جواب [illegible] باب لقطہ کے بیان آویگی انشاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کے اونکے نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک [illegible] تعریف کرے [illegible] اور [illegible] مقصود ساتھ اہل حرم کے نہیں ہے حاصل یہہ کہ اسطرح [illegible] گویا کہ کوئی وہم یہہ [illegible] کہ وہان تعریف مخصوص [illegible]

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ الْخَرْبَةُ الْجِنَايَةُ روایت ہے ابی شریح عدوی سے یہ کہ اونہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تہا لشکر طرف مکہ کے یعنی واسطے لڑائی کے اجازت دی واسطے میرے ای امیر بیان کرون مین تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اوسکو کانون میرے نے اور یاد رکہا اوسکو دل میرے نے اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نے جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اوسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہہ کہ خونریزی کرے اوس مین یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اوس مین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈہے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مین پس کہو واسطے اوسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اوس مین ایک ساعت دن مین سے اور پہر گئی تعظیم اوسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکے مانند تعظیم اوسکی کے بیچ کل گذری ہوئی کے یعنی سوای ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجہسے ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور بہاگنے والے کو ساتھ خون کے اور بہاگنے والے کو ساتھ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربۃ کے قصور کے ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے بیس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکہ کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اور اوسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہ کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنی اسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکے حرم مین چلا آوے تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوے بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اوسکو دینگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارینگا

ح ۴ع **وَعَنْ** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی یہہ امت ساتھ بہلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگے اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کے حق تعظیم اوسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس مین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہے حج فقیر کے سے اور حج فرض اولی ہے فرمان برداری والدین کے سے بخلاف حج نفل کی کہ اس سے فرمان برداری والدین کی افضل ہے اور بنانا سرا کا افضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہے یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہے افضلیت حج کو اسلیے کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہے اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہے ستر حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہے اوس مین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بہی جہڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جہڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے سب گناہ جہڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جہڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ

واذا غیبار الیک والعمل لبیک لبیک الٰہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک اور بلند سے کہتا رہے خصوصاً بعد نمازوں کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اترنے کے بلندی سے جنگل میں غرض کہ اس سفر کے حکم نماز کا ہے جیسے کہ نماز میں وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہیں ایسی ہی اس سفر میں وقت اترنے چڑھنے کے بلندی وپستی سے لبیک کہے ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزوں سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتے اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پاجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکی کے اور مراد پہننے سے اوس طرح کا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کرتے کو یا پاجامہ کو تہ بند کر کے پہنے اور اگر انکو اوڑھ لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہیں اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکی کے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزیں کہ باعث جماع کی ہیں نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتیں بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتوں کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتادے اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام میں اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ میں بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر میں اور لڑنا دشمن اپنے سے اور موں نہ اور سر کسی چیز کے نہ ڈھانکے اور جوں نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانوروں کا حالت احرام میں جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہہ ہیں کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چھچھوندر اور کچھوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہیں اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے فجر عید الضحی تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے میں دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال میں یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازاں وقوف عرفہ کرے اور بعد ازاں طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمیں سے فوت ہوگا حج نہیں ہونیکا اور واجبات حج کے یہہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریاں مارنی مناروں پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضوں نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف میں ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتیں پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر میں کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام نحر میں اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزیں کہ اونکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہیں اور سوا انکے سنتیں اور آداب اور مستحبات ہیں اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائیں یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت میں یا حیض میں یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو ان میں نہیں کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی میں سے کھانا مستحب ہے اور سوا انکے میں سے اسکو کھانا نہیں جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہیں تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکھے جہاں چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہے

اوسوقت سورۂ بدل نہین ہوئیگا اور جسوقت ارادہ مکہ مین جانیکا کری تو نہاوی یا وضو کری ... اور جانب ...

اور ننگی جانا مکہ مین بہتر ہی اگر جا سکی اور جب کہ شہر مین داخل ہووی تو اول مسجد الحرام مین جاوی بعد کہنی اسباب کی جہان کہ رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہی کہ وقت داخل
مسجد الحرام کی لبیک کہی اور دروازہ بنی شیبہ کی کہ اوسکو باب السلام بہی کہتی ہین جب مین جاوی اسحال سی کہ تواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جانیوالا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو پہچانا
کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہی تو تکبیر و تہلیل کہی اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور
منفرد وغیر مکی کی لیے سنت ہی بجا لاوی اسطرح کہ اول مونہہ حجر اسود کی طرف کر کی تکبیر و تہلیل کہی اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ
اوٹہاوی جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹہاتی ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کی بوسہ نہ دی سکی تو ہاتہہ لگا کر ہاتہہ
کو چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو لکڑی کو لگا کر چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو دونو ہتیلیون سی اشارہ کر کی انکو چومی اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کہی اور درود
پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سی شروع کری اور سات بار گرد خانہ کعبہ کی پہری اور طواف بہ ہیأت اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی
نکال کر بائین مونڈہی پر ڈالی اور سات بار مع حطیم کی طواف کری اور اول تین پہیرون مین رمل بہی کری یعنی جلد چلی مونڈہی ہلا کر اور سینہ نکالکر
جیسی بانکی چلتی ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذری اوسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دی اور تکبیر وغیرہ پڑہی اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کی بوسہ
دینی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ نہ دی بلکہ ہاتہہ ہی لگا دے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک
واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کی وہان نہ پڑہ سکی تو مسجد مین جہان چاہی وہان پڑہی اور اول
رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کی قل یا پڑہی اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بہر کر
پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دی اور تکبیر و تہلیل اور درود پڑہی اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی درمیان صفا
اور مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کرے تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر
پڑی اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کری اور ہاتہہ اوٹہاوی دعا کی لیی اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوترے
اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچی تو میل اخضر سی میل دوسری تک جلد چلی اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کے کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ
صفا پر کی تہی مروہ پر بہی کری اسیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سے کری اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہی کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی
طواف سے سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لیی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیی شرط نہین ہی لیکن اولی ہی اور طواف
کی لیی طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کی نیکی بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سی فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہی اور یہہ
بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہی اور طواف نفل جسقدر چاہی کری اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہی اوس مین بیان ہوتا ہی
احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنی کی منا مین وغیر ذلک اوسکو سننی کہ
بہتر ہی اور اسیطرح روز عرفہ کی عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کی خطبہ مین بیان ہوتی ہین اونکو بہی سنی پہر اگر احرام سی نکل آیا ہو تو آٹہوین
ذیحجہ کو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوی اور اگر ظہر پڑہکر آوی تو بہی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہی اور روز عرفہ کی نماز فجر کی
تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کی جاوی اور اگر آٹہوین تاریخ منا مین نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوے تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہے
اور عرفات مین جس جگہہ کہ چاہی اوترے سوای بطن عرنہ کی اوترے اور نزدیک جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاوی کہ سنت ہی اور عرفات
مین وقوف کری کہ فرض ہی بدون اوسکی حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنی اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور استغفار

ف تکبیر اللہ اکبر کہنا تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا ۱۲

میل کہتی ہین نشان کو اور مروہ مین جہان ... دونون ستون ... نشانی ... اور اب دیوار مین نشان ... ۱۲

اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ... اور اخلاص کو بہت پڑہے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام
کے مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ کے تسبیح استغفار اور لبیک ... اور درود اور اوراد کا بہت پڑہتا رہے اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی
جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور فجر ہونے
فجر کی نماز اول وقت ادا کرے اور پہر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب وسط وادی سے گذرے تو جلد وہان سے گذرے اور بعد فجر کے
وقوف کرے روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہان پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول
سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پہر جانور ذبح کرے پہر سر منڈا دے یا بال کتروا دے بعد ازان مکہ میں آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت
سعی کی نہیں اور اگر پہلے سعی نہیں کی تہی تو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کتروا دے اور لبیں لوا دے
اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہووینگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا میں آنکر رات کو رہے پہر ایام منا میں دنکو مکہ میں جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور راتکو منا میں رہے
اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارہوین کو تینون جمرات یعنی منارون پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین
اوسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سنگریزے مارے اور وقت
مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتہے دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہے
تو اوسپر رمی تینون جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین میں بعد زوال کے ہے لیکن
تیرہوین کو اگر پہلے زوال کے اور بعد طلوع ہونی فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارہوین اور بارہوین میں پہلے زوال کے
رمی کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ سنگریزے چہوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ میں سے
لیوے اور چٹکی میں پکڑ کر پہینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتہہ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولے
اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہیں یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور نشیب نالے میں کہڑے ہوکر طرف
بلندی کے رمی کرے اور اوسوقت منا داہنے ہاتہہ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتہہ کیطرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑین تو درست نہین
منارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتہہ سے پہینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پہینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکو ڈالدے جائز نہین اگر
ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پہینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہر کر مکہ مین طواف الصدر کرکے جاوے اگر
وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہہ طواف کرے اور یہہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہیں ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکے پانی پیٹ بہر کے پیوے کئی بار کرکے اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہے اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملے
اور پہر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے
پردہ کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر وتہلیل اور اوراد کا اشتغال اور حمد وثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سے
طلب کرے اور مونہہ اپنا کعبہ کیطرف کرکے پچہلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ایکسال میں مکرر ادا
ایام حج میں مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا
[illegible] اور واجب [illegible] درمیان صفا اور مروہ کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانا اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکے وہی ہین

ف ... [illegible] در مختار میں ... روایت ... [illegible] ۱۲

جو

ہو حج میں اور احکام جنایات کے یہہ ہیں کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب لگاوے سر پر مہندی کا اگرچہ یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز اوس طرح کہ عادت ہے اوسکی پہننے کی یا ڈہانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونوں ہاتھوں کے یا دونوں پانوں کے یا ایک ہاتھ یا پانو کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت میں کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب جمرے یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام میں بوسہ لیوے بیوی کا یا چہوے اوسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکی یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلا سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈہانکے سر اپنا یا پہنے کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتہائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسوں میں یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارہ کی تینوں مناروں میں سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدہا صاع گیہوں ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتوں میں محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزوں میں سے ذبح کرے بکری یا چہہ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو آدہا آدہا صاع یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتہ تشخیص دو عادلوں کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار میں نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی کے ہدی اگر آسکے اوس میں پس ذبح کرے اوسکو حرم میں اور اگر چاہے خریدے اوسکا غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہوں ہوں اور اگر کہجور یا جو ہوں تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات میں قصد کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہیں اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سی کہاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگہنے خوشبوئی اور پہول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھہ واجب نہیں ہوتا مگر یہہ افعال مکروہ ہیں اور مارے جوں کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹہی کے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑکر مارے اور اگر زمین میں سے پکڑ کر مارے کچہہ واجب نہیں ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب میں ڈالا اس نیت سے کہ جوئیں مر جاویں اور جوئیں بہت مریں تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدہا صاع گیہوں کا اور اگر آفتاب میں خشک ہونیکو لیے ڈالے اور نیت جوونکے مرنیکی نہو اور وے مریں تو اوسپر کچہہ لازم نہیں ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکہی جاتی ہیں دعائیں حج کی

فصل پڑہے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہیں مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہے بعد احرام کے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اللَّهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَىٰ أَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہے عَلَىٰ أَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَأَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللَّهُمَّ قَدْ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي اور پڑہے وقت داخل ہونیکے حرم میں اللَّهُمَّ إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ اللَّهُمَّ آمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہے جب

یہ کو اللھم اجعل لی بھا قرارا وارزقنی فیھا رزقا حلالا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسألک من خیر ما سألک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور پڑہے وقت دیکھنے بیت شریف کے اللھم زد بیتک تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ اور پڑہے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے
اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی
جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا
دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور پڑہے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اللہ اکبر اور پڑہے وقت ابتداء طواف کے
اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا بسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہے نزدیک دروازہ
بیت اللہ کے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑہے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر
فی الاھل والمال والولد اور پڑہے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی
بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظمأ بعدھا ابدا اور پڑہے نزدیک رکن شامی کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور واخرجنی من الظلمت الی النور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک
انت الاعز الاکرم اور پڑہے نزدیک رکن یمانی کے اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک
من الخزی فی الحیوۃ الدنیا والآخرۃ اور پڑہے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا آتنا آخر آیۃ تک اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک
فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اور
پڑہے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑہے اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی من کل
سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اتیتنی اور پڑہے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردے کعبہ کے یا واجد یا ماجد
لا تزل عنی نعمۃ انعمت بھا علی الھی وقفت ببابک والتزمت بعتبتک ارجو رحمتک واخشی عقابک اللھم حرم شعری
وجسدی علی النار اللھم کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسألۃ غیرک اللھم یا رب البیت اعتق
رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب
علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑہے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اور پڑہے بعد دو رکعتوں
طواف کے اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی
ذنوبی اللھم انی اسألک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا بما قسمت لی
یا ارحم الراحمین اور پڑہے وقت پینے پانی زمزم کے اللھم انی اسألک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء اللھم اجعلہ
شفاء من کل سقم وارزقنی الاخلاص والیقین والمعافات فی الدنیا والآخرۃ اور پڑہے جب چڑہے صفا پر ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ
ولا

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑہے درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑہے دن عرفہ کے عرفات میں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ
وَالْاُوْلٰی اور تہی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ
صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی
وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اور پڑہے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ
وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑہے جبکہ دیکہے دیواریں مدینہ منورہ کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ
فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑہے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّیِّبِیْنَ
وَاَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کے محفوظ رکہے اوسکو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گردی اوسکی کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اس میں ہمارے نزدیک معنی اوسکے حرام ہونیکے یہہ ہیں کہ اوسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہہ کہ وہ حرام ہے مانند مکہ کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینہ اور گرد ہے اوسکی کے اور شکار کرنا اوس میں اور تینوں اماموں کے نزدیک یہہ چیزیں حرام ہیں وہاں بہی بغیر ضمان کے یعنی بدلہ نہیں آتا ہے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

المَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ نہین لکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی سوای قرآن کی اور اس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علیؓ نی صحیفہ مین یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عَیر کی ثور تک
پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب سنت کی یا ٹہکانا دی بدعتی کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب
لوگون کی نہین قبول کیجاتی اوس سی یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا پہر
جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیجاتی اوس سی فرض اور نہ نفل اور جو
شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیجاتی اوس سی
فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ بہی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنی کی یعنی کہی کہ مین
فلانی کا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین
قبول کیجاتی اوس سی فرض اور نہ نفل **ف** اوس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی
حضرت علیؓ کو ساتہہ اور صحیفہ کی یعنی کتاب کی سوای قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علیؓ نی یہہ فرمایا کہ نہین لکہا ہمنی حضرت سی سوای قرآن کی اور اوس چیز
کی کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور بعضی احکام لکہی تہی اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کی غلاف مین رہتا تہا اور ان
احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بہی تہا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اوس مین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک
شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کی ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکّے کی ہی جو چیزین کہ حرم مکّی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بہی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عَیر اور ثور کی
ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون
نی کہا شفاعت اور بعضون نی کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ بہی حکم لکہا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کے
ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا بہی اختیار عہد امان دینی کا رکہتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور ونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم
ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سی ہی اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سی اور اپنی پناہ مین لا دی تو
نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمان کی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ
موالات کری یعنی دوستی کری جاننا چاہیی کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہی کہ عادت عرب کی تہی کہ آپس مین دوستی رکہتی تہی اور عہد باندہتی تہی
اور قسم کہاتی تہی کہ نیک بد مین آپس مین شریک اور ہمدم و معاون ہین گے اور آپس مین ایک دوسری کی دوست سی دوستی رکہین گی اور دشمن سی دشمنی اور
ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بہی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تہی
اور دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوس کا
ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچہہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اوّل ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کی موالی یعنی دوست
مذکور ہیون تو نہ چاہیی کہ اور قوم کو موالی ٹہراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اس لیی کہ اس مین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال
یہہ بہی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی
جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کی طرف نسبت کرنی مین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کی ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد
اذن چاہتا ہی اپنی مالک سی اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اس لیی

بعضی نی اول احتمال کو ترجیح دی ہی اور ملا علی قاری نی دوم کو

کہ جہوٹ شیعہ کا لازم آویگا اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی کے پاس نہین لکہا ہوا سوا قرآن کے [illegible]
باطل ہوتا ہے افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کے اور اسرار کو اور خاص علم [illegible] کہ
اور وہ تکو نہین بتائین پس یہہ سب باتین باطل ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ [illegible] **وعن** سعد قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ خیر لھم لو
کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لأوائھا وجھدھا الا کنت لہ
شفیعا او شھیدا یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ کے یہہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکے یا مارا جاوے شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اونکے یعنی واسطے
رہنے والون مومنین اوسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسے اور کہین واسطے فراغت دنیا کی
نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا
اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا
کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے الخ حمل کیا ہے اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے
یعنی جو کوئی بضرورت چہوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہے اور اخیر حدیث مین بشارت ہے اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے
مومن کو یہہ کہ ہووے صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکے اسیلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہے بسبب اس
حدیث کے اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لأواء المدینۃ
وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی
یہہ مسلم نے **وعنہ** قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللھم
بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک
ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ثم قال
یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے لوگ جسوقت دیکہتے نیا پہل لاتے اوسکو طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اوسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ گہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے
بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور حبیب دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تہی تجہسے واسطے مکہ کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہے فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسے
واسطے مدینہ کے مانند اوس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجہسے واسطے مکہ کے اور مثل اوسکے ساتہہ اوسکے یعنی دو چند اوسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پہر کہا ابو ہریرہ نے
بلاتے حضرت بہت چہوٹے لڑکیکو اپنے اہل بیت مین سے پس دیتے اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نے **ف** برکت کے معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کی پس برکت
میوے کی تو ظاہر ہے اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بہی بڑہائی گئی اور شہر
بہی بڑہا اور خوب سا آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانونکے ہین اونکی برکت سے مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] آپ کو فقط ... اور نبی ہیں کہ واسطے تواضع کے آنحضرت
نے اپنے کو ... وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابراہیم حرم مکۃ
فجعلہا حرامًا وانی حرمت المدینۃ حرامًا ما بین مأزمیہا ان لا یہراق فیہا دم ولا یحمل فیہا سلاح لقتال ولا تخبط
فیہا شجرۃ الا لعلف رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی
اوسکی پس گردانا اوسکو حرم اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا [illegible] دونوں طرفوں اوسکی کے ساتھ اوسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اوس میں اور نہ
اوٹھایا جاوے اوس میں ہتیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اوس میں درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کہانے جانوروں کے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا توربشتی
نے کہ حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اوس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے
اوس میں درخت مگر واسطے کہانے جانوروں کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں اونکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضی صحابہ نے
حرام جانا ہے اور جمہور صحابہ نے نہیں انکار کیا ہے پرندے جانوروں کے شکار کرنے کا مدینہ میں اور نہیں پہونچی ہے ہمکو اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی الصحیح
سے کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر انتہی کلامہ ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہے جو چاہے اونکی شرح میں دیکہ لے وعن عامر بن سعد
ان سعدا رکب الی قصرہ بالعقیق فوجد عبدًا یقطع شجرًا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اہل العبد فکلموہ
ان یرد علی غلامہم او علیہم ما اخذ من غلامہم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئًا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وابی ان یرد علیہم رواہ مسلم اور روایت ہے عامر بن سعد سے یہہ کہ سعد سوار ہوے طرف محل اپنے کی کہ عقیق میں تہا پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتے اوسکے پس چہین لیے سعد نے کپڑے اوس غلام کے پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اونکے پاس مالک غلام
کے پس گفتگو کی اونسے یہہ کہ پہیر دیں اونکے غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہے غلام اونکے سے یعنی کپڑے اوسکے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دوں میں اوس
چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دیں اونپر نقل کی یہہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ
سے تہے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یا اونپر یہہ شک راوی سے ہے کہ آیا لکہوں نے علی غلامہم کہا یا بجای علی غلامہم کے علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہے
ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکہے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ میں چہین لیوے کپڑے اوسکے یہہ حدیث منسوخ ہے
یا تاویل کی گئی ہے کہ یہہ امر بنابر زجر و تنبیہ کے تہا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی میں یہہ ہے کہ نہیں لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے
درخت اوسکی کے بلکہ یہہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام ہی نہیں انتہی یہہ
مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ع وعن عائشۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال
فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللہم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد وصححہا وبارک لنا فی
صاعہا ومدہا وانقل حماہا فاجعلہا بالجحفۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تپ میں ہوے ابوبکر اور بلال پہر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری
مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ کو [illegible]
نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے
حضرت ابوبکر سے حالت تپ میں پوچہا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سے ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

[illegible] کیا اور پہر حضرت نے دعا کی [illegible] ایک جگہ کا [illegible]

مدینہ کو [illegible] وہان بہودہ [illegible] اور آیا ہو کہ زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا حضرت نے اوسکو کہ زمین کفار مین جا دو اور اس حدیث مین اہل حرم کو جانب جحفہ کی کفار پر [illegible] ہلاک کر [illegible] شہر اونکی کو ج

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے بیچ حدیث خواب دیکہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکہی مینے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے پس تعبیر ٹہرائی مینے اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے سفیان بن ابی زہیر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگے ساتہہ اہل اپنی کے اور تابعدارون اپنی کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکے اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیا جاویگا شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگے ساتہہ اہل اپنی کے اور تابعدارون اپنی کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگے ساتہہ اہل اپنی کے اور تابعدارون اپنی کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہووینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اونکی کے مدینہ سے مع اہل وعیال اور تابعدارون کے نکل کر وہان جا کر رہین گے اور اگر جانین حقیقت حال کو اور سعادت مبداء ومعاد کو تو وہانسے نہ نکلین ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہے سب بستیون پر کہتے ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہے مدینہ برے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہے بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری [illegible] ف غالب آتی ہے سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین بستا ہے غالب ہوتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرونکو یہہ خاصیت ہے اوس شہر عظیم الشان کو کہ جو کوئی اوسمین آتا ہے اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہے پہلی قوم عمالقہ آئی اوس مین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پہر انصار ہوئے وہ غالب ہوئے یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم آئے اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لے لیا اور اوس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تہا اور پردہ نشین مسجد کو جب حضرت وہان تشریف لائے تو اوسکا نام مدینہ رکہا بسبب تمدن [illegible] جاہلیت کا [illegible] یثرب [illegible] ہلاک وفساد کے یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس بار مدینہ کہے تا تدارک کرے تلافی اوسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ استغفار کرے اور مراد برے آدمیون سے اہل کفر وشرک ہین کہ دور [illegible]

[illegible] سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تعالی سمی المدینة
طابة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنی اللہ تعالی نے نام اسکا رکھا اوپر بدلے یثرب کے طابہ اور ایک روایت مین طیبہ بھی [illegible] کیونکہ پاک ہے نجاست شرک سے اور موافق ہے
ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین ہوا [illegible] وعن جابر بن عبد الله ان اعرابیا بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاصاب الاعرابی وعك بالمدینة فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما المدینة کالکیر تنفی خبثها
وتنصع طیبها متفق علیه اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اسلام پر پاس حضرت کے
پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
کہا اے محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سے بغیر اذن
حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے
برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کی پھیر دینے کا اس لیے کہ نہین جائز تھا
پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیونکو اور خالص کرنا
اچھونکو یا تو حضرت کے زمانہ مین تھا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال
کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ہر زمانہ مین ہووے ع ح وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم
الساعة حتی تنفی المدینة شرارها کما ینفی الکیر خبث الحدید رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہہ مسلم نے وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی انقاب المدینة ملائکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال متفق علیه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوس مین بیماری
طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح
معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا
کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس من بلد الا سیطؤه الدجال الا
مکة والمدینة لیس نقب من انقابها الا علیه الملائکة صافین یحرسونها فینزل السبخة فترجف المدینة باهلها
ثلث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شہر
مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کے سے مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندھے
ہوئے نگہبانی کرتے ہین اوسکی پس اوتریگا دجال بیچ شورزمین کے کہ باہر ہے مدینہ سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس
نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے [illegible]
وسلم نے نہین مکر کریگا مدینہ والون کو کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے [illegible]
چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری چیچک اور سل کے ہلاک ہوگیا ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے اوپر چارپایہ یعنی گھوڑے یا خچر یا مانند اوسکے چلاتے اوسکو
بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا
پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور
تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے
ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے علم اور فہم اور محبت وعداوت جمادات مین بھی جیسیکہ لائق حال اونکی کے ہین خصوصًا محبت انکی انبیا اور اولیا
کے ساتھہ خصوصًا سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکا خدا دوست رکھتا ہے اوسکو سب چیز دوست
رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کہجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون
یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اوسکے درخت کاٹنے وغیرہ ذلک درست نہین ہے ع وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ
حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے سلیمان بن ابی عبد اللہ سے کہ کہا دیکھا مینے سعد بن ابی وقاص کو
کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چہین لیے سعد نے کپڑے اوسکے
پس آئے مالک اوسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اوسکی کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہے یہہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو
شخص پکڑے اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اوسمین پس چاہیے کہ چہین لے اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کے نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ اَنَّ
سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب
اونکا اور کہا یعنی غلامونکے مالکون کو کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے یہہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھہ اور فرمایا

فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں [illegible] مدینہ کو اوسدن یعنی جس دن نکلیگا دجال کو سات دروازے ہونگے یعنی سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہونگے یعنی داخل نہونے دینگے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی گردان مدینہ میں دو چند اوس برکت سے کہ گردانی تو نے مکہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مدینہ کی قوت میں بنسبت قوت مکہ کے دو چند برکت دے اور یہہ منافی نہیں ہے ہونے مکہ کے افضل اوس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کے سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ زیارت کرے میری قصد کر کے ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اوپر ہونے مصیبتوں اوسکی کے ہونگا میں واسطے اوسکے یعنی طاعت اوسکی کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکے گناہوں کو دن قیامت کے اور جو شخص کہ مرے دونو حرموں میں سے یعنی مکہ مدینہ کے اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنی امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے **ف** قصد یعنی خاص میری زیارت کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے اور دکھانے اور مانند انکے حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ ہو [illegible] محض میری زیارت کے لیے آیا ہو **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میری کے ہوگا مانند اوس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کیں یہہ دونو حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی اس لیے کہ حضرت [illegible] اور دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میری کی واجب لازم ہوتی ہے واسطے اوسکے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجہپر اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنی حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مسجد میری کا [illegible] میں تو اوسکے لیے دو حج مبرور یعنی مقبول لکھی جاتی ہیں ع جذب القلوب **وَعَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُّحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا روایت ہے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ تحقیق تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بری جگہ [illegible] کی ہے یعنی یہہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں [illegible] اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل کے سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ [illegible] میری کہ ہو قبر میری اوس میں مدینہ سے تین بار فرمایا [illegible] ارسال [illegible] **ف** مرسل ہے

بعض [illegible] خواب مین دیکہا تو [illegible] قبر اسکی باغ ہوا باغون جنت کی [illegible] سے کہا کہ یہہ ارادہ [illegible] کیا کہ مطلق [illegible] بلکہ
یہہ ارادہ کیا تہا [illegible] شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہے [illegible] حضرت نے اوس بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ [illegible] کوئی چیز مانند شہید ہونے کی راہ خدا مین
پہر ذکر کی فضیلت اوسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتہہ اس عبارت کے کہ نہین مین پہر اکثر وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي
هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا عمر ابن خطاب نے سنا مین رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور وہ تہے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آجکی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑہ اس جنگل
مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی شامل ہے اوس مین مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** وادی عقیق
نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہے
اوس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکہتی ہے اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بہی بہت منقول ہین لکہا ہے علماء نے کہ حکیم مطلق
جل وعلی نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکہی ہے اکثر حدیثون مین آیا ہے کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہے ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہے
کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنی صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتہہ اوس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین
صحابہ اور تابعین سے یہہ بات ارثاً چلی آئی ہے اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علما نے اس علاج کو تجربہ کیا ہے شیخ مجد الدین
فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ مین گرفتار تہا مینے یہہ مٹی تہوڑے سے پانی مین ڈالی اور اوس
غلام کو پلائی دسیدن صحت پائی اور مینے بہی یعنی حضرت شیخ عبد الحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تہا گرفتار ہوا تہا
عارضہ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہے طلب شفا کے ساتہہ اسی خاک پاک کے تہوڑے سے دنون مین ساتہہ بہت سہل طرح
کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنے مدینہ کے میوون سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہے کہ جو کوئی سات کہجورین عجوہ کہ ایک قسم ہے کہجور کی نہار منہ
کہاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسی تاثیر نہین کریگا اور از بزرگی اس شہر کے یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تہی او
شہر شریف کے رہنیوالون کی تعظیم وتکریم کے کہ لائق ہے امت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اونکی کے قصور
نکرین اور جو کچہ اونسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہہ پرہیز کرین کبائر سے یعنی جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچہ حکم شریعت ہو بیچ
حق اللہ کے اور حق بندون کے قائم کرین جو کوئی حفاظت انکی حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہوونگا اور جو کوئی
حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکہیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہے دوزخ مین کہ اوس مین پیپ لہو دوزخیونکا جمع ہوتا ہے
اور آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے اپنے دست مبارک اوٹہائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتہہ میرے اور میرے شہر والون کی بدیکا خیال کرے جلدی اوسکو
ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجہے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہے کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اوسکو اللہ
اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہے کہ کوئی عمل اوسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل
اور آداب وہانکے یہہ ہین کہ جسقدر رہان ہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اوس مین کرے اور خیرات
کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اوٹہاوے اور اگر باہر مسجد کے
ہو قبہ شریفہ پر نظر کرے ساتہہ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اوسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہے اور نورانیت اور

[illegible] شہر سے مشتاق [illegible]

[illegible] ایک شب ہوا [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] سامنے عمر مین ہو ورود بکثرت حضرت

[illegible] زیادہ اور چاہیے [illegible] حاصل کر کر اوسکو دفع کرے

[illegible] تمام شب اوس مین مشغول رہے اور اگر نیند آوے [illegible]

جب حضرت کو جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور [illegible] خواب کیا ۔ اور اور آداب وہان

کے یہہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے [illegible] اور خلاف اوس سے نگاہ

رکہے اور ہمیشہ تصور یہ رکہے کہ کس جناب مین حاضر ہے [illegible] اور اوس کے کنارہ کش ہووے اور اکتفا

کرے کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے ہین مثل تہوک وغیرہ ہذا لئے کہ وہان پر ضرور ملحوظ رکہے اور مسجد مین

آنے سے پہلے مصلی روضہ شریف اور منبر کے درمیان مین نہ بچہوار کہے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان

آوے اور بیٹہے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اوس مسجد مین کہ جگہہ اترنے قرآن اور جبرئیل کے ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے

تو پڑہے اور مطالعہ کرے یا کسی سے سنے اون کتابون کو بہی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات

واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کرے اور

مین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کی کرے اور

زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کہ جو تمام مکانات حضرت کی کرے لیکن کلام اس مین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت

کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ اب عادت ہوئی ہے امام نووی اور تابعین انکے فرماتے کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذر کرے

اگرچہ باہر مسجد سے ہو کہڑا رہے اور سلام وصلوۃ بہیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے

بجالاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکہے اگرچہ ساتہہ فسق وبدعت کے منسوب ومطعون ہون اس لیے کہ

شرف حضرت کی ہمسائگی کا کافی ہے اور یہہ شرف ساتہہ کسی گناہ وبدعت کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ

ہونیکی زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتہہ نماز اور دعا کے بیچ مصلی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اوسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتہہ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت کونین

کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالی سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال مین ساتہہ سلامتی کے

طلب کرے اور یہہ دعا پڑہے اللہم انا نسالک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی [illegible] لا ہذا آخر العہد بنبیک ومسجدہ وحرمہ

[illegible] لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ [illegible] غانمین آمنین اور علامتون

[illegible] مقصود سے غایت [illegible] اوسوقت بلکہ [illegible] ذوق اور نشان امیدواری

ہے سا این دلم با غست و چشمم ابر و شن ابر گریہ باغ خندو شاد وخوش ۔ اور اگر [illegible] کرے [illegible] و فریں کرے اور جو مضمون

[illegible] وقت لاوے بیچ کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت کی ہے اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہان کی مفارقت

[illegible] اور وقت رخصت کے پچہلے پاؤن نہ پہرے کہ یہہ خاص کعبہ کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے

تصدق کرے اور وقت پہرنے کے آداب کہ وقت پہرنے کے سفر و آنے مین رعایت کرے اور جب اپنا شہر پر پہونچے یہہ دعا پڑہے

اللھم انی اسألک خیرھا وخیر اھلھا وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اللھم اجعل لنا بھا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے

پڑہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون

لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شئ بعدہ اور پہلے آنے سے کے خبر پہونچنے کی خیریت سے اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گہر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلے رات کے اور پہلے گہر مین آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے پہونچنے کا بجالاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بہی جائز ہے بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گہر مین آوے دو رکعت نماز پڑہے اور شکر اور دعا اور حمد وثنای مولی بجالاوے اور گہر والون کی خبر پوچہہ کر مسجد یا کسی اور جگہہ مین قریب گہر کے آنکر بیٹہے تا لوگ ملنے کو آوین پس جو کوئی ملنے کو آوے اوس سے بتواضع اور خوشی سے پیش آوے اور دعا کرے حضوصًا شہر مین آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصًا حاجی کے پہلے پہونچنے سے شہر مین مستجاب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکہے مانند بجانے دف ومزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کا اور افضل اوضاع یہہ ہی کہ بعد پہرنے کے اس سفر مبارک سی قصد کرے او پر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے بیچ حاصل کرنے نیکیون ظاہر و باطن کی اسلیے کہ کہا ہے علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہہ ہے کہ جس حالت سے گیا تہا بہتر اوس سے ہوکر پہرے اور دلیل اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ حرص ہوا و پر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل اوسکی سے اور گرم ہو محبت آخرت اور اہل اوسکے مین ؎ فی الترجمۃ وجذب القلوب ✤ وللہ الحمد تمام ہوا دوسرا ربع ساتہہ مدد وتوفیق وقوۃ اللہ تعالی کے

صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۱۲

تمت